SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, February 02, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 5.00 O'clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وما کان لمومن و لا مومنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ا ن
یکون لہم الخیرة من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل
ضلالاً مبیناً O

ترجمہ۔ اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ ۔ Question Hour سوال نمبر 106 جناب اقبال حیدر صاحب۔

106. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the rate of property tax being charged on residential houses, commercial buildings and industrial buildings, separately, within the teritorial limits of Islamabad; and

(b) the property tax recovered from the said three categories of properties during 1996-97 and 1997-98?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) The rate of property tax for various categories being charged within municipal limits of Islamabad is as under:-

Rating Areas & Categories	Plot Area (Per S.yd)	Covered Area (Per S. ft.)
A-RESIDENTIAL		
'E' Series	Rs. 2.00	Rs. 2.00
'F' Series	Rs. 1.50	Rs. 1.75
'G' Series	Rs. 1.25	Rs. 1.60
'I' Series	Rs. 1.00	Rs. 1.50
B-NON-RESIDENTIAL		
I---Commercial		
Jinnah Avenue	Rs. 4.00	Rs. 6.00
Markaz, I & T and Class-III Shopping Centres.	Rs. 3.50	Rs. 5.50
Fruits & Vegetable Markets.	Rs. 3.00	Rs. 5.00

II-Industrial/Institutions Rs. 0.50 Rs. 1.00

Rs. 0.75

(For the areas)

III-Petrol Pumps Rs. 10.00

(b) Property Tax recovered during :-

1996-97 Rs. 121.666 million

1997-98 Rs. 122.401 "

Mr. Chairman: Supplementary question.

Syed Iqbal Haider: Sir, the answer is that only 12 crores have been recovered from the entire Islamabad as property tax

جبکہ ان کے پلاٹس 32 لاکھ سے زیادہ ہیں جو demarcated residential plots ہیں اور Plazas اور Commercial areas are also in the region of one lac thirty thousand انہوں نے کہا ہے کہ 2 روپے فی گز کے حساب سے E-Sector اور F- Sector میں residential plots کے لئے چارج کرتے ہیں - میری ان سے گزارش ہے کہ مجھے ان کا break up تو دے دیں کہ کتنے پلاٹس کے اوپر کتنا پراپرٹی ٹیکس ملا ہے کیوں کہ Economists اور Surveyors کے اندازے کے مطابق جن کی رپورٹ میرے پاس ہے ' اسلام آباد سے پراپرٹی collection کم از کم 900 کروڑ روپے ہونے چاہیئے لیکن اس کی جگہ صرف 12 کروڑ روپے آ رہی ہے -

میاں محمد یٰسین خان وٹو - جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ پہلی دفعہ پراپرٹی ٹیکس 1989-90 کے بجٹ میں لگایا گیا اور اس وقت تخمینہ تھا کہ 62 ملین سے income ہو گی- اس کے مقابلے میں جو virtually recovery in 1996-97 میں ہوئی ہے وہ 121 ملین تھی اور 1997-98 میں 122 ملین ہے - آپ اندازہ کر لیں کہ اگر 1990 میں 62 ملین کا اندازہ تھا تو یہ double income سے بھی increase ہو گئی ہے -

سید اقبال حیدر - جناب والا! مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ کتنی recovery ہونی چاہیئے تھی اور کتنی default ہوئی ہے-

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اس سے اندازہ لگا لیں کہ property tax in Islamabad was levied in the budget speech of 1989, the relevant extracts of the speech are reproduced below. میری عرض یہ ہے کہ تخمینہ کر کے کوئی بنیاد تو رکھنی ہے ۔ جناب اس کی 1989 میں اس کی بنیاد رکھی گئی اس کے مطابق تخمینہ 62 ملین کا تھا تو اس حساب سے 1996-97 recovery 121 million ہوئی ہے اور 1997-98 میں recovery 122 million ہوئی۔

Mr. Chairman: It is double of the assessment.

جناب اقبال حیدر صاحب وہ یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ 900 کروڑ تو اس کی کیا basis ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! اس کی بنیاد number of plots کے اوپر ہے۔انہوں نے کہا کہ 2 روپے per square yard is the rate of property tax یہ سیکٹر ای کا ریٹ ہے۔ In sector -E , no plot is less than 2000 yards, so the rate per plot would be 2000 multiplied by 2.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اگر ان کا حساب درست ہے تو پھر ہمارے ملک کی تو یہ خوش قسمتی ہو گی کہ 900 کروڑ آمدنی ہونی چاہیئے۔ جناب on the face of it یہ بات مناسب نہیں لگتی لیکن میں اس کو examine کروا لوں گا کہ اس کی actual position کیا ہے۔ اگر جناب یہ پہلے مانگ لیتے کہ کتنا due ہے اور کتنا recover ہوا ہے تو پھر یہ بات واضح ہو جاتی۔ میں تو کہتا ہوں کہ اللہ کرے کہ 900 کروڑ نہیں 9000 کروڑ کی آمدنی ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا ! میں میاں صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو پراپرٹی ٹیکس recover ہوتا ہے یہ کس مد پر خرچ کیا جاتا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میونسپل کمیٹی کا جہاں تک تعلق ہے وہیں

پر یہ لاگو ہے اور جن جن چیزوں پر کمیٹی کا اختیار ہوتا ہے اس ساری مد میں یہ ٹیکس جمع ہو جاتا ہے۔ یہ ساری چیز بجٹ تقریر میں بھی واضح کی گئی تھی کہ میونسپل کمیٹی کے طور پر جتنے اخراجات کی ضرورت ہے ان میں سے اتنی بچت ہو جائے گی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں نے یہ سوال اس لئے پوچھا کہ دو سیکٹر سی ڈی اے کے ایسے ہیں D-12 and E-12 جن کے پلاٹ تقریباً دس سال پہلے allot ہو چکے ہیں ۔ ان کی development کے لئے ابھی تک سی ڈی اے کچھ نہیں کر رہی تو کیا یہ پراپرٹی ٹیکس کی جو رقم آپ جمع کرتے ہیں وہ آپ ان سیکٹروں پر جو ابھی تک develop نہیں ہوئے ان پر خرچ کیوں نہیں کرتے۔ kindly اگر آپ سی ڈیاے کو کہیں کہ یا اس رقم سے یا کسی اور رقم سے ان سیکٹروں کو develop کریں تا کہ لوگ وہاں پر جا کر بس سکیں۔

جناب چیئرمین: کون سے سیکٹر آپ نے فرمایا ہے؟

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب D-12 and E-12۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب میں اس سلسلے میں ان کو ہدایت کروں گا کہ وہ قحبس مد سے بھی رقم خرچ کر سکتے ہیں ان سیکٹروں کو develop کریں۔

جناب چیئرمین: ایک اور چیز ہے یہ لکھا ہوا ہے IE series and F series اگر اس کا تعلق سیکٹرز سے ہے تو ڈی اس میں شامل نہیں ہے۔ شاید رہ نہ گیا ہو۔ انہیں کہیں کہ یہ اس میں شامل کریں۔ جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: جناب عالی اس میں ریٹ دیئے گئے ہیں یعنی ڈیڑھ روپے سے لے کر دو روپے تک per square yard ۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اسلام آباد میں جس ریٹ پر پراپرٹی ٹیکس چارج کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی مقابلہ ہے کراچی میں جو چارج کیا جا رہا ہے اس سے کیونکہ جیسے میرا فلیٹ ہے 80 square yards کا۔ اس پر کوئی سوا چار ہزار روپے سالانہ پراپرٹی ٹیکس لگتا ہے اور اگر آپ دو روپے کے حساب سے بھی لگائیں تو ۱۶۰ روپے ہونا چاہیئے۔ یعنی کراچی اور اسلام آباد میں کوئی فرق ہے؟

جناب چیئرمین: جی وٹو صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ اسلام آباد میں چونکہ ٹیکس 89 میں لگایا گیا ہے تا کہ لوگوں کو development کرنے کے لئے اور ٹیکس کے لئے inspire کیا جائے اس لئے یہ کم ہے۔

جناب چیئرمین: جی قائم علی شاہ صاحب کم پوچھتے ہیں' جی قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ: میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ assessment کون سے سال میں ہوئی تھی اور کبھی اس میں changes ہوئی ہیں یا نہیں ' اور اس assessment کی کیا basis تھیں ریٹ کی؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: عرض یہ ہے کہ یہ 89-90 میں پہلی دفعہ لگا ہے اس کے مطابق یہ ہے صورت حال جس کی تفصیل دی گئی ہے کہ پلاٹ کے بارے میں per square yard 2 روپے ہو گا اور covered area کا per square feet 2 روپے ہوگا ۔ E series میں یہ ہو گا۔ F series میں بھی دیا ہوا ہے۔ آپ کے سامنے ہے۔ G series and I series میں ' پھر اس کے بعد residential area کا بھی ہے ۔ پھر non residential area اور کمرشل ایریا کا بھی ہے۔ وہ ہے جہاں پلاٹ ایریا ہے وہاں per square yard 4 روپے ہے۔ جہاں covered area ہے وہاں per square feet 6 روپے ہے۔ اسی طرح آگے ساری تفصیل دی ہوئی ہے۔ پھر ہے انڈسٹریل انسٹیٹیوشنز ' ان میں یہ ہے کہ per square yard 50 paisa ہے اور پھر covered area کا ایک روپیہ ہے۔ پھر شیڈ کے لئے ۷۵ پیسے ہے۔ پٹرول پمپ کے لئے ۱۰ روپے per square yard ہے اس کے covered area کا نہیں' وہ پلاٹ کے طور پر ہی دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: بس ٹھیک ہے تفصیل لکھی ہوئی ہے۔ جی حئی بلوچ صاحب آخری اور پھر آگے چلتے ہیں۔ اس کے بعد تین تین کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب والا! شکریہ ' میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ یہ جو اسلام آباد ہے یہ ہے بھی جدید شہر ' نیا شہر ہے۔ اربوں روپے کی پراپرٹی یہاں لوگوں نے بنائی ہے۔ دس دس بنگلے' بیس بیس بنگلے اور جو اصل مالکان تھے اس زمین کے ' ان کو تو معاوضہ برائے نام دیا ہے۔ آخر یہ رعایت جو آپ نے اتنی بڑی یہاں پر دی ہے' ملک کے جو باقی شہر ہیں' ان کے مقابلے میں بھی یہاں ٹیکس کم ہے تو اس کا مقصد کیا ہے کہ آپ غریب عوام پر

ٹیکسوں کا بوجھ اور زیادہ کرتے ہیں اور جو اربوں کی پراپرٹی کے مالک ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہوا کہ آپ یہ ٹیکس بڑھاتے کیوں نہیں ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! پہلے نہیں لگایا تھا کیونکہ یہاں لوگوں کو encourage کرنا تھا۔ فاضل ممبر صاحب کے ارشاد کے مطابق ہم اس پر نظر ثانی کریں گے ۔ اگر ٹیکس بڑھانے کی ضرورت ہے تو بڑھائیں گے۔

Mr. Chairman: Next question No.110, Mr. Rafiq Ahmad Sheikh.

110. *Mr. Rafiq Ahmed Sheikh: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names and dates of appointment of Stenographers appoined in the Cabinet Division since 1990?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Detail of Stenographers appointed in Cabinet Division since 1990 is annexed.

Annex placed from page 2, 3 & 4.

ANNEX

STATEMENT SHOWING THE NAMES & DATE OF APPOINTMENT OF PERSONS APPOINTED AS STENOGRAPHERS IN CABINET DIVISION SINCE 1990.

S. NO	NAME	DATE OF		REMARKS
		Direct Appoint-ment	Absorp-tion	
1.	Mrs Najma Naheed	12-4-90	-	Resigned on 15-1-94
2.	Mr Mulazim Hussain		7-10-92	Declared surplus and absorbed in National Documentation Centre, Cabinet Division on 14-10-93
3.	Syed Irfan Ahmad	13-4-93	-	Consequent upon his selection in CBR, he was relieved w.e.f. 2-10-93.
4.	Mr Gul Afsar Khan	11-4-93	-	Resigned on 12-2-97

S. NO	NAME	DATE OF		REMARKS
		Direct Appoint-ment	Absorp-tion	
5.	Mr Kaleem Ahmad	18-5-93	-	Consequent upon his selection in CBR, he was relieved w.e.f. 7-10-93.
6.	Mr Mohammad Ashraf	-	8-5-94	Transferred to Chief Ehtesab Commissioner Sectt w.e.f. 28-11-96.
7.	Mr Muhammad Aslam Nasir	-	15-5-94	On deputation with P.M. Sectt w.e.f. 2-6-98.
8.	Mr Abdul Razzaq	-	16-5-94	Having been declared surplus he has been absorbed in M/o Foreign Affairs on 24-4-97.
9.	Mr Muhammad Tariq	-	27-6-94	Posted in Markazi Khidmat Council on 19-5-97.
10	Mr Arshad Khan	30-11-94		Transferred to Chief Ehtesab Commissioner's Sectt with post on 15-1-97
11	Mr Fayyaz Ahmad	30-11-94		Having been declared surplus he has been absorbed in M/o Foreign Affairs on 24-4-97.
12	Mr Rasool Bux Brohi	30-11-94		
13	Mr Riasat Ali Khan	30-11-94		Posted in Markazi Khidmat Council on 12-6-97
14	Mr Riaz Gul	-	01-01-95	Selected in C&W Department, Govt of NWFP, Peshawar and relieved on 6-5-96.
15	Mr Azmat Javed Ch	-	01-3-95	
16	Syed Ibrar Hussain	29-5-96		Having been declared surplus he has been absorbed in M/o Foreign Affairs on 24-4-97
17	Mr Zabih Ullah	-	4-6-97	On deputation with M/o Law, Justice & Human Rights, Regional Office, Peshawar.

S. NO	NAME	DATE OF		REMARKS
		Direct Appointment	Absorption	
19	Mr Mukhtar Ahmad	-	5-6-97	Relieved to join PM's Sectt on 7-7-97.
20	Mr Mohammad Asad Mahar	-	5-6 97	do
20	Mr Khan Muhammad Tunio	-	8-7 97	Absorbed in Cabinet Division (Grievances Wing)
21	Mr Khurshid Ahmad	-	19-8-97	Absorbed in Grievances Wing, Cabinet Division.

Bye

*Mr.

11.

Mr. Chairman : Supplementary question? No supplementary question. Next question No. 112, Haji Gul Afridi Sahib.

112. *Mr. Haji Gul Afridi: Will the Minister Inchage of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan has recently ordered to shift the industries in I-9 and I-10, Islamabad outside the residential areas of the city, if so, the reasons for not doing so, so far; and

(b) the time by which the said industires will be shifted out of residential areas?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) No such order have been passed by the Supreme Court of Pakistan.

(b) Not applicable.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: Yes sir, supplementary.

Mr. Chairman : Yes, Rizvi Sahib.

جناب مصطفٰے کمال رضوی : شکریہ چیئرمین صاحب ۔ جو سوال پوچھا گیا تھا وہ یہ تھا کہ جو انڈسٹری آئی نائن اور آئی ٹن میں ہے whether it is a fact that the Supreme Court of Pakistan has recently ordered to shift the industries in I-9 and I-10 تو وزیر صاحب کا جواب یہ تھا کہ جی نہیں ، سپریم کورٹ نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں دیا اور دوسرا جو جواب تھا جو زیادہ important ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ it is not relevant because the time by which the said industries will be shifted, میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ residential areas کے اندر how can we have industries in the first place, how can we have industries set up in I-9 and I-10 in residential areas and who is responsible for the

residential areas اور جو لوگ ہیں ، جنہوں نے یہ لگائی ہیں set up of such industries. کے اندر ، ان کے خلاف کیا action آپ لیں گے اور اگر لیا ہے تو please اس ہاؤس کے بھی knowledge میں آنا چاہیے کہ what action was taken.

Mr. Chairman : O.K. Minister Sahib.

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، جناب آئی نائن اور آئی ٹن میں residential areas بھی ہیں ، ان لوگوں نے اعتراض کیا اور جو انہوں نے سوال کیا کہ سپریم کورٹ نے آرڈر پاس کر دیا ہوا ہے تو actually پوزیشن یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ابھی final order پاس نہیں کیا سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق residential areas کے لوگوں کی اور industrialists کی اور CDA کے محکمے کے افسران کی بہت ساری meetings ہوئی ہیں۔ سپریم کورٹ کے ارشادات کے مطابق ، ان کی directions کے مطابق اور ساری meetings ہونے کے بعد پانچ چیزوں پر اتفاق رائے ہو گیا ہے انڈسٹری کے لوگوں کا ، residential area کے لوگوں کا اور CDA کا بھی۔ ان پانچ چیزوں سے agree کر کے اب وہ تجویز سپریم کورٹ میں پیش کر دی گئی ہے۔ جو آخری میٹنگ ہوئی اس میں detailed discussion ہوئی تو اس میں the issue was considered اور اس کے بعد CDA Board میں پھر 26-6-1998 کو discuss ہوا۔ بورڈ کی decision in رپورٹ recommendations کے ساتھ سپریم کورٹ میں پیش کر دی گئی ہے اور the Supreme Court in this regard is awaited. وہ جو فیصلہ فرمائیں گے اس کے مطابق پھر آگے چلیں گے۔

جناب چیئرمین: جی عاقل شاہ صاحب ۔ تین تین سوال ہو جائیں ، کافی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں ، پندرہ منٹ گزر گئے ہیں۔ چلیں چار چار پوچھ لیں پھر۔

سید عاقل شاہ : جناب وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ چند شرائط رہائشیوں اور industrialists کے درمیان طے پائی ہیں تو کیا اس میں یہ شرط بھی ہے کہ مزید انڈسٹری وہاں نہیں لگائی جائے گی۔ہماری اطلاع تو یہ ہے کہ مزید انڈسٹری لگائی جا رہی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اگر آپ ارشاد فرمائیں تو پانچ شرائط جو طے پائی ہیں

میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

سید عاقل شاہ : صرف یہی بتا دیں کہ مزید انڈسٹری وہاں نہیں لگے گی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جی pollution کی وجہ سے تو جو پہلے سے وہاں ہیں ان کو بھی ختم کرنے کی تجویز ہے۔ اب مزید ایسی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس کے لیے negative list بنا دی گئی ہے۔

سید عاقل شاہ : مگر جناب وہاں تو اب بھی انڈسٹری لگ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ negative list کا مطلب یہ ہے کہ یہ انڈسٹری نہیں لگے گی باقی انڈسٹریل سیکٹر ہے تو جو لگے گی سو لگے گی یعنی I-9 and I-10 میں معلوم ہوتا ہے کہ industrial section بھی ہے اور residential بھی ہے ' دونوں ہیں۔ اس میں کہتے ہیں کہ agreement ہو گیا ہے کہ فلاں فلاں انڈسٹری نہیں لگے گی تو غالباً جس سے لوگ زیادہ پریشان ہوتے ہیں وہ نہیں لگے گی۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب آخری سوال۔

سید مسعود کوثر : جناب اس کا partly جواب مل گیا ہے تو میں اب نہیں پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ جی حاجی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جناب میرا supplementary question یہ ہے کہ اسلام آباد کے ماسٹر پلان میں آیا سیمنٹ کی فیکٹری لگانے کی اجازت ہے۔ اگر نہیں تو Fecto Cement Factory کیسے لگی؟

جناب چیئرمین: وہ تو جھگڑا ہی اور ہے جی ' چھوڑیں۔ جی مختار صاحب ! آپ فرمائیے آپ نے سوال نہیں پوچھا ابھی۔

113. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of encroachments made in and around block Nos. 18 and 19, Cat. IV, I-9/4, Islamabad; and

(b) the time by which these encroachments will be removed?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) The residents of Block No. 18 & 19 have grown hedges around these blocks and have construced 3 rooms adjoining the blocks.

(b) The encroachers have been given 7 days notice under the Municipal Bye Laws after which the encroachments made will be removed.

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Sir, my question pertains to part (b) of this question.

جناب چیئرمین، ٹی۔وی کا معاملہ ہے تو مجھے سب کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ سب کے چہرے آ جائیں تصویر میں۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: In part (b)

انہوں نے کہا کہ

seven days notice under the Municipal bylaws is served. Unfortuantely, this sort of thing does not take place in spirit. The recent example is yesterday's bulldozing of these houses on Murree Road.

میں خود وہاں گیا ہوں۔جناب انہوں نے نوٹس دیا تھا

uptill the 6th of this month. This notice was given uptill the 6th of this month. Now I don't contest whether the action was right or wrong but the notice was uptill the 6th and they did it yesterday.

صبح چھ بجے یہ لگے ہیں اور bulldoze کیا سب کو ۔ گھر میں جو کچھ بھی تھا یا نہیں تھا وہ سب انہوں bulldoze کر دیا So, I would like to ask him کہ کہتے تو ہیں یہ seven days notice, یہ تو اپنے لوگوں کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ do they adhere to it?

جناب چیئرمین۔جی منسٹر فار پارلیمنٹری آفیئرز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب والا! پہلے جس ایریا کا ذکر فرمایا ہے اس کے بارے میں یہ سوال نہیں ہے۔ وہ علیحدہ سوال آ گیا اور اس کی تفصیل بتائی جا سکتی ہے لیکن

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے اس میں ۲۶ جنوری کو نوٹس دیا گیا ہے اور یہ سات دن کا نوٹس پورا ہے۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: If I bring that notice to them which has been given to those people. In which the date is specifically mentioned and they have violated them then what does he say on the floor of the House.

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ اس کے بارے میں میں عرض کرتا ہوں ۔ اس کے بارے میں نیا سوال دے دیں تو میں۔۔۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ اس کے بارے میں انکوائری کریں۔ایسا کیوں ہوا ہے ؟

جناب چیئرمین۔آپ ان کو انفارمیشن دیں۔ Let him look into it.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔آپ اس کی تفصیل دے دیں ۔ میں اس کی انکوائری کراؤں گا۔اگر کسی نے قانون کے خلاف بات کی تو اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ انور کمال صاحب ۔

جناب انور کمال خان مروت ۔ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ یہ encroachments کب سے ہوئی ہیں؟ میرے خیال کے مطابق اگر ان سے کوئی سوال نہ پوچھا جاتا تو یہ ۷ دن کے نوٹس کی بات بھی نہ آتی یہ کب سے encroachments ہوئی ہیں اور کب سے آپ نے ان کو نوٹس دیئے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔یہ خاصے عرصے سے encroachments ہیں جیسے پہلے جواب دیا گیا ہے کہ

The residents of Block No.18 and 19 have grown hedges around these blocks and have constructed three rooms adjoining the blocks.

تو ظاہر ہے کہ یہ خاصا عرصہ پہلے ہوا ہو گا۔

جناب چیئرمین۔جی حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ encroachment کا جو مسئلہ ہے 'یہ سارے ملک میں ہے ' تمام بڑے بڑے شہروں میں ' یہاں تک کہ سڑکیں بھی محدود ہو جاتی ہیں اور ٹریفک کے بیشمار حادثات ہوتے ہیں۔بڑے بڑے با اثر لوگ اس طرح کے قبضے کر لیتے ہیں۔اس کو کہتے ہیں قبضہ گروپ۔ ہم ان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ کا یہ جو مقدس قبضہ گروپ ہے 'اس کی روک تھام کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔جناب والا ' یہ تو ایک ایسا سوال ہے کہ اگر اس کا پورا جواب دینا ہو تو پھر باقی ساری کارروائی رہ جائے گی۔جنرل سوال کا جواب تو میں یہی دے سکتا ہوں ۔اگر فاضل ممبر صاحب کسی جگہ پر یہ بتائیں کہ کوئی فلاں قبضہ گروپ یہ کارروائی کر رہا ہے تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے گی اور ناجائز encroachments all over the country جہاں ہیں ۔ مختلف شہروں میں' مختلف دیہات میں 'مختلف سڑکوں پر encroachments ہٹانے کی کارروائی مستقل جاری رہتی ہے ۔اگر اس سلسلے میں کسی جگہ کوئی کوتاہی ہو رہی ہے ' ڈاکٹر صاحب اگر پوائنٹ آؤٹ کریں گے تو انشاء اللہ حکومت اس سلسلے میں فوری اقدام کرے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی ظفر اقبال جھگڑا صاحب ۔

انجنیئر اقبال ظفر جھگڑا۔ چیئرمین صاحب ! جہاں تک انہوں نے رومز کی construction کا ذکرکیا یقیناً یہ بات قابل اعتراض ہے لیکن جہاں تک hedges کا سوال ہے تو میں نے کئی جگہوں پر دیکھا ہے کہ جو residents ہوتے ہیں وہ اس جگہ کو maintain کرنے کے لئے اور beautification کے لئے وہ hedges لگا لیتے ہیں کیونکہ اگر وہ یہ نہ کریں تو آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے یہاں maintenance کا تو اللہ حافظ ہے ۔ وہاں پر کوئی look after نہیں کرتا۔میں سمجھتا ہوں کہ جو hedges ہوتے ہیں وہ اس لئے نہیں کہ وہ encorachment کرتے ہیں۔ just to maintain those areas اور اپنے لیے وہ تھوڑی بہت beautification کے لئے لگا لیتے ہیں تو ان کو discourage نہیں کرنا چاہیئے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! ان بہت سارے معاملات کے دو پہلو ہیں۔ اگر یہ دیکھا جائے کہ وہ گیراج کے لئے یا کسی سرونٹ کے لئے کمرے بھی بناتے ہیں،تو لوگوں

کی ضروریات تو ہوتی ہیں۔اس کی بعض دفعہ compassionate grounds پر کچھ justification بھی ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں اگر ہم رولز کو ' ان ساری چیزوں کو اس طرح violate کرنے کی اجازت دیں گے تو شاید ultiamtely وہ public interest میں نہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں قانون کے مطابق جو مناسب کارروائی ہے' وہ کی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ رجوانہ صاحب ! سوال پوچھنے کے لئے آپ اپنی سیٹ پر آئیں ۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب ۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین' ماشاء اللہ ہمیں اس پر فخر ہے کہ ہماری مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے ۔ میں نے بھی اس سڑک پر نوٹ کیا ہے کہ کچھ مکانات گرائے گئے ہیں ' اکثر گرائے گئے ہیں اور کچھ نہیں گرائے گئے۔ یہ بھی شکر ہے کہ مسجدیں اس سے بچ گئی ہیں ' مسجدوں کو کم از کم انہوں نے نہیں توڑا۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو مسجدیں بنائی گئی ہیں یہ ان کی اجازت سے بنائی گئی تھیں یا یہ بھی encroachment ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے پارلیمانی امور ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا ' میں یہی عرض کروں گا کہ یہ نیا سوال ہے۔ اس سوال سے اس کا تعلق نہیں ہے ۔ کچھ دوستوں نے کہا ہے کہ ۶ تاریخ تک کا نوٹس تھا اور کل کارروائی کر دی گئی ہے ۔ اب میں یہ اطلاع منگوائے بغیر کیسے جواب دے سکتا ہوں۔ اسی طرح مساجد اور دوسری چیزوں کے بارے میں آپ سوال پوچھیں ' میں جواب لے کر اس معزز ایوان میں پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین۔ چلیں جی ' اگلا سوال نمبر ۱۱۷ ' سیف اللہ پراچہ صاحب ۔

117. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister Incahrge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that BOI has printed a brochure on incentives and facilities for Special Industrial Zones;

(b) the details of progress and investments made upto 31st December 1998 on Special Industrial Zones; and

(c) the details of the locations where such zones have been established?

Minister Incahrge of the Cabinet Division: (a) Yes.

(b) A statement indicating progress and investment made in Special Industrial Zones in placed at Annex-I.

(c) A statement indicating locations of established Zones is placed at Annex-II.

Annex-I

S.No.	Position indicating Progress/investment	SIZ Risalpur	SIZ Windher	SIZ Nawabshah
1.	Industrial Units established/in operation	7	3	-
2.	Industrial Units under construction	13	1	1
3.	Industrial Units not yet started construction	15	2	8
4.	Area persently available for allotment to Industrial Units	14.5 Acres	25 Acres	112.35 A
5.	Investment made in SIZ in case of			
i)	Industrial Units already established	Rs.87 million	Rs.1733 million	
ii)	Industrial Units under construction	Rs. 241 million	Rs.3724 million	Rs.1500 m

Annex-II

DETAILS OF LOCATATIONS WHERE SPECIAL INDUSTRIAL ZONES HAVE BEENE STABLISHED

1. **Special Industrial Zone Risalpur:** It is located on Mardan - Nowshera Road near Pakistan Locomotive Factory, Risalpur at 12 km from G.T. Road, Nowshera and 2 km, from Rashaki Interchange of Peshawar - Islamabad Motorway.

2. **Special Industrial Zone, Windher:** It is located at a distance of 60 km from Sindh Industrial Trading Estate (SITE) Karachi and 45 km from Hub Industrial Trading Estate (HITE), Hub in Tehsil Sonmiani, District Lasbella, Balochistan.

3. **Special Industrial Zone, Nawabshah:** It is located at a distance of 2 km from Nawabshah - Sakrand Road, adjacent to Muncipal Boundary in Nawabshah, Sindh.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب والا ' میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ونڈر کو کب انڈسٹریل زون ڈکلیئر کیا گیا ہے۔ ہم اس میں کوئی پروگریس نہیں دیکھتے ہیں ۔ ضلع لسبیلہ بلوچستان میں اس کو کافی عرصہ سے انڈسٹریل زون دکھایا جارہا ہے۔ بلوچستان حکومت نے بارہا ان سے کہا ہے کہ گدون طرز کے قرضے دیں گے تو تب یہاں انڈسٹریل زون چل سکے گا ' اگر نہیں دیں گے تو یہاں نہیں چلے گا ۔ سپیشل زونز تو یہ بنا لیتے ہیں لیکن وہ چلتے نہیں ہیں اور لوگوں کو روزگار بھی نہیں ملتا ہے۔ میرا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا اس ونڈر انڈسٹریل زون کو کوئی قرضہ دیں گے تاکہ وہاں انڈسٹری لگ جائے اور لوگوں کو روزگار مل سکے ؟

جناب چیئرمین۔جی وٹو صاحب ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا ' میں عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست کا جو ونڈر زون کے لئے concern ہے وہ بڑا justified ہے ۔ میرے خیال میں ونڈر کا ریکارڈ بھی بہت اچھا ہے۔ یہ آپ Annex-1 میں ملاحظہ فرما لیں۔ Investment made in SIZ, in case of Industrial Units already established, اس میں رسالپور کی 87 million ہے اور ونڈر Industrial Units under کی انوسٹمنٹ 1733 million یعنی ۱۷۳ کروڑ روپے ہے ۔ پھر

construction, Risalpur میں 241 million ہے اور ونڈر میں 3724 million یعنی ۳۷۲ کروڑ روپے ہے۔ یہ اتنا بڑا پروجیکٹ ہے جو اس جگہ پر لگا ہے ۔ یہ ان میں سے ایک ہے ۔ اس ایک کی انوسٹمنٹ ۱۷۲ کروڑ روپے ہے ۔

جناب چیئرمین۔چانڈیو صاحب ۔

جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ نوابشاہ انڈسٹریل زون کے آٹھ یونٹس کی تعمیر نہیں ہو رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا ' اس وقت میرے پاس تین جگھوں یعنی رسالپور' ونڈر اور نوابشاہ کا ریکارڈ ہے۔ اس میں 87million کی کنسٹرکشن تو ہو چکی ہے ۔ نوابشاہ میں نہیں ہوئی ۔ نوابشاہ کے زیرتعمیر انڈسٹریل یونٹس ایک سو پچاس کروڑ روپے کے ہیں ۔ وہاں ایک سو پچاس کروڑ روپے کی تعمیر اس وقت ہو رہی ہے ۔

جناب غلام قادر چانڈیو۔ کیا وجہ ہے ' تاخیر کیوں ہوئی ہے کام تو اب ہو رہا ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ اس کی تو جناب مختلف وجوہات ہیں---

جناب غلام قادر چانڈیو ۔ جناب یہ تو بتائیں کہ کیا وجوہات ہیں ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ انوسٹر کسی وقت کسی معاملے پر shy ہو جاتا ہے یا اس میں اس کو مشکلات پیش آتی ہیں تو دیر ہو جاتی ہے ۔ اس وقت یہ ایک سو پچاس کروڑ روپے کا زیرتعمیر ہے۔

جناب چیئرمین۔جناب عباس سرفراز خان ۔

Khan Abbas Sarfaraz : My question is related to the Risalpur Special Indusrial Zone. In Frontier we have had Gadoon Industrial Estate, Hattar Industrial Estate and Peshawar Industrial Estate. Unfortunately all of them had failed due to various problems. One being that the Government inevitably had withdrawn all the incentives. Do I take it that this Industrial Zone which is also now being set up in an year or two with all its incentives withdrawn or is the

Government going to allow this to actually develop into a proper state?

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! اس سلسلے میں جو تفاصیل پہلے دی گئی ہیں، وہ concessions جن کا اعلان ہوا ہے ان میں سے کوئی withdraw نہیں ہو رہا ہے۔ جتنے عرصے کے لئے گورنمنٹ نے کہا ہے اس کے مطابق رہے گا۔

جناب چیئرمین ۔ جی آپ پوچھ لیں، جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ ۔ جناب والا! انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ جو concessions آپ نے وہاں دیے تھے وہ withdraw کر لیے گئے ہیں کہ ابھی تک ہیں۔ یہ پوچھ رہے ہیں آپ سے۔

جناب چیئرمین ۔ جی کہاں پر دیے تھے۔

سید عاقل شاہ ۔ مختلف انڈسٹریل ایریا میں کوہ نور for example

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جناب جو concessions دیے گئے تھے وہ withdraw نہیں کیے گئے جتنی جتنی ان کی terms یا جتنے عرصے کے لئے وہ concession تھے اس کے مطابق عمل ہو گا۔

سید عاقل شاہ ۔ جناب اس سوال کا جواب ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہ تو تمام پاکستان کو پتا ہے کہ گدون میں انڈسٹری ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ گدون کی میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں عرض کروں جی کہ گدون کے لئے علیحدہ نوٹس دیں۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اسی کی بات کر رہا ہوں جو میرے سامنے سوال ہے۔

سید عاقل شاہ ۔ OK جی let us come to Risalpur جی رسالپور کا تو ذکر ہے اس میں؟

جناب چیئرمین ۔ جی رسالپور کا ذکر ہے جی۔

سید عاقل شاہ ۔ رسالپور میں جو Incentives آپ نے allow کیے تھے اس میں

ہماری اطلاع یہ تھی کہ اس میں سے بیشتر withdraw کر لیے گئے ہیں۔ اب یہاں پر آپ سے سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ Part(a) that BOI has printed a brochure on incentives and facilities for Special Industrial Zones. آپ نے جواب دیا ہے جی yes یہ جواب ہے جی۔ اب اس میں تو آپ نے پرنٹ کر دیا مگر وہاں پر فزیکلی پوزیشن یہ ہے کہ جو آپ نے announce کی تھیں facilities وہ سرے سے ہیں ہی نہیں اور وہ ساری کی ساری withdraw کر لی گئی ہیں ۔ اس لئے تو انڈسٹری لگ نہیں رہی ہے وہاں پر ۔ یہ بات ہے جی ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں فاضل ممبر کے ارشاد کے مطابق اس چیز کا دوبارہ ان کو کہوں گا کہ جائزہ لے کر ہمیں اطلاع دیں۔ بہرصورت مجھے جو اطلاع مہیا کی گئی ہے میں اس کے مطابق عرض کر رہا ہوں ۔

سید عاقل شاہ ۔ گزارش یہ ہے کہ ہر portfolio کا جواب یہ دے رہے ہوتے ہیں تو ان کو پھر۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے تو factual پوزیشن دے دی ہے آپ اگر اس کو contest فرماتے ہیں تو پھر مجھے اس کو دوبارہ verify کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد میں نے تو Factual پوزیشن دے دی ہے ۔چونکہ آپ contest فرماتے ہیں ۔ اس لئے آپ فرمائیں۔

جناب چیئرمین ۔ صفدر عباسی صاحب پھر اس کے بعد حبیب جالب صاحب ۔ جی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ جو انڈسٹریل زون بنتے ہیں تو اس میں کوئی ایک انڈسٹری کی تعداد میں سمجھتا ہوں کہ جتنی انڈسٹری زون کے لئے ہونی چاہیے۔۔۔ اب آپ اگر یہ دیکھیں سوائے رسالپور کے جو تقریباً 35 یونٹس جہاں پر یا بن رہے ہیں یا بن چکے ہیں' جو بھی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ناکافی ہیں ۔اس طرف وہ دیکھیں کوئی 6 یونٹ ہیں جو یا تو بن چکے ہیں یا زیرتکمیل ہیں ۔ نواب شاہ میں 9 یونٹس ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ کیا وہ اتنے کم یونٹس سے مطمئن ہیں۔ حکومت دعویٰ کرتی ہے کہ ہم انڈسٹریل دوست گورنمنٹ ہیں تو اس کے مطابق کیا وہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو تعداد ہے یہ کافی ہے کیونکہ اتنے بڑے انڈسٹریل زون development کرنے کے بعد انڈسٹری لگی ہے۔

جناب چیئرمین - میاں محمد یٰسین خان وٹو۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو - عرض یہ ہے کہ حکومت نے تو یہ جناب زون بنا دیا ہے لیکن اگر وہ دیکھیں یہ چار آئٹم میں Area presently available for allotment for Industrial Units تو وہ آپ دیکھیں گے کہ رسالپور میں 14.5 ایکڑ ہے' وندر میں 25 ایکٹرز ہیں اور نواب شاہ میں 112.35 acres ہیں۔ اگر کوئی لوگ دلچسپی رکھتے ہوں اور فاضل ممبر صاحب محسوس کرتے ہیں کہ کسی وجہ سے ان کو وہاں الاٹمنٹ نہیں ہورہی ہے اور لوگ لینے کو تیار ہیں تو آئیں انشاء اللہ ان کی ضرورت پر بڑی ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی - جناب یہ بتائیں کہ لوگ تیار کیوں نہیں ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو - یہ تو آپ بتا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین - جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ - شکریہ جناب چیئرمین ! میرا منسٹر موصوف سے جو متعلقہ منسٹر کے ایماء پر جواب دے رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ بلوچستان میں اسپیشل انڈسٹریل زون یا انڈسٹریل زون قائم کرنے کی پالیسی مدھم دکھائی دیتی ہے یا کم دکھائی دیتی ہے۔ لیکن جب وہ ایسا اعلان کرتے ہیں اور پھر جواز یہ بنایا جاتا ہے کہ بلوچستان میں کوئی انوسٹ کرنے کو تیار نہیں ہوتا تو اس میں سب سے بڑی وجہ جو ہم نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی انڈسٹری وہاں لگائی جاتی ہے جن کا خام مال یا پنجاب سے آتا ہے 'سندھ سے یا کہیں اور سے آتا ہے لیکن ایسی انڈسٹریز جن کا خام مال خود بلوچستا ن سے نکلتا ہے ۔اس کی انڈسٹری پنجاب میں لگائی جاتی ہے ' جن کا خام مال کسی اور صوبے میں ہوتا ہے ۔اس کی انڈسٹری بلوچستان میں لگائی جاتی ہے ۔ سوال یہ ہے کہ ضلع چاغی ایک ایسا belt ہے جو rich mineral area ہے ۔ چاغی فیصل نامی جگہ سے دو سو سال کے لئے iron ore بھی ملا ہے۔ کیا حکومت پاکستان اس پر توجہ نہیں دے گی کہ ایسی انڈسٹری جس کا خام مال بھی وہیں ہو اور اس کی مل یا انڈسٹری لگے تو وہیں سے سنٹرل ایشین اسٹیٹس یا دوسرے اسٹیٹس کو بھی provide کیا جا سکتاہے۔ اس میں ٹرانسپورٹ کی بھی کافی بچت ہو سکتی ہے ۔ یہ زیادہ منافع بخش ہوتے ہیں اور زیادہ چل سکتے ہیں۔ کیا اس سلسلے میں وزیر موصوف توجہ دلائیں گے ؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پارلیمانی امور صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ جو پرائیویٹ سیکٹر میں انڈسٹری لگاتا ہے تو وہ ظاہر ہے کہ ان ساری چیزوں کو economic angle سے دیکھتا ہے اور پھر وہ اپنے منافع اور نقصان کا بھی خیال کرتا ہے ۔ یقیناً جو لوگ وہاں انڈسٹری یونٹ لگانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوں گے اور انہیں رکھنا چاہیے لیکن اس کے لئے کوئی کسی کو ہدایت نہیں دی جا سکتی کہ آپ فلاں چیز کو consider کریں اور فلاں کو نہ کریں۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے ۔ اس میں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا سب سے زیادہ جو انڈسٹریل یونٹس آئے ہیں اور سب سے زیادہ amount وہاں invest ہوا ہے ۔وہ وندر ہے ۔ جس میں جو establish ہو چکے ہیں ۔ وہ ایک سو تہتر کروڑ ہیں اور جو under construction ہیں وہ تین سو بہتر کروڑ ہیں تو یہ باقی سندھ کے مقابلے میں بھی اور دوسرے سرحد کے مقابلے میں بھی کئی گنا زیادہ رکھے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ او کے جی سوال نمبر 121 جناب اسماعیل بلیدی صاحب۔

121. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the steps being taken by the Government to end un-employment in the country;

(b) the reason for imposing ban on fresh recruitments; and

(c) whether there is nay propsal under consideration of the Government to lift ban on recruitments, if so, when and if not, its reasons?

Minister Incharge of the Establishement Division: (a) Government is considering to lift ban on fresh recruitment against critical vacancies under a phased programme.

(b) Government imposed ban on fresh recruitments as an economy measure and to adjust the staff declared surplus as a result of re-organization of

the Federal Secretariat and the attached departments/autonomous bodies.

(c) Yes, a proposal for partial lifting of ban on fresh recruitment against critical vacancies in a phased manner commencing from July, 1999, is under consideration of the Government.

جناب چیئرمین۔ جی ضمنی سوال ۔ خدائے نور صاحب۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا! میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ پہلے خدائے نور صاحب پوچھ لیں پھر آپ کی باری ہے ۔ پہلے میں نے فلور خدائے نور صاحب کو دیا ہے۔اس کے بعد شیخ صاحب آپ کی باری ہے ۔

جناب خدائے نور۔ جناب والا! سوال میرا یہ ہے کہ حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ ہم consider کر رہے ہیں کہ حکومت نیا employment شروع کرے ۔ یہ ہم دو سال سے سن رہے ہیں بلکہ پھر میں یہ بھی کہوں کہ اس وقت آپ خود بھی حکومت کی طرف سے کہہ رہے ہیں کہ ہماری حکومت کی اقتصادی حالت بہتر ہو رہی ہے اور یہاں پر یہ کسی وجہ سے پابندی ہے ۔ کیا آپ یہ بتا سکیں گے کہ آپ یہ پابندی کب ختم کریں گے یا ہمیں یہ کوئی تاریخ دے دیں ۔ ایک ماہ کے بعد یا دو ماہ کے بعد ہم اس پابندی کو اٹھائیں گے کیونکہ جناب چیئرمین صاحب ! میں آپ سے یہ بات کہوں کہ جو ان کے اپنے من پسند لوگ ہیں ان کی تو employment ہو رہی ہے ۔ کہیں contract base پر ، کہیں daily wages پر ہو رہی ہے ۔ اگر نہیں ہو رہی ہے تو غریبوں کی جنہوں نے میٹرک کیا ہے ، ایف کیا ہے یا بی اے کیا ہے ۔ وہ بیچارے دربدر پھر رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ آپ ہمیں بتائیں کہ اس پابندی کو کب تک اٹھائیں گے اور اب ماشاء اللہ ان کی اقتصادی حالت بھی بہتر ہے ۔ خدا کرے کہ واقعی بہتر رہے تاکہ ان غریبوں کو بھی کچھ ملے ۔

جناب چیئرمین ۔جی وزیر برائے پارلیمانی امور صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! امید یہ ہے کہ اگلے چند دنوں میں یہ مسئلہ کابینہ میں پیش ہو گا اور امید ہے کہ اس کا اب زیادہ دیر تک نہیں بلکہ جلدی فیصلہ ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جلدی کرائیں جی ۔ یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے ۔ جی رفیق صاحب۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب چیئرمین صاحب! پچھلے دو سال سے جب سے یہ حکومت برسراقتدار آئی ہے ۔ پانچ لاکھ افراد کو مختلف طریقوں سے مختلف سکیموں کے مطابق بے روزگار کر دیا گیا ہے۔ کوئی پچاسی ہزار کے قریب in due course of time لوگ ریٹائر ہوئے ہیں۔ اس طرح چھ لاکھ کے قریب لوگ روزگار سے محروم ہوئے ہیں۔ ان کی جگہ کسی کو روزگار نہیں دیا گیا یعنی یہاں اتنی بڑی بے روزگاری پیدا کر دی گئی ہے اور اب بھی جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب تھوڑا سا موجود ہے ۔ وہ انہوں نے آج کل والی بات نہیں کی ۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم جولائی میں غور کریں گے کہ کس طرح ban اٹھا سکتے ہیں ۔ یہ نہیں کہ جو vacancies ہو گئی ہیں وہاں پر ہم re-employ کریں گے ۔ یہ efficiency بڑی suffer کر رہی ہے ۔ یہ سارا کمپیوٹر آ جانے کے با وجود اگر آپ کبھی انکوائری والوں کو ٹیلی فون کریں تو وہ دس دس منٹ کہتے ہیں کہ جی ذرا انتظار کریں ' ذرا انتظار کریں 'ذرا انتظار کریں۔ یا آپ PIA والوں کو ٹیلیفون کریں ۔ ہر محکمے میں تقریباً یہی بات ہے۔ ریلوے کی ٹکٹ لینے جائیں تو جہاں کبھیque نہیں ہوتا تھا وہاں اتنا لمبا que ہوتا ہے کہ آدمی سفر کرتے کرتے گھر واپس آ جاتا ہے کہ دفعہ کرو پیدل چلے جائیں گے اسلام آباد۔ تو کیا یہ اس چیز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Parliamentary Affairs.

کہتے ہیں کہ جی غور کرنے کے لئے تیار ہیں' کیا آپ غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ہاں بالکل تیار ہیں۔

جناب چیئرمین۔ غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب question کے part A میں یہ پوچھا گیا ہے کہ

The steps being taken by the Government to end un-employment in the country.

وزیر موصوف نے جواب دیا ہے۔

Government is considering to lift ban on fresh recruitment against critical vacancies under a phased programme.

کیا lifting of ban گورنمنٹ کی نظر میں واحد حل ہے un-employment دور کرنے کا یا ہمارے

لوگوں کو باہر بھیجنے کا۔ پہلے بہت سارے لوگ مختلف ملکوں میں جاتے تھے۔ دوسرے کیا طریقے ہیں حکومت کی نظر میں کہ un-employment کو control کیا جائے ، گورنمنٹ کتنے لوگوں کو کھپائے گی اور گورنمنٹ کس un-employment کو ختم کرے گی۔ ban اٹھا بھی دے تب بھی ایک ایک vacancy کے لئے جہاں ہزار ہزار applications ہوں۔ یہ کس طرح کرے گی اور کیا طریقے ان کے نظر میں ہیں کہ یہ جو un-emplolyment ہے اس کو check کیا جائے اور control کیا جائے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا عرض یہ ہے کہ یہ Establishment Division سے سوال کیا گیا تھا اور Establishment Division نے اپنے angle سے ہی جواب دیا ہے۔ جہاں تک مجموعی un-employment کو دور کرنے کا طریقہ ہے اس کے لئے industrial units بڑھانے کی ضرورت ہے ، اس میں جتنی industry بڑھے گی اتنی ہی employment اور زیادہ ہو جائے گی۔ self employment کے لئے بھی حکومت نے قرضوں کی اسکیم جاری کی ہے۔ self employment کے لئے لوگوں کو قرضے جاری کئے جا رہے ہیں اور اسی طرح سے اور اسکیمیں ہیں جن میں youth کے لئے ، دوسروں کے لئے اسکیمیں ہیں جن میں ان کے employment کی گنجائش نکلے گی لیکن یہ اس وجہ سے انہوں نے recruitment کے بارے میں جواب دیا ہے کیونکہ یہ Establishment Division سے متعلق ہے اور باقی جو ساری چیزیں ہیں وہ Establishment Division سے متعلق نہیں ہیں وہ Foreign Affairs سے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں یہ میاں صاحب کا تجربہ کام آیا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ انہوں نے کہا critical vacancies fill کی جائیں گی۔

جناب چیئرمین۔ یہ critical کون سی ہیں۔جب آدمی مرنے والا ہو گا۔ جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ Establishment کی Standing Committee میں سیکریٹری صاحب آئے تھے اور سیکریٹری صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ میں 26 ہزار vacancies پڑی ہیں۔ اس وقت موجودہ حالات میں جو آدمی ریٹائر ہوگئے یا جو 26 ہزار پوسٹیں vacant پڑی ہیں اور ادھر میرا خیال ہے کہ 26 ہزار

نہیں کئی 26 ہزار لوگ unemployed ہیں۔ اس unemployment کی وجہ سے جرائم بڑھ رہے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق جرائم کی سب سے بڑی وجہ یہ بیروزگاری ہے تو اس کے متعلق کوئی جامع منصوبہ ہونا چاہیئے۔ یہ صرف کہہ دینا کہ جی ہم ban جولائی میں اٹھائیں گے یا کب اٹھائیں گے، پچھلی دفعہ بھی یہ ban ہی چلا گیا ' وائیں صاحب کے وقت میں پنجاب میں تو ban ہی چلا گیا اور اب بھی اگر ban ہی چلا جانا ہے تو پھر جناب یہ ban کب اٹھیں گے اور کب یہ بیروزگاری دور ہو گی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں عرض کروں گا کہ یہ بیروزگاری صرف گورنمنٹ کی servicesمیں ban ہٹنے سے تو پوری نہیں ہو گی۔ وہ تو ایک حد تک ہوگا اور میں نے عرض کیا کہ ban کے بارے میں کابینہ میں مسئلہ زیر غور ہے اور انشاء اللہ امید ہے کہ اگلے چند مہینوں میں اس سلسلے میں فیصلہ ہو جائے گا۔ میں exact date نہیں بتا سکتا ' اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور باقی جو ساری comprehensive unemployment کے بارے میں policy ہے وہ تو علیحدہ بہت ساری schemes ہیں جس طرح میں نے عرض کیا۔

جناب چیئرمین۔ جی جہانگیر بدر صاحب اس کے بعد جناب عالی صاحب۔

جناب جہانگیر بدر، جناب چیئرمین آپ کا شکریہ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انتخابات کے موقع پر میاں نواز شریف نے یہ کہا تھا کہ وہ برسراقتدار آکر ملک میں نوجوانوں کو بے روزگاری الاؤنس دیں گے تو کیا کوئی ایسا step لیا گیا ہے یا زیر غور ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے کچھ سوچا ہے کہ وہ کتنا ہوگا۔ ساری قوم بے شک بے روزگار ہو۔ میں تو الیکشن کے موقع پر جو وعدہ کیا گیا تھا اس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ کیا اس پر انہوں نے ابھی تک کوئی step لیا ہے۔

جناب چیئرمین، جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب والا! یہ بے روزگاری الاؤنس کا معاملہ کم از کم میرے نوٹس میں نہیں ہے۔ یہ نیا سوال ہے ۔ اگر یہ سوال دے دیں تو میں اس کے متعلق پوری تحقیقات کرکے جواب دے سکتا ہوں۔ باقی میں نے عرض کر دیا ہے کہ نوجوانوں کے لئے self employment کی سکیم جاری ہے۔ انڈسٹریز کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ کے علم

میں ہے کہ ہم پابندیوں سے گزر رہے ہیں ۔ اب economic situation بہتر ہو رہی ہے اور انشاء اللہ economic activity میں بھی اضافہ ہوگا اور بے روزگاری اس سے کم ہوگی۔ Self employment سے بھی لوگوں کو روزگار مہیا ہوگا۔

جناب چیئرمین : جی عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی : جناب چیئرمین! شق نمبر بی اور سی میں دونوں جگہ critical vacancies کے لفظ استعمال ہوئے ہیں یعنی critical vacancies پر زور دیا گیا ہے۔ ایک تو میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف اس کو define فرما دیں کہ critical vacancies سے کیا مراد ہے اور باقی جو question of unemployment ہے وہ کیا defer ہو جائے گا یا وہ follow کرے گا۔ دوسرا جناب میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ مجلس قائمہ برائے تعلیم و سائنس میں سیکرٹری ایجوکیشن صاحب نے ہمارے ایک محترم سینیٹر صاحب کے سوال پر specifically یہ کہا کہ پرائم منسٹر اعلان کر چکے ہیں کہ تعلیمی کارکنوں یعنی اساتذہ وغیرہ کی بھرتی جلد ہی شروع ہو جائے گی۔ جناب میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ جولائی ۱۹۹۹ء کی بات کہاں سے آگئی ہے۔ حکومت کا پورا بیان ہمارے سامنے موجود ہے۔ یونیورسٹیز کے لوگ ریٹائر ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹیز میں خاص طور پر ضرورت ہے ۔وہاں پر بھرتیاں نہیں ہوتیں۔ اسی طرح کالجز کا حال ہے تو کیا تعلیم کا شعبہ وزیر محترم کی رائے میں critical vacancies میں آتا ہے اور اگر آتا ہے تو پھر کونسا non critical ہے۔ کونسے شعبے ہیں جو non critical ہیں وہ بھی بتا دیں۔ تیسرا یہ کہ جولائی ۱۹۹۹ء کی شرط کیوں رکھی گئی ہے۔ یہ تو اگلا مالی سال ہو گیا جبکہ دوسرے بہت سے اخراجات کم نہیں کئے جا رہے ہیں بلکہ اخراجات میں توسیع ہو رہی ہے ۔ اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین : جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : Economic conditions کی وجہ سے بجٹ میں vacancies کے لئے رقوم provided نہیں ہیں تو اس لئے یہاں جواب میں جولائی ۱۹۹۹ء دے دیا گیا ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ اگر کابینہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ban ہٹانا ہے اور فلاں وقت سے ہٹانا ہے تو اس کے بارے میں supplementary budget کی گنجائش ہو سکتی ہے اور باقی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین : جی Next question is 123, Haji Gul Afridi Sahib,

supplementary question. تین یا چار سے زیادہ نہیں ہونے چاہیئں۔

123. *Mr. Haji Gul Afridi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether any quota has been reserved for promotion of PS Grade-I, Grade-II and Selection Grade Stenographers as Assistant Director (Executive Cadre) BPS-17 in the CDA Service regulation, 1992, if so, the number of persons promoted against this quota, since 1992, indicating also their names and date of promotion in each case and if none has been promoted, its reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (i) Yes as per CDA Employees (Service) Regulation-1992, 5% quota has been reserved for transfer/promotion of PS Grade-I, Grade-II and Stenographers (Selection Grade-B-16) as Assistant Director (Executive) BPS-17, other than Assistant Director (O&M), Assistant Director (Litigation) and Assistant Director (Catering) and also Admin Officer, Capital Hospital.

(ii) No person from the cadre of PS and Stenographer (Selection Grade B-16) has been promoted as Assistant Director so far.

(iii) There are 26 Nos. of sanctioned posts of Assistant Director (Executive) BPS-17 as per bifurcation given below:-

(a)	25% direct quota	=	06 Nos.
(b)	75% promotional quota	=	20 Nos.
(c)	Out of 20 Nos of promotion posts as shown against (b) above. 5% transfer/promotion quota reserved for P.S. Grade-I & P.S Grade-II and selection grade Stenographer (B-16)	=	01 No.

Reasons

From 1992 to-date 16 (excluding the post of Assistant Director (Litigation) and Admin Officer, Capital Hospital) Asstt. Admin Officers, Asstt. Personnel Officers and Asstt. Estate Management Officers ect. (B-16) have been promoted so far, as indicated against (c) above, one post of Assistant Director (B-17) goes to P.S Grade-I, PS Grade-II and selection grade Stenoghrapher (B-16) against 5% quota and it will be filled in when 19 Asstt. Admin Officers, Asstt. Personnel Officers/Asstt. Estate Management Officers (B-16) are promoted.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

حاجی گل آفریدی: جناب چیئرمین! میں وزیر انچارج برائے کابینہ ڈویژن سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں ' انہوں نے بہت لمبا چوڑا جواب دیا ہے لیکن میں مختصراً کہوں گا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ سی ڈی اے میں ۲۵ فیصد براہ راست کوٹہ ہے اور ۷۵ فیصد بذریعہ ترقی۔ یہ براہ راست کوٹہ کون دیتا ہے۔

(اس مرحلے پر مغرب کی اذان ایوان میں سنائی دی)

Mr. Chairman: Adjourned for 15 minutes, at six O'clock we will meet again.

[The House then adjourned for 15 minutes]

(نماز مغرب کے بعد اجلاس زیر صدارت جناب چیئرمین دوبارہ شروع ہوا)

جناب چیئرمین: حاجی گل آفریدی صاحب کا سوال تھا ۔ منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں ۔ چلو آ جاتے ہیں۔ جی آج انشااللہ we will finish the questions today, I think کوئی تھوڑا سا discipline آپ پیدا کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میری request یہ ہو گی-----

جناب چیئرمین: مجھے جس طرح آج انہوں نے کہا ہے کہ تین سے زیادہ allow نہ کریں تو اس سے حالات بہتر ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں ایک تجویز دوں ۔ اگر ایک سوال آپ topic کے حوالے سے اس کو لے کر جائیں۔ اگر سوال کیبنٹ ڈویژن کے بارے میں جیسا یہ G-10 اتوار بازار کے بارے میں ہے تو ضمنی بھی اسی پر ہو۔ ہم لوگ کئی دفعہ جیسے آج سوال special zone رسالپور پر ہے تو ہم پہنچ جاتے ہیں پشاور۔۔

جناب چیئرمین: ان چیزوں پر آپ اعتراض کیا کریں ۔ دیکھیں بات یہ ہوتی ہے کہ ان چیزوں کو آپ point out کریں کہ یہ غلط ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف تین سوالات ضمنی ہونے چاہئیں۔ کئی سوال ایسے ہوتے ہیں جن پر لوگ بہت زیادہ interested ہوتے ہیں اس پر تو چھوٹ ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جی جناب حاجی گل آفریدی صاحب کا سوال تھا کہ 25% direct quota کس کے پاس ہے۔

حاجی گل آفریدی: جناب میں زرا دوبارہ کہوں کیوں کہ ابھی لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال پوچھیں لیں' آپ نے پوچھا تھا۔

حاجی گل آفریدی: جناب چیئرمین صاحب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ CDA نے جو اسسٹنٹ ڈائریکٹر وغیرہ کا کوٹہ مختص کیا ہے اس میں فاٹا کے کتنے لوگ ہیں اور کون کونسے عہدے پر فائز ہیں۔ اس میں یہ لکھا ہے کہ 25%براہ راست کوٹہ ہم دیتے ہیں اور 75% ترقی کے ذریعے' 25% جو براہ راست کوٹہ ہے یہ کون دیتا ہے' منسٹر چیئرمین CDA یا کوئی اور یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور فاٹا کے متعلق بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ فاٹا کے کتنے لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: فاٹا کے بارے میں تو جناب نہ سوال تھا نہ میرے پاس اس کا جواب ہے ۔یہ جو ہوتا ہے ڈائریکٹ کوٹہ یہ جناب ان کے اپنے officer concerned کرتے

ہیں' CDA کے چیئرمین کرتے ہیں اور ان کی جو کمیٹی بنی ہوتی ہے' جو رولز ہوتے ہیں اس کے مطابق کرتے ہیں ۔ 25% direct against sanctioned posts اور باقی محکمانہ طریقہ کار سے کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین: تو direct recruitment کا طریقہ کار کیا ہے یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: direct recruitment کا طریقہ کار ہے جناب کہ یہ Advertise کیا جاتا ہے پہلے اس کو اور اس میں تعلیمی قابلیت وغیرہ کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں کہ کیا ہوں گی۔ اس کے مطابق جو اس کمیٹی کے چیئرمین کے ساتھ دوسرے ممبرز ہوتے ہیں پھر وہ select کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ جی فرمائیے ۔

حاجی گل آفریدی: میرے خیال میں ہوتا یہ ہے کہ direct خصوصی طور پر یا سفارش پر ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال جی یہ ان کا کہنا ہے کہ اس کو examine کرلیں کہ سفارش تو نہیں چلتی یہاں پر ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی سفارش نہیں چلتی میرٹ پر کرتے ہیں ۔سفارش کا کہیں ان کو پتہ لگا ہے تو بتا دیں ہم اس کے بارے میں انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

جناب چیئرمین: جی Next question Haji Gul Afridi 124

124 *Mr. Haji Gul Afridi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the time by which water will be supplied to the G-10, Itwar Bazar; and

(b) the time by which roads/footpaths will be constructed in the said Bazar?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Water

connection in G-10 Itwar bazar has been provided.

(b) Survey has been completed and drawings are under preparation. Work will be taken in hand on allocation of funds in due course of time.

حاجی گل آفریدی، شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ G-10 کے متعلق ہے اتوار بازار کہ وہاں پانی کا مسئلہ ہے ۔ میرے خیال کے مطابق اتوار بازار میں پانی ابھی تک دستیاب نہیں ہے اور ساتھ ہی سڑک اور footpath کی بات ہے کہ وہاں سڑکیں اور فٹ پاتھ تعمیر کی گئی ہیں یا نہیں۔ پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ CDA کے پاس دوسری جگہ کے لئے فنڈ ہے تو کیا اس کے لئے کوئی مخصوص فنڈ دے سکتے ہیں کہ اس سال 1999 میں یا 2000 میں G-10 ایریا میں فٹ پاتھ اور پانی کا مسئلہ حل ہوسکے۔

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب والا! میرے خیال میں جہاں تک اتوار بازار کے بارے میں پانی کی فراہمی کا تعلق ہے تو اس کے جواب میں ہم نے کہا ہے کہ Itwar Bazar has been provided water connection یہ تو ہو گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ اور دوسرا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، دوسرا فنڈز کی availability پر ہے۔ اگر فنڈز available ہوگئے تو اس کے بارے میں سروے مکمل ہوچکا ہے۔ drawing under preparation ہے اور جونہی فنڈز available ہوگئے۔

جناب چیئرمین، وہی کہہ رہے ہیں کہ فنڈز جلدی مہیا کروائیں۔ کوشش کریں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، اس کے لئے وسائل کے مطابق کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین ۔جی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی ، جناب یہ ڈی 17 میں فنڈز دے سکتے ہیں۔ اور جگہوں پر دے سکتے ہیں تو جی 10 میں کافی لوگ آباد ہیں۔ وہاں پر بازار ہیں ، تو اس کو کیوں نہیں دے سکتے ۔

جناب چیئرمین ۔آپ کا وہاں پر مکان ہے یا کیا ہے ۔

حاجی گل آفریدی ، جناب چیئرمین ہم عوام کی خدمت کرتے ہیں ۔ وہاں کے عوام بہت تکلیف میں رہ رہے ہیں ۔ تو یہ جی 14-13 پر یہ خرچ کررہے ہیں تو اس پر کیوں نہیں خرچ کررہے ہیں ۔

جناب چیئرمین، جی یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ 10 پر نہیں کر رہے ہیں اور 14-13 پر کررہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، میں نے عرض کیا کہ وسائل کے مطابق انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ اس کو بھی کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔جی عباسی صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو سروے انہوں نے کیا ہے تو اس پر کتنا خرچہ آئے گا ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ،خرچہ کا اندازہ اس وقت میرے پاس available نہیں ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، یہ میرا بہت جائز سوال تھا ۔

جناب چیئرمین ۔وہ تو ہے لیکن بہر حال اب ان کے پاس نہیں ہے ۔Next

Question 126 by Mr Zahid Khan.

126. * Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the amount of "Eidee" given to employees of the Prime Minister's House and Aiwan-e-Sadr this year by the Prime Minister and the President from the public exchequer, separately?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (i) No "Eidee" was given to the employees of the Prime Minister's House this year.

(ii) An amount of Rs. 1,899,000 was distributed as "Eidee" to the employees in BPS-16 and below @ Rs. 1,000 per head on the occasion of the Eid-ul-Fitr, 1999 by the Aiwan-e-Sadr.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیں جناب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔پہلی بات تو یہ ہے کہ سوال یہ تھا کہ Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the amount of "Eidee" given to employees of the Prime Minister's House and Aiwan-e-Sadr this year by the Prime Minister یعنی صدر پاکستان نے کتنی عیدی ملاز مین کو دی ہے جو وہاں کام کرتے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ amount انیس لاکھ کے قریب ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انیس لاکھ روپے یہ تو عربی میں بیت المال کے پیسے ہیں بیت المال سے مراد یہ ہے کہ ریاست کے پیسے ہیں ' عوام کے پیسے ہیں۔ معاشرے کے پیسے ہیں ۔ اس میں ہر انسان کا حق بنتا ہے اس پیسے پر ' جب تک کہ ہر پاکستانی شہری نے اس پر اجازت نہ دی ہو ۔ پرائم منسٹر ہی کیوں نے ہو یا صدر ہی کیوں نہ ہو ۔ اسے یہ اختیار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ پبلک پراپرٹی کو یا پبلک فنڈ کو لوگوں میں تقسیم کرتا پھرے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ پیسے اس نے اگر اپنی ذاتی جیب سے ' اتفاق فاؤنڈری سے یا جو وہ انڈسٹریل assets ہیں ان میں سے دیے ہیں یا مولانا نے اپنی زکواۃ سے دیے ہیں ' ہمارے صدر صاحب نے ' تو میں مانتا ہوں لیکن اگر انہوں نے نہیں دیے ہیں تو ہم پریویلج موشن move کرتے ہیں کہ یہ state money ہے ۔ پبلک پراپرٹی ہے ۔ اس کی کسی کو اجازت نہیں دی جاسکتی ۔ انیس لاکھ روپے اس بیروزگار ملک میں ' اس بحران زدہ ملک میں اس indebtedness میں یہ قرضوں میں غرق ہے ملک۔ ہر شخص پینتالیس ہزار کا مقروض ہے ۔ اس ملک میں کیا اجازت ان کو حاصل ہے کہ وہ انیس لاکھ بانٹے ۔ یہ کوئی خیرات ہے ۔

جناب چیئرمین ۔جی منسٹر فار پارلیمینٹری افیئرز ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا میں عرض کروں گا کہ ہر بات کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ یہ ایک سے لیکر سولہ گریڈ کے لوگوں کو ایک ہزار روپیہ عید کے موقع پر پہلے سے دیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔یعنی روایت چلی آرہی ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔جی روایت چلی آرہی ہے اور اس کے مطابق یہ دیا گیا ہے ۔ گریڈ 1 سے آپ خیال فرمائیں ۔

جناب چیئرمین ۔غریب آدمی کی مدد کی گئی ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جی غریب آدمیوں کو دیا گیا ۔ اور عید کے موقع پر یہ کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں ہے ۔ باقی تو اور چیزو ں پر اعتراض کیے جا سکتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ موقع تو ایسا ہے کہ جسے اعتراض کے بغیر چھوڑ دینا زیادہ مناسب ہو گا ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب چیئرمین کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس سے دگنے یا تگنے پیسے جو ہیں ' عیدی پر دیے جاتے رہے ہیں ' پہلے Presidents صاحبان کے وقت میں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔جی میں عرض کرتا ہوں کہ دیے جاتے رہے ہیں اور یہ ایک پرانی روایت کے طور پر ہو رہے ہیں اور یہ رقم بہت مناسب ہے ۔

جناب چیئرمین ۔جی حاجی جاوید اقبال صاحب ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ جناب چیئرمین صاحب میرا سپلیمنٹری سوال -----

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ آپ دیکھیں نہ جناب والا کہ پولو گراؤنڈ پر کتنے خرچ ہوئے ہیں ۔ باقی کتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر کس قدر رقم خرچ کی گئی ہے ۔ وہ دفتر جو انہوں نے بنائے تھے ۔ وہ دفتر دیکھیں کہ اس پر کتنا خرچ ہوا اور یہ غریب کو ایک ہزار روپیہ دینے پر اعتراض ہے تو یہ بڑے دکھ کی بات ہے ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔جناب والا میرے عزیز فاضل دوست جالب صاحب نے جذبات میں آکر کہا کہ اتفاق فاؤنڈری تو وزیر اعظم صاحب نے اس مد میں کوئی عیدی نہیں دی ہے اور اگر دی ہے تو اپنی جیب سے دی ہے ۔ یہ صدر پاکستان نے دی ہے اور ان کو پریویلج ہے ۔ میں یہ ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ وزیر اعظم صاحب نے کیوں نہیں دی ؟ وہ جذبات میں بہہ گئے ہیں اور صدر پاکستان اگر کسی کو عیدی دیتا ہے تو گناہ نہیں بلکہ یہ ان کا حق بنتا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔جی بتائیں کہ وزیر اعظم صاحب نے کیوں عیدی نہیں دی ؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔اب جناب والا بڑی پر لطف بات ہے کہ اگر عیدی نہیں دی تو اعتراض ہے کہ کیوں نہیں دی ؟ اور اگر دی ہے تو اعتراض ہے کہ کیوں دی ہے ؟

جناب حبیب جالب بلوچ ۔جی میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ کس فنڈ سے دیا گیا ہے ؟ اگر یہ سرکاری فنڈ سے دیا گیا ہے تو یہ جرم ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔یہ صدر صاحب کے پاس جو سرکاری فنڈ ہوتے ہیں یہ ان میں سے دیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔جی نسرین جلیل صاحبہ ۔

بیگم نسرین جلیل ۔ جناب والا! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ جب یہ اخراجات ہوتے ہیں تو اس کی اجازت کس سے لی جاتی ہے' پہلے لی جاتی ہے یا اخراجات کرنے کے بعد اس کی approval ہوتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ سارے صدور اور وزرائے اعظم پر یہ الزامات لگتے رہے کہ انہوں نے اصطبل بنوائے یا پولو گراؤنڈ بنوایا یا وزیر اعظم ہاؤس یا صدر ہاؤس پر زیادہ اخراجات کئے تو کیا حکومت کے پاس ایسی کوئی سوچ ہے کہ پارلیمنٹ سے ان اخراجات کی پہلے منظوری لی جائے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ ساری بات بیگم صاحبہ کے علم میں ہے کہ ہر سال بجٹ پیش ہوتا ہے۔ اس میں ہر ایک چیز کی منظوری قومی اسمبلی سے لی جاتی ہے اور اس کے بعد اخراجات وغیرہ کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی جگہ پر نئے اخراجات کرنے کی مجبوری ہو جائے تو وہ سپلیمنٹری بجٹ کے طور پر منظور کیا جاتا ہے اور یہ جو صدر صاحب نے دیا یہ انہوں نے President's contigent grant سے exgratia payment کی ہے اور ہمیشہ یہ payments اسی فنڈ سے کی جاتی ہیں ۔ اس سلسلے میں پارلیمنٹ کی منظوری بھی پہلے موجود ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ سید تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر۔ جناب والا! یہ فگر دی گئی ہے 1.899ملین اور ایک ہزار روپے per head دیئے گئے ہیں ۔ اس حساب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدر ہاؤس کے اندر گریڈ 16 اور اس سے نیچے کے 1899 ملازمین ہیں۔ کیا یہ فگر صحیح ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔میرے خیال میں یہی ہے۔ میں نے یہ verify بھی کیا ہے' یہ اسی کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ کچھ directly جو صدر ہاؤس کے ساتھ ملازمین

وابستہ ہیں مثال کے طور پر پولیس یا دوسرے محکمے ہیں' ان میں سے گریڈ ایک سے سولہ تک جو لوگ بنتے ہیں ان کو پیسے دیئے گئے ہیں۔

جناب تاج حیدر۔ یہ تعداد کچھ زیادہ نہیں لگتی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ تعداد پہلے بہت زیادہ تھی۔ جب سے موجودہ صدر آئے ہیں انہوں نے کم کی ہے۔

Mr. Chairman: End of question hour.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی صاحب نجی مصروفیات کی بنا پر یکم فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جسٹس محمد افضل لون صاحب ذاتی وجوہات کی بنا پر یکم فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ قاضی محمد انور صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج 2 February کو حاضر نہیں ہو سکے۔ انہوں نے اس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ راجہ اورنگ زیب صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 2 & 3 February کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ محمد انور خان درانی صاحب ناسازی طبع کی بنیاد پر یکم فروری کو

ایوان میں شرکت نہیں کر سکے۔انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ ماجد سلطان خواجہ صاحب نے یکم اور دو فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

میاں رضا ربانی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

(interruption)

Mr. Chairman: No point of order.

پہلے یہ بہت اہم معاملہ ہے۔اس کو لیتے ہیں۔

I want to finish it. After that we will take points of order.

میاں رضا ربانی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں،

Please Raza Sahib, I want to hear the matter regarding the Senate which I think is very important.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am with you.....

Mr. Chairman: I will take up these points of order after that.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will take two or three minutes.

Mr. Chairman: Raza Sahib, once I say please listen to me --

It is a very important matter. ان کی تیاری ہے let me hear him first یہ بعد میں لے لیں گے

Mian Raza Rabbani: Sir, this is an important matter we all have to

discuss this.

Mr Chairman: After this.

Mian Raza Rabbani: Sir there will be no time after this.

Mr. Chairman: I promise I will give you time.

Mian Raza Rabbani: Sir, I promise you , I will not take more than two or three minutes.

FURTHER DISCUSSION ON PRIVILEGE MOTION

Mr. Chairman: It doesn't matter. Under the rules , I want to take up this. This is a privilege motion. I want to take it up according to the rules . After that I will give you time, I promise. Yes Aftab Sheikh Sahib. Come to the real issue to the crux of the matter.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh. Sir, I had come to the crux on the last hearing and the last day. Mr. Chairman , I was infact discussing Article 70. I was making my submissions from Article 70 and I was infact referring to the three situations which are envisaged by Article 70. After having concluded my submissions on the preliminary points, I have taken you to Article 70 and I had said, sir, that in Article 70 , Clause (2) , three situations had contemplated, rejected or is not passed within 90 days of its receipt.....

جناب چیئرمین، اور آپ نے کہا تھا کہ passed ایک last stage ہوتی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ، جناب میں ابھی عرض کرتا ہوں،

Or is passed with amendment. Now, first and the last situation definitely contemplates a direct conscious, rational role of the Senate. Rejected means, the

matter has to come in the Senate because it is not a ministerial act.

Mr. Chairman: O.K. Those two are clear. Amended and Rejected are clear.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, bear with me for the moment. Now, "rejected" that situation is not here. Then we go to "amendment" , that situation is also not obtaining here because the Bill has not been brought here nor any amendment has been moved in the Bill nor the situation is that the amended Bill exists now. Now therefore, we have to confine ourselves to the situation which is obtaining in the middle; "or is not passed within 90 days of its receipt." That is the situation with which we are concerned.

Now, Mr. Chairman, when I was discussing this, I had infact bifurcated this clause into three portions. Firstly, "not passed" then "the fixation of period within 90 days" and "of its receipt." I was at the first bifurcated point and that was "not passed". Now, before I go over to "not passed", Mr. Chairman, I will take you to the Rules of the National Assembly and the Rules of the Senate and I will point out the difference because Rule 115 that we have here and that is the Rule which is creating the problem.

Now, Mr. Chairman, you are facing difficulty on account of Rule 115, sir . Kindly don't go to this Rule, sir, I am now dealing with the Senate Rules. Now, if you see Rule 115 on page it says; "If a Bill passed by the Assembly and transmitted to the Senate is rejected or is not passed within ninty days of its receipt or is passed with an amendment , it shall be returned to the Assembly with a message to the effect."

جناب نیشنل اسمبلی کا Rule 126 ہے اسی سلسلے میں - میں اب اسی پر آ رہا ہوں- یہ جو clause

"it shall be returned to the Assembly with a message to the effect." ہے اس میں کہ

It is not contemplated by Article ہے surplusage ۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ یہ

70 of the Constitution, the rule has acceded, the limits have been fixed by

Article 70 of the Constitution.

Mr. Chairman: 70. This is very important and I think the Minister should take note of it

if the Bill is یہ کہتا ہے کہ Article 70 ۔ کی بات نہیں ہے return میں Article 70 کہ

rejected, amended or not passed then at the request of the House , in which it is

originated, it will go to a Joint Sitting. یہاں پر اس کا ایک مطلب یہ نکلتا ہے کہ جی بل

یہاں پڑا رہے گا' اگر وہاں سے Resolution آگئی تو ٹھیک ہے اور اگر نہ آئی تو 120 دن میں

بھی پاس ہوسکتا ہے۔ یہ ایک interpretation بنتی ہے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں' I want you

to consider this تا کہ جواب دیں کیونکہ یہ ان کا صحیح کہنا ہے کہ this is a surplusage۔

جناب آفتاب احمد شیخ: بالکل' بالکل جناب یہ surplusage ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وٹو صاحب۔

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, as a matter of fact, Article 73, Clause 2 gives the right to the first House to pass a resolution and request for a joint sitting. I submit that it does not debar the second House not to consider it after 90 days.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: That is my submission. Sir, my submission is that firstly that portion is a surplusage. Secondly, because it is a surplusage , it is proved by the Rules of the National Assembly. I refer you to Rule 126.

اب یہ bills ہیں یعنی bills originating in the Senate. یہاں بل originate نیشنل اسمبلی میں

ہوا تھا اور پھر اسمبلی سے پاس ہو کر ہمارے پاس آیا۔ اگر ہم نے کوئی بل پاس کیا اور وہاں

بھیجا تو پھر دیکھیں کیا ہونا ہے۔

When a bill originating in the Senate has been passed by it and then transmitted to the Assembly, the Secretary General shall, as soon as may be, cause it to be circulated among the members,

یہ سارے وہی provisions ہیں - آخر میں دیکھیں جناب 132, 133 ۔

Sir, only in two situations the bill is returned. Bill will be returned only which is amended or rejected. Third situation, not passed, no question of bill being returned.

جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب اس بات کو نوٹ کریں۔ یعنی

rules of the National Assembly are more correctly reflecting the constitutional provisions than our rules.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں 132 پڑھ رہا ہوں۔ If the bill is passed without amendment, a message shall be sent to the Senate to this effect. اب 135 پر آئیں۔

If a bill is rejected or is passed with amendment, it shall be returned to the Senate with a message.....

جناب چیئرمین۔ خالد انور صاحب ! آپ نے ان کے arguments سنے ہیں۔ ایک ان کا یہ argument ہے کہ Article 70 of the Constitution اور ہے اور ہمارا رول مختلف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے رولز میں لکھا ہوا ہے کہ اگر 90 دن میں پاس نہ ہو تو

bill will be returned to the National Assembly which is not what is contemplating in the Constitution, if you look at the corresponding rules of the National Assembly, they don't say that if the bill is not passed within 90 days, it shall be returned.

if it is amended or rejected, then it will go back وہ صرف دو situations کی بات کرتے ہیں، لیکن not passed کا ذکر نہیں کرتے۔

So that means, they are more correctly following the Constitutional provisions.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: After having discussed this situation that their rules are different and our rules suffer from the melody of surplusage not covered by Article 70 of the Constitution. Again, I will go over to the word 'not passed'. Now, what they mean of the word 'not passed'. Mr. Chairman, I was referring to the rules in this regard and I had infact, taking Mr. Chairman, through the rules to make my submissions very clear to you sir, that passed is the last stage for a bill, before its sir, circulation, publication, committee and all that, then motions should be considered, immediately considered and thereafter finally, after amendment and everything and Mr. Chairman, not only this..

جناب چیئرمین۔ اچھا شیخ صاحب آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ یعنی there is surplusage rule goes beyond the Article 70, now what can the Senate do, can we ignore the rule?

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Sir, I will suggest the way. The bill is very much here and so long as the joint session is not called, we are seized with the bill.

Mr. Chairman: Even after the resolution of the National Assembly;

اس پر بھی کچھ بتائیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: So what sir,

میں ابھی عرض کرتا ہوں۔ مجھے جناب آپ بیچ میں نہ پکڑیں۔

جناب چیئرمین: نہیں میں چاہتا ہوں۔ کہ اصل چیز ------

جناب آفتاب احمد شیخ : یعنی جب آپ ایک ایسے important issue پر discuss کر رہے ہیں جو سینٹ یعنی Upper House کی powers کے متعلق ہے۔ دوسری بات یہ کہ

provincial autonomy کا مسئلہ directly involved ہے۔ میرے privilege motion میں بات یہی کہی گئی ہے۔ اس لئے مجھے وقت دیں۔ میں ابھی آپ سے عرض کرتا ہوں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ passed or not passed کے الفاظ جب استعمال کئے جائیں۔

I was referring Black's Law Dictionary, this I am referring sir, to submit that this is not a ministerial matter. When the word "passed", is used, it is not getting the bill received in office, no, that if bill came from National Assembly, it has been received in the office of the Senate. When the legislatures and makers of the Constitution used the word "passed" they mean to say that in legislative parlance a bill or resolution is set to pass when it is agreed to or enacted by the House or when the body has sanctioned its adoption by the requisite majority of votes in the same circumstances, the body is set to pass a bill or motion. So word pass or passed has been used with reference to legislation here in Article 70, which means sir, very clearly that it has to be passed or enacted by the House and it is not a ministerial act of receipt of the bill and time will not run, 90 days time unless the conditions, precedent has not been complied with.

Mr. Chairman , I insist on these words , 90 days time will not run, it is not a question of the limitation in section 9 that once the time starts running , there is no catch, you cannot stop it. It is not a matter of limitation. There is a condition, precedent attached to the running of the time here. It has to be brought here, the bill has to be brought before the House and if the House does not pass the bill within 90 days, the House deliberates, debates and all that and the 90 days have passed then alone you can say that the bill has not been passed but the bill must be put in the House. So far the purpose of possessing the House, for the purpose of implying that embargo of 90 days, the condition precedent of bringing the bill before the House has to be complied with. Passed

means passed by the House, not passed means not passed by the House.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Time has not started yet?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes,

جناب چیئرمین: میرے ذہن میں یہ ہے جی---

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب میں ایک عرض کرتا ہوں پھر اس کے بعد آپ جو بھی فرمائیں گے۔ the time has not even started running ۔

جناب چیئرمین: میرا مطلب تھا کہ آپ اس کا بھی ذہن میں رکھیں ۔ and if you can help clarify my mind کہ مقصد اس ۹۰ دن کا جو لکھا ہوا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: پہلے تو ۹۰ دن کا مطلب کیا ہے؟۔

جناب چیئرمین: پہلی چیز تو یہ ہے کہ یہ کیوں رکھا گیا ہے۔ obviously مقصد یہ ہو گا کہ delay نہ ہو ۔ ٹھیک ہے جی۔ اگر delay نہ ہو ' دوسری آپ کی بات بھی درست لگتی ہے کہ چلیں کم از کم زیر غور آئے ۔let's say کہ زیر غور آ جاتا ہے اور چار قوانین ہیں ۔ چار قوانین میں سے ایک پر ہی تین مہینے لگ جاتے ہیں۔ باقی تین کا کیا ہو گا؟

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب میں آپ کی بات مانتا ہوں۔ میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں کیونکہ

if the House possessed of the bills and they are considering the bills then you will have to consider, first, within 90 days means inclusive of all holidays, recess days, everything and No.2 , even if we include all these recesses, all the holidays , 90 days, are they mandatory? Because there is no consequence provided if the bill is not passed within 90 days.

میں نے یہ submission دی ہے کہ میں 90 days کو دو طریقوں سے approach کروں گا کہ 90 working days, not those working days which are contemplated or given by Article 54, No. کہ دو چھٹیوں کو بھی count کرلیا۔ آپ نے۔ no sir, 90 days means 90 working days,۔

one اور اگر اس طرح آپ نے نہیں مانتے اور ۹۰ دن گزر گئے فرض کر لیں اور اس کے بعد

even after the passage of 90 days the bill is being taken into consideration. Mr. Chairman! No, this act is not registered with any penalty. No consequence has been laid in Article 70, sub Article 2, that either bill is passed , after 90 days, the bill is not a valid piece of legislation.

جناب چیئرمین: اس کا inference کیا نکالتے ہیں؟

جناب آفتاب احمد شیخ : میرا inference صرف ایک ہے کہ

firstly you have not sent the bill back to that House from where it originated. You are still seized with the bill. No.2, Mr. Chairman, we can go through that exercise of considering and passing the bill, we are seized with. No. 3, Mr. Chairman! the calling of the joint session , so far as the President has not fixed any date , we can definitely consider all the bills which are pending in the Senate.

جناب چیئرمین: supposing وہ date fix کر دیتے ہیں پھر؟

Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Then we are functus officio. It is my submission.

جناب چیئرمین: یہی وقت ہے ہمارے پاس۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Yes, then we are functus officio. If the President acts because our Constitution uses harsher language than the Indian Constitution. Now I will give a comparative study of both of them. Mr. Chairman if you kindly see, but before I will give you the interpretation of word '90 days'. Although, Mr. Chairman, let me finish this submission, although when the Constitution mandates at different places that doing of an act within particular period must be honoured, that must be honoured because if the Constitutional mandates. I do not want this argument to be there in the mouths

of other side because it is mandated and we are advocating that mandate of the Constitution should not be nullified, no sir. In the normal circumstances wherever the Constitution uses the word 'shall' and mandates or gives the time limit, we have to perform that particular job or that particular duty within that time limit but there are situations and this is referring to 1989, Supreme Court, Mr. Chairman ! the reference which was made to the Supreme Court, this is page 75

جناب چیئرمین: جی reference کونسا ہے؟

جناب آفتاب احمد شیخ : 1989 Supreme Court, page 75 میں ابھی آرہا ہوں جناب۔

جناب چیئرمین: اس کیس کا نام کیا ہے' title کیا ہے ؟

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب یہ ہے۔

Reference No. 1, of 1988 made by President of Pakistan. In view of the aforementioned circumstances what measures will be adopted to enable the Federal and Provincial governments to authorise incurring the expenditures out of the federal provincial consolidated funds mentioned above in the absence of national and provincial assemblies after 31st October 1988 till their respective budgets are passed by the new national and provincial assemblies who will be elected in the ensuing general elections as aforementioned

اس وقت آپ کو پتہ ہے 90 days میں election نہیں ہوئے تھے۔ ایک مہینے سے کچھ اوپر period چاہیے expenses incur کرنے کی لیے Constitution میں جو لفظ استعمال کیا ہے 'shall' اس میں ججز تھے جناب محمد حلیم سی جے ، محمد افضل خلہ ، نسیم حسن شاہ' عبدالقادر شیخ' شفیع الرحمان' جاوید اقبال' غلام مجدد' سعد سعود جان' جناب عثمان علی شاہ' علی حسن قزلباش اور نعیم الدین جے جے۔

And they had answered, I will take you Mr. Chairman, to page 88 of this Constitution. The Constitution in passing gives rise to the question under

reference is a result of non-observance of time schedule prescribed in Article 48, sub Article (5) where the President dissovles the Naitonal Assembly, he is required in his discretion to appoint a date not later than 90 days from the date of the dissolution for the holding of the General Election to the Assembly. To the same effect is the mandate contained in Article 224 (2)

یہ That the elections are to be held within 90 days. - لکھا ہوا ہے 90 days اس میں بھی

90 days دو جگہ آیا ہے اور تیسرا یہ 70 same میں آیا ہے۔

To the same effect is the mandate contained in Article 224 sub Article (2) of the Constitution that when the Provincial Assembly is dissolved, a general election to the Assembly shall be held within the period 90 days after the dissolution of the Assembly, yet it was not until 20-7-1988 that the then President of Pakistan fixed the date of the General Elecetions for 16-11-1988. That is after 5 months and 18 days.

نوے دن سے اوپر نکل گیا تھا۔

One of the reasons with regard to this Constitutional provision was the earlier non-compliance of another Constitutional provision by the Parliament to make a law providing for allocation of seats in the National Assembly as required by clasues 3 and 4 of Article 51, respectively. Accordingly, it was on account of the non-compliance of above mentioned constitutional provisions that the mandate for holding General Elections within 90 days of dissolution of the National/Provincial Assemblies contained in Article 224(2) could not be complied with in any case. That was the 90 days mandate and mandate was not complied with. The Judges in the later part of the judgement say on page 101, they say :

The Constittion in passing gives you rise to the question under reference is the result of non-observance of the time schedule prescribed in

Article 48(5) that the President dissolves National Assembly is required in his discretion to appoint a date not later 90 days from the date of dissolution for holding General Elections to the Assembly.

Now they fall back upon the same Article on whcih Mr. Khalid Anwar had fallen back two days back Article 254.

آپ نے refer کیا تھا۔

Mr. Chairman: Right.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Article 354 of the Constitution provides as under :

When any act or thing is required by the Constitution to be done within a particular period and it is not done within that period, the doing of the act or thing shall not be invalid or otherwise ineffective by reasons only that it was not done within that period.

Now Mr. Chairman, in the later part from page 101 to 102 the learned Judges have sorted out all those Articles where the word "shall " has been used and time schedule or some mandatory duty has been prescribed and then they say that in all these Articles the mandated duty cannot be ignored, it has to be performed in the manner and with the spirit which is desired by the Constitution and it is only in extraordinary circumstances that 254 can be employed into service for the purpsoe of during an act beyond the period prescribed. They further on comment as under:

It has to be understood very clearly that no Constitutional provision is to be disregarded after giving the list of Constitutional provisions that non-performance of the duty within the period prescribed amounts to breach and

violation of the Constitution to be taken note of satisfactorily explained and suitably dealt with that is minimum possible delay that should be allowed to take place. This provision (Article 254) is in accordance with the general law and the principles governing the interpretation of legal and Constitutional documents where the provision of the Constitution or Statute relates to the performance of the public duty and where the invalidation of the acts done in neglect, serious general inconvenience or injustice to persons who have no control over those entrusted with the duty. We have no control. Bills have not been placed here. We are not incharge of the Orders of the Day. We do not insert the Bills on the Orders of the Day. We are Senators, we demand the right to discuss those bills, they must be placed here, we are public representatives, we have been elected by the public and we are here only for the purpose of legislation. The main purpose of any House is the job of legislation and we are being deprived of that job and giving our opinion and debating on those bills because the bills have not been brought at proper time in the House. We have no control on those duties.

Or injustice to person who have control over those entrusted with duty without promoting their essential aims and objects of the makers thereof such prescriptions are generally understood to be directed omenly. The neglect of their may be penal but it does not affect the validity of the act done in this regard or bill. This is what in express words Article 254 accomplishes. This provision envisages delay in performance of duty or during of mandated act but they make allowance for the bill 'A' without defeating the action or the performance of duty. So far so good sir. Mr. Chairman, this is a direct authority on 90 days. So three provisions have been considered....

90 days is not mandatory, it یہ ہوا کہ affect تو اس کا ، جناب چیئرمین

if we come تو تب کریں گے invoke اسے can be cured under Article 254 but again if I take the argument that you کہ راستے میں جو رکاوٹ ہے to the conclusion advanced in the first instance کہ جی یہ 90 days کا جو period لکھا گیا ہے یہ تو لکھا گیا ہے اور یہ نہیں لکھا ہوا کہ جی آپ بل واپس کردیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سو دن کے بعد بھی ہو جائے تو ٹھیک ہے ۔ The problem will only arise if the National Assembly passes a Resolution asking to go into a Joint Sitting. اور وہ بھی رکاوٹ نہیں ہوگا until the President calls a session.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: If the President is acting...,

ابھی اس بات پر آؤں گا ۔ عرض کروں گا۔ میرا عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نوے دن گزرنے میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب چیئرمین ' سینیٹرز کی کوئی غلطی نہیں ہے ' اس ہاؤس کی کوئی غلطی نہیں ہے ۔ سارے بیٹھے ہوئے ہیں ' بل لائیے آپ ' ہم debate کریں گے ' پاس کریں یا reject کریں ' کچھ بھی کریں' the bill should be here.

جناب چیئرمین۔نہیں وہ کہتے ہیں کہ جی صدارتی خطاب آپ نے رکھا ہوا تھا ۔ اس کی موجودگی میں ہم کیا کریں ۔ وہ کہتے ہیں کہ نو مہینے سے صدارتی خطاب چل رہا ہے ۔ وہ کیا کریں ' how do you bring up to this issue.

جناب آفتاب احمد شیخ۔آپ rules suspend کریں۔

Mr. Chairman: No, I am just trying to give you their point of view.

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب ہم ایک سو ایک طریقے سے کر سکتے ہیں ۔ آج میں نے ایک اور بل کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا وہ بھی سینٹ سے پاس نہیں ہوا اور واپس نیشنل اسمبلی میں بھیج دیا ۔ میں حیران ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ at the moment 115 is being

Surplusage - کہ جی اگر نوے دن گزر گئے ہیں تو بل واپس بھیج دو interpreted that way والی بات ابھی -----

میاں محمد یٰسین خان وٹو - اس بحث کے بعد آپ جو guidelines lay down کریں گے ' ان کے مطابق دیکھ لیا جائے گا - وہ میرا خیال ہے کہ نہیں بھیجا گیا ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ- میری عرض صرف یہ ہے جناب والا ' کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے ایکٹ پر on which we had no control, we have been punished. No.2, 90 days period is not mandatory and 254 can be usefully employed. Then thirdly Mr.Chairman, میں اس میں آپ کے سامنے ایک کیس اور ریفر کر رہا ہوں- یہ فیڈریشن آف پاکستان ورسیز محمد سیف اللہ خان -یہاں آرٹیکل 48 sub Artical (5) was under discussion.

جناب چیئرمین - ریفرنس کیا ہے جی -

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب یہ ہے 1989 سپریم کورٹ - میں ابھی عرض کرتا ہوں - یہ ہے جی 166 -یہاں پر تو وہی 90 Days کا سوال تھا اور 90 days کے اس سوال کو میں ابھی عرض کر رہا ہوں - اس کو deal کیا گیا ہے - اس میں بھی وہ provision کا ذکر ہوا ہے مسٹر چیئرمین !میں relevant document ڈھونڈ کر اس میں سے دے دوں گا -میں نے دیکھا تھا اس کے اندر -تو یہ دو کیسیز ہیں ڈائریکٹلی 254 پر -

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب یہ تو اس صورت کی situation ہے- جناب چیئرمین !جب میں یہ کہوں آپ کے سامنے کہ

90 days are totally mandatory and there shall be no deviation from that time frame fixed by the Constitution. Now my humble submission is that yet there is another way open, yet another submission of mine is worthy of consideration because after providing the time limit of 90 days non-compliance has not been visited with any penality

جناب چیئرمین - نہیں Before you com to that جو سوالات آ رہے ہیں - آپ کا کہنا ہے جی کہ This Bill should have come on the Agenda. It has said کہ بھائی ایک ان کی Argument یہ ہے کہ جی یہ تو barred تھا ہم President's Address discuss کر رہے تھے ہم کیسے لاتے - ٹھیک ہے جی دوسرا یہ ہے کہ suppose it is brought on the agenda and we have three bills on the agenda of the Senate پہلا بل ہی تین مہینے سے جاتا ہے 'دوسرے کی باری ہی نہیں آتی پھر کیا ہو گا؟

جناب آفتاب احمد شیخ - میں عرض کر رہا ہوں جناب!

جناب چیئرمین - اگر ایجنڈے پر آ گیا ہے - لیکن پہلا بل بہت اہم ہے نہیں باری آتی لمبا ہو گیا ہے پھر کیا ہو گا؟

جناب آفتاب احمد شیخ - میں وہی عرض کرتا ہوں -

جناب چیئرمین - جی -

میاں رضا ربانی - چیئرمین صاحب! I am sorry to interrupt you آپ کے ایک سوال کا جواب ہے-

جناب چیئرمین - جی جی -

Mian Raza Rabbani: That their argument that since the Presidential Address is pending therefore they could not had brought legislation. I would kindly draw your attention to Rule 33, sub Rule (2), "The discussion on the President's Address may be postponed in favour of a Government Bill or other Government Business on a Motion being made that the discussion on the Address be adjourned to a subsequent day to be appointed by the Chair. The Chairman shall forthwith put the question, no amendment or debate being allowed." So that argument is stopped in its tracks by Rule 33, sub Rule (2) which says that when even during the pendency of a Presidential debate , Government Business can be

taken up if the Government makes efforts to that affect that we want to discuss a bill and therefore the debate may be adjourned to another date.

Mr. Chairman: Now this will give rise to another question. Article 70 is applicable to both Government bills and Private bills. Supposing there is a Private Member's bill which has been passed by the National Assembly and which has come to the Senate

اور وہ 90 دن پاس نہیں ہوتا because of this تو اس کا کیا ہوگا ؛ اصول تو وہ ہی ہو گیا۔ اس کا کیا ہو گا۔

Mian Raza Rabbani: That would be another point which would be a handicap in terms of the Private Members' Business.

جناب چیئرمین۔ نہیں مگر دیکھیں اصول 70 دونوں پر لاگو ہو گا۔ that any bill

تو اس پر پرائیوٹ ممبرز passed by the National Assembly, if it has come to the Senate بل ہے یا گورنمنٹ بل ہے اصول وہ ہی لاگو ہو گا جو آرٹیکل 70 کا ہے۔

میاں رضا ربانی ۔ جناب دیکھیں یہاں پر اور جو پرائیویٹ ممبرز بل آئے گا وہاں سے

that, I think Safdar is correct , I will just check on that and get back to you tomorrow, but that in any case would then become a Government bill because it would be moved here by the Government.

Mr.Chairman: No, that will be moved by another private member.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب یہاں سے پاس ہو کر دو بل نیشنل اسمبلی ----

Mian Raza Rabbani: I piloted those bills here, sir.

آپ کا بل میں نے پائلٹ کیا تھا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ آپ نے یہاں پاس کیا ہے ۔نیشنل اسمبلی میں تو نہیں

پیش کیا۔

میاں رضا ربانی ۔ نہیں جناب میں نے پیش کیے تھے ۔

Mr.Chairman: Raza this is just to understand.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful to Bhinder Sahib.

I piloted that ایک بھنڈر صاحب کی amendment تھی جو یہاں سے پاس ہوئی تھی amendment in the National Assembly.

جناب چیئرمین ۔ بہر حال رضا صاحب کل جواب دے دیں۔ رضا صاحب' پہلے جواب دے دیں اصول ایک ہی لگے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں ' نہیں' میں تو وہ بات کر رہا ہوں ۔ مجھے پتہ تھا آپ یہاں پر پھنسیں گے۔ آپ میری بات سن لیں جو بات میں کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am wholly and solely whether it is a government bill or it is a private member bill, I am relying on my submission to say that the provisions of fixing 90 days firstly should be 90 working days. It should be read as 90 working days, No.1. No.2. If within 90 working days the bill is not passed and it is passed after 90 working days , in that event the bill is not invalidated then we can press 54 into service and I will refer you sir, to Corpse Jurist Scandem, this 82nd volume and the heading is 378. Some of the lines that I want to read sir.

بیاسی volume ہے اور 379 heading ہے۔

The mandatory or directory character of statute conferring power on public bodies or officers is discussed in so and so and so and so. Then they say statutory provisions fixing the time for perfomance of an act --

جناب چیئرمین! مہربانی کرکے آپ ذرا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ Indian Constitution کہتا ہے کہ for the purpose of interpreting Indian Constitution , General Clauses Act can be taken into aid. Whereas we do not see such aid available in our Constitution. So, if something is to be interpreted, we have to go into general principles of the interpretation of statute or the normal ordinary meanings of the words as deduced from dictionary. So, a statutory meaning fixing the time for performance of an act may be either mandatory or directory in accordance with the legislative intent.

جناب والا! میں پھر عرض کروں گا توجہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ میں سن رہا ہوں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: A statutory provision, fixing the time for performance of an act may either be mandatory or directory in accordance with the legislative intent and will ordinarily be held directory when there are no negative words restraining the doing of the act of the time specified and no penalties imposed for delay. On the other hand, a statutory provision with respect to the time of performance performing an act are to be taken as mandatory where consequences attached to the failure to comply and where the act is performed concerns vested rights, procedure or other similar matters. Such act in position of a lien on land the statute is generally mandatory.

Now, in 1988, Supreme Court , I have just read it to you sir, that where the performance of public duty on which we have no control and if that performance fails and we are the sufferers of an act over which we have no control, that will be termed as directory and not mandatory and the second argument is that Article 70 does not provide any punishment and the third argument is that the Article 70 does not imply, the word "imply" is not in

negative terms. Sir, on these three basis, I am making submission that whether it is a private bill or whether it is a Government bill, for every bill the *terminus a quo,* the point of no return, is the point if the President has summoned the Assembly.

جناب چیئرمین: نہیں یہ distinction آپ کیوں کر رہے ہیں۔ اس کو سپورٹ بھی کریں کہ جی جب صدر بلالیں پھر ہمارا کام رک جاتا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ: اب پہلے تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہمارے Article کیا کہتا ہے۔ جناب والا! پہلے Constitution میں sub-Article (3) of Article 70 پڑھ لیں۔ 70(2)

"If a Bill transmitted to a House under clause (1) is rejected or is not passed within 90 days of its receipt or is passed with amendment, the Bill, at the request of the House in which it originated, shall be considered in a joint sitting."

Sir, that does not come very much in our way. There is further more three, sir. If a request is made, under clause (2); the President shall summon a joint sitting.

ہمارے پاس بڑے harsh الفاظ ہیں۔ ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، جبکہ اس کے Article 108 ہے جو comparative provision ہے Indian Constitution کا۔ اس کے الفاظ بڑے mild ہیں۔ میں ابھی اس پر بھی عرض کرتا ہوں۔ اس میں limit بھی چھ مہینے کی ہے۔ یہاں پر 90 دن ہیں۔ And if the Bill is passed in the joint sitting and so on.

Now, I take you, sir, to the Indian Constitution. Article 108; "If after a Bill has been passed by one House and transmitted to the other House -

(a) the Bill is rejected by the other House; or

(b) the Houses have finally disagreed as to the amendments to be made in the Bill; or

(c) more than six months elapsed from the date of the reception of

the Bill by the other House without the Bill being passed by it.

the President may, unless the Bill has lapsed by reason of a dissolution of the House of the people, notify to the House by message if they are sitting or by public notification if they are not sitting, his intention to summon them to meet in a joint sitting for the purpose of deliberating and voting on the bill:

Provided that nothing in this clause shall apply to a Money Bill."

Then sub-Article (2); "In reckoning any such period of six months, as is referredto in Clause (1), no account shall be taken of any period during which the House referred to in sub-clause (c) of that clause ,is prorogued or adjourned for more than four consecutive days."

یہ نہیں count ہوگا چھ مہینے میں۔ چھ مہینے بھی دے دیں اس کی counting کا طریقہ یہ بتا رہے ہیں۔ اب اس پر جو اس کی commentary ہے' میں جو بات آپ سے کہہ رہا ہوں کہ جب تک کہ summon نہ کیا جائے۔

اب اس میں جناب والا! جو provisions Government of India Act سے لے کر Government of India کا parallel Section ہے 31۔

"If after a Bill has been passed by one Chamber and transmitted to the other Chamber, the Bill is rejected by the other Chamber or the Chambers have finally disagreed as to the amendments to be made in the Bill."

آپ دیکھیں اس کی language وہی ہے جو Indian Constitution کی ہے۔

"Or more than six months elapsed from date of the reception of the Bill by the other Chamber without a Bill being presented to the Governor General for Assembly , notify to the Chamber by message , if there are sittings or by public notifications if there are no sittings, his intention to summon them to meet in a joint sitting for the purpose of deliberating and voting on the Bill,

اس کے بعد بہت لمبا آرٹیکل ہے۔ جناب آرٹیکل 31۔

جناب چیئرمین۔ لگتا یہ ہے کہ یہ idea وہیں سے آیا ہے ۔ I think , this idea , in the Pakistan Constitution has been borrowed from the Government of India Act and the Indian Constitution وہیں سے یہ چیز آئی ہے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, Government of India Act and Indian Constitution both are on the same lines. We have adopted it entirely on different lines.

جناب چیئرمین۔ میرا مطلب ہے کہ basic idea وہاں سے آیا ہے we have modified it.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! جو کچھ آپ فرما رہے ہیں صحیح فرما رہے ہیں ۔ جناب والا! اب اس کے interpretation پر آئیں۔ میں آپ کو اب آسٹریلین Constitution کا حوالہ دوں گا۔ یہ بالکل انہی terms پر ہے۔ اس کے بعد کینیڈا سیکشن 55 ہے ۔ میں آپ کو یہ کتاب بھی پیش کر دوں گا اور آپ اس کو دیکھ لینا۔

جناب چیئرمین۔ یہ کونسی کتاب ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! یہ ہے Basso's commentry on the Constitution of India اس کا page 667 ہے اور آئر کا آرٹیکل 23 اور 24 ہے۔ اس نے سب کے آرٹیکلز reproduce کئے ہیں ۔ اس کے بعد Fourth French Republic اس کے بھی انہوں نے سارے کے سارے provisions دیئے ہیں۔ اس کے بعد جاپان وغیرہ کا بھی ہے۔ اب میں اس کی commentry پر آتا ہوں ۔

Whether the receiving House may pass the Bill after the lapse of 6 months after reception, sub-clause 3 of Article 181 is only enabling provision

اب enabling provisions کے متعلق میرے پاس کوئی پانچ یا چھ ڈکشنریوں کا فوٹو سٹیٹ ہے کہ what is the meaning of an enabling provision.

جناب چیئرمین۔ نہیں it is very clear.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It is only enabling provision; to empowering the President to take a step for resolving a deadlock between the two Houses. It does not disable the receiving House to pass a Bill after a lapse of 6 months.

جناب چیئرمین - خالد صاحب یہ دیکھیں This is important. کہ that enabling provision does not prevent the House from passing the Bill even after 6 six months یعنی انڈین آئین میں The corresponding provision is 6 months تو اس نے کہا ہے کہ یہ ایک enabling provision ہے which means کہ ہو سکتا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب والا ! میں آپ کو شروع دن سے یہ کہہ رہا ہوں کہ we can pass it.

جناب چیئرمین - نہیں ' اس وقت جو دقت ہے وہ resolve ابھی نہیں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ اب آپ کی ایک argument یہ ہے کہ یہ mandatory نہیں ہے directory ہے ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ time run بھی نہیں کرتا ' working days لمبے ہیں ' سب کچھ ہے ۔ اب یہ ہے کہ ایک دوسرے ہاؤس نے resolution پاس کر دیا ہے اور ہم نے under 115 جو اس وقت رول کی provision ہے' اس کے تحت ان کو بھیج دیا ہے ۔انہوں نے resolution کر دیا ہے ۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ باوجود اس کے untill the President call ہمیں ذرا آپ اس پر help کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ - میں جناب والا! اسی پر عرض کر رہا ہوں لیکن میں یہاں پھر اس کو remind کراؤں گا ' اس سائیڈ پر جو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس سینٹ کو meaningful آپ نے بنایا ہے ۔ میں نے کہا کہ 87 ممبرز آپ لوگوں نے کئے ہیں ۔

جناب چیئرمین - انہوں نے نہیں کیا ضیاء الحق صاحب نے کیا تھا۔

جناب آفتاب احمد شیخ - میں کہتا ہوں آئین کی ترمیم کے طریقے میں سینٹ کا meaningful کردار 2/3rd of the total membership وہ آپ نے کیا ہے۔ شروع میں یہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین- یہ Eighth Amendment میں ہوا ہے-

میاں محمد یٰسین خان وٹو- جناب والا ! اس وقت خالد انور صاحب نہیں تھے - میں اس وقت تھا-

جناب آفتاب احمد شیخ- میں کہتا ہوں کہ دیکھیئے اس سینٹ میں بل originate بھی ہو سکتا تھا - آرٹیکل 70 کا amendment اس سینٹ کو meaningful بنا گیا ہے - اب ہم یہاں بل originate کرتے ہیں اور introduce کرتے ہیں ورنہ پہلے سینٹ میں کچھ نہ تھا-

جناب چیئرمین- پہلے یہ تھا کہ 90 دن گزر جائیں اور سینٹ پاس نہ کرے تو it would have been deemed to have been passed بات ختم ہو گئی-

جناب آفتاب احمد شیخ- جناب والا! بل automatically پاس ہو جاتا تھا- اب آرٹیکل 70 جو meaningful amendments ہیں ' 239 میں جو meaningful amendments ہیں' آرٹیکل 59 میں جو meaningful amendments ہیں' اس سے آپ نے سینٹ کو کھڑا کیا ہے- میں آپ سے اپیل کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے وہ interpretation دیں جو فیڈریشن کی بہتری کے لئے ہو- جو فیڈریشن کو کھڑا کرے ' provincial autonomy کو hit نہ کرے-

جناب چیئرمین: اور سینٹ کو ایک meaningful role دے-

جناب آفتاب احمد شیخ: چاروں صوبوں کی برابر نمائندگی ہے اس میں -

جناب چیئرمین: دو سوال جو اس وقت میرے ذہن میں ہیں-

جناب آفتاب احمد شیخ: اب میں اس پر آتا ہوں-

Is only enabling provisions empowering the President to take a decision for resolving a deadlock between the two Houses, it does not disable the receiving House to pass a bill after the lapse of six months provided the bill has not lapsed by reason of resolution and the President has not already notified his intention to convene a Joint Session under Article ....

جناب چیئرمین: Sorry, اس کو دوبارہ پڑھیں -

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It dose not disable the receiving House.....

جناب چیئرمین : جی حاجی صاحب ذرا غور سے سنیں۔ جی فرمائیے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: صفحہ ۱۷۶ ہے '

it does not disable the receiving House to pass the bill after the lapse of six months provided the bill has not lapsed by reason of resolution or the President has not already,

جناب چیئرمین یہ ہے جس پر میں depend کر رہا تھا '

notified his intention to convene a Joint Session under Article 108. Has the President said that I am going to call the Joint Session?

جناب چیئرمین: دیکھیں! یہاں ایک دقت آ رہی ہے کہ Indian Constitution میں غالباً resolution of the original House کی بات نہیں ہے یعنی ہمارے intermediate step the bill is not passed within 90 days in the Senate then کہ یہ ہے Constitution میں there is an intermediate stage where the National Assembly passes a resolution. Based on that resolution, the President summons the Joint Sitting. Indian if the bill is not passed within six months, the President کہ یہ ہے Constitution میں directly can call a Joint Sitting . So intermediate step نہیں ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, whether resolution or through resolution, with us the wording "President shall", with them the wording "the President may", even if the request is made, the President does not 'may', my submission is, 'may' and 'shall', the ambit or limit, the terminus a quo is reached only when the President says, yes, I am calling the Joint Session on such and such date.

Mr. Chairman: So let us say, the National Assembly has a passed

resolution asking for eight bills to be considered and before it is actually convened, the bills are either passed or rejected or not amended whatever

تو پھر کیا ہو گا۔ تین رہ جاتے ہیں اور پانچ پاس ہو جاتے ہیں تو صرف تین جائیں گے کیا؟

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب میری عرض یہ ہے کہ if they really mean business اور جو کردار انہوں نے سینٹ کو دیا ہے اور اس کردار کو مزید up lift کرنا چاہتے ہیں تو ضروری نہیں کہ President summon کرے لیکن conveyed intention کے ساتھ we are considering the bill there, we do not want to defeat the federation.

Mr. Chairman: So what happens to the resolution of the National Assembly?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: So what. The resolution has to be acted upon by the President.

جناب چیئرمین: نہیں what you mean is کہ resolution ہو گئی لیکن request نہیں ہوئی President کو ابھی۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میں مان رہا ہوں آپ کی بات۔ اس میں بھی word "shall" استعمال کیا گیا ہے۔ اگر shall کے ساتھ کوئی consequences attach نہیں ہیں---

جناب چیئرمین: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ جی resolution ہو گئی ہے لیکن request is not yet been conveyed to the President اور جب تک یہ نہیں ہوتی ' اس وقت تک ہم کر سکتے ہیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: No date has been fixed. We are still within that limit, they can bring the bills on the Order of the Day and we can start deliberation on those bills.

Mr. Chairman: The other question which in my mind was Intention of the 90 - کہ جی تین بل ایجنڈے پر آ جاتے ہیں۔ پہلے ہی تین مہینے ہو جاتے ہیں

obviously there is a purpose کہ days is تو-----

جناب آفتاب احمد شیخ : یہ تو بڑا fine question ہے sir, we cannot dissolve

limit سے these, main thing is, whether the bill should come here now or not. قائم

بچ جائیں جناب آپ۔ 254 کہیں کہیں استعمال کر لیں گے لیکن

the fact that there is a resolution of the National Assembly, the fact that so far the President of Pakistan has not summoned the Joint Session, we have got the breathing period, I will request the other side of the House to avail of that period.

جناب چیئرمین : اچھا یہ بتائیں کہ اس وقت rules کی جو position ہے آپ کی argument مانی جائے تو

you are saying that Rule 115 stabling beyond the Constitution, we ignore it.

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب رول ۱۱۵ میں اس لیے surplusage ہے کہ Article 70 سے ہٹ کے ہے۔ خواہ مخواہ اس نے کہا کہ بل واپس چلا جائیگا۔ یہ National Assembly کیوں نہیں کہہ رہی ہے۔ ان کے بھی rules ہیں۔ جناب میری عرض یہ ہے کہ

on all the four corners we are still within time and I am grateful to you sir, therefore I have moved this Privilege Motion and I have said my privilege has been breached because I want to take part in the discussion, contribute my own humble submissions, whatever I know in with regard to these Bills.....

جناب چیئرمین : یہ جب آپ نے بات کی ہے enabling والی یہی صفحہ نمبر 526 of Carl and Shunker نے بات کی ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ

However this is only an enabling provision and there have been instances

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب میں نے نشان لگایا ہوا ہے اس پر۔

if more than six months lapse from....

Mian Raza Rabbani : The Article itself states, if you see Article 108 which is the corresponding article 270 overhere , that in itself states that this

is an enabling position.

جناب چیئرمین : کیا اس میں لکھا ہے کہ چھ مہینے کے بعد بھی پاس ہو سکتا ہے۔

میاں رضا ربانی : جی جناب اس میں

if you like tomorrow I can give you cases on that also where verious state highcourts have held that even after there have two or three cases, if I recall, in which the state legislator have passed act after six months. In that they have held that yes, it can be. And, here infact, if you see six months period in Article 108, is to be calculated in a very different style. They say that anywhere where there is more than four days of recess that period is not to be counted.

جناب چیئرمین : لیکن یہاں پر بنیادی سوال یہ ہے کہ

After the lapse of ninty days here and six months, is the House disable from pursuing that legislation? That is the question.

میاں رضا ربانی : جناب آپ نے کیونکہ enabling کا کہا تھا تو اس لئے میں نے یہ کہا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری submission پہلے دن سے یہ ہے کہ جب تک صدر پاکستان joint sitting call نہیں کر لیتے we are within that fiscal and we can bring the Bill on the floor ۔ اب آپ نے حوالہ دیا ہے 526 page کا کارل کا ' میں اس کو mark کیا ہوا ہے۔

"If more than six months elapse from the date of receipt of the Bill by the other House, without the Bill being passed by, the President may also summon the joint sitting of the two Houses, However, this is on the enabling provision and there have been instances the Bill passed by Rajhya Sabha and laid on the table and was passed by Lok Sabha after expiry of six months from the date of the receipt of the Bill in Lok Sabha or even elapse or the dissolution of the Lok Sabha

نیچے بلوں کے نام دیے ہو ئے ہیں جو بل پاس ہوئے ہیں اگر آپ ملاحظہ فرمائیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں President کے لیے shall کے لفظ استعمال ہوئے ہیں کہ اگر قرار داد پاس کر دی ہے President shall summon the Joint sitting اور یہاں جو President کے لیے الفاظ ہیں President may ۔ Shall یا May دونوں الفاظ اپنی جگہ پر موجود ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ shall کی force زیادہ ہے' mandatory ہے' مانتا ہوں اس بات کو لیکن so long as that power is not exercised, we can still breath and we can still consider the Bill here on the floor of this House تو میری finally submission یہ ہے جناب چیئرمین! کہ we are still within our limits and powers if we bring the Bill on the Order of the Day, if we consider the Bill and better sense should prevail on everybody I say.

Sir, I will beseech, I will request, I will pray to everybody to look to the interests of the Senate, to look to the interests of the Upper House. This is the Upper House reprersentative of the federation, where equal representation has been granted to all the four provinces. Now if on the point of our party differences, on the point of our own bickering, on the point of our own political motive, if we do not allow the institution to work, to perform its part, if we do not rise looking to the situation that is facing us.....

جناب چیئرمین : اگر scheme of federation دیکھی جائے even if the Bill is rejected by the Senate even then the Government has the option of taking it to a Joint sitting. So why to stop it at this stage?

جناب آفتاب احمد شیخ : صرف اس لیے جناب والا! میں نے Privilege Motion move کیا۔ یہ میرا privilege ہے as Senator اور میں نے ان کو اس لیے اپیل کی کہ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان اداروں کو meaningful role دیا ہے۔ اس لیے مہربانی کرکے

اس کو coolly consider کریں کہ سینٹ کا اتنا importnat کردار ہے یہ بل دوبارہ یہاں آنے چاہئیں اور Order of the Day پر لگنے چاہئیں۔

Mr. Chairman: O.K. Thank you.

جناب رضا ربانی صاحب، مجھے جو problem تنگ کر رہا ہے ایک تو یہ ہے کہ let us say it comes on the agenda یعنی It makes sense, Bill should come on the agenda ۔ اب ایجنڈے پر آ بھی جاتا ہے لیکن for some reasons, consider نہیں ہوتا۔ Either there is some heavy legislation جو چار مہینے لے جاتی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب میں نے آپ کے سارے points لکھ لئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ہاں جی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, my difficulty is two-fold. One I asked Aftab and he said he would be good for the day. Secondly, some of the points of Aftab and mine are common. So, I would just like tonight to re-arrange myself and I will be ready then.

جناب چیئرمین۔ جو common points ہیں ان کو stress کرنے کی ضرورت نہیں you can say کہ you support them جو problem areas ہیں۔

Mian Raza Rabbani: I will just touch on those.

جناب چیئرمین۔ جو problem areas ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک دفعہ as said bill ایجنڈے پر آ گیا پھر بھی pass نہیں ہوتا۔ So, considering the fact that the objective is کہ جی speedy legislation ہو اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے what do we do? یعنی ایک ان کی argument ہے کہ جی 90 working days ہوں، اس طرح تو پورا سال لگ جائے گا۔ یہ enabling provision ہے which means کہ جی--- اور Constitution میں بھی کوئی یہ نہیں لکھا ہے کہ واپس جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ بل یہاں آ جائے، ۱۰۰ دن میں pass ہو جائے، ڈیڑھ سو دن میں pass ہو جائے پھر بھی ہو سکتا ہے۔ The other thing is کہ جی ڈیڑھ سو

دن ہو گئے تو joint sitting کی resolution from the National Assembly آ جاتی ہے actually convene تک جب کہ ہے کہنا کا ان اب تو which means, they want to push it نہیں ہو جاتا

we still have this privilege of looking into that legislation and we should also keep in mind that this applies both ways. There may be a law passed by the Senate going to the National Assembly and then there is a divergence between the rules of the National Assembly which are more in consonance with the Constitution. The other problem I am facing is, OK

ان کی بات مان بھی لی جائے۔ What do we do with Rule 115, can I say کہ غلط ہے Do and keep the Bill still ہے غلط کہ we as the Senate have that power to say کہ pending or do we require some work to be done in the National Assembly واپس بھیج دیں، ہمیں کہیں کہ غلط چلا گیا ہے، واپس بھیج دو، تو اس میں کیا کرنا ہے تو یہ issues ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Yes, sir.

Mr. Chairman: O.K.

جی باقی پھر کل کریں۔

Mian Raza Rabbani: No, Sir. Matta Sahib is ready.

جناب چیئرمین۔ جی مٹہ صاحب، please، جی مٹہ صاحب۔

(interruption)

جناب چیئرمین۔ اگر agreement ہو گئی ہے تو پھر کر دیں۔

Mian Raza Rabbani: No, sir, there is no agreement on that.

نہیں، نہیں، جناب آج جو سینٹ کا وہاں پر matter آپ کے سامنے ہے۔ جناب جو understanding آپ کے سامنے reach ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، وہ بھی کر لیتا ہوں۔ اعتزاز صاحب سے کوئی بات ہوئی ہے، اعتزاز صاحب جی کیا فیصلہ ہوا ہے؟

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب اس وقت تو آپ نے کہا تھا کہ دو، تین دن اس پر comprehensive discussion کریں گے تو پھر وہ لے لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ میں چاہ رہا ہوں کہ اگر اعتزاز صاحب کی کوئی بات ہوئی ہے تو پتا لگے کہ کیا بات ہوئی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب آج یہ چلنے دیں basic decision وہ چوہدری----------

جناب چیئرمین۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے I just want to know کہ اعتزاز صاحب کی کیا understanding ہوئی ہے، اس پر کوئی ہوئی ہے؟

چوہدری اعتزاز احسن۔ اگر کوئی اس وقت تیار ہے کیونکہ یہ--------

جناب چیئرمین۔ میں مٹہ صاحب کی بات سن لیتا ہوں۔ آپ in the meantime کر لیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اگر کوئی اس پر تقریر کرنے کو تیار ہے تو اس پر ابھی تقریریں ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ابھی مٹہ صاحب اس پر بات کریں گے on this issue۔ جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے on point of order اجازت نہیں دے رہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ نہیں پہلے مٹہ صاحب کی بات سن لیں on this issue۔ نہیں اس کے بعد ہو گی۔ مٹہ صاحب کی بات سن لیں پھر بات کرتے ہیں۔ جی۔ مٹہ صاحب کی بات conclude کر لیں۔ ساروں کے point of order سنوں گا۔ آج بڑا time ہے سوا سات بجے ہیں۔ I sit here till 9 o' clock, if you like, don't worry جی مٹہ صاحب۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Thank you very much, Sir for allowing me to speak on this subject. As you have been very well educated on the legal aspect of this matter, I will only touch upon just briefly and not waste much of your time.

Sir, the Constitution is, as I understand, it in not a way of an expert lawyer but a citizen of this country, it says in Article 70, "A Bill with respect to any matter in the Federal Legislative List or in the Concurrent Legislative List may originate in either House and shall, if it is passed by the House in which it originated, be transmitted to the other House; and if the Bill is passed without amendment, by the other House also, it shall be presented to the President for assent". Then in sub-Article (2) it says, "If a Bill transmitted to a House under Clause (1) is rejected or is not passed within ninty days of its receipt", now I will stop at the word 'receipt'. We have to determine, sir, what exactly a receipt by the House will mean. Then it is for you to determine whether when a Bill passed in the National Assembly is transmitted to the Secretariat of the Senate. Can we take it to have been received in the House of the Senate or not? That is the first vital point.

According to my interpretation, as a citizen but not as an expert lawyer, I would say that a receipt will be only a formal receipt in the House when it will be tabled. So you know that as Senators we may discuss any matter privately and publicly. But we sit as a Senate only when we are formally convened either by the President or by yourself. Because the Constitution and the Rules lay down certain procedures and you, being eminent jurist and I recall something which I had learnt long ago that Law being both in substance and form. There may be substance in Law but if the Form is not there , it is vitiated and if there is

only Form in Law and no substance then again it is vitiated. So in this case we cannot trifle with such a big House which constitutes a chamber of bi-cameral legislature of this country. We cannot trifle with its right only in a perfunctary way.

According to me sir, a receipt in the House would be when a formally convened, Senate will receive a Bill in this House according to the laid down procedure. So at least in case of six Bills for which the honourable Assembly has passed a Resolution about, that they should be presented to a Joint Session, at least six of them were never received in this House. Therefore, with regard to those six Bills , the whole discussion will be futile because those Bills have not been received in this House but if you would , in your wisdom , put another interpretation on receipt of a Bill within the House then I cannot say anything on this.

My second submission to you, which I think is more essential than these fine points of Law which we are discussing is that in this country, in the state of Pakistan we have a bi-cameral legislature. We have two Houses of Parliament, two Houses of Parliament means that the wisdom or the opinion of both the Houses of Parliament may be available in certain matters which includes and essentially includes the matter of legislation. So, sir, when any legislation is presented before one House , the intention of the Constitution is that the other House must also contribute its opinion to it. But if a legislation is not even tabled, when it is not at all received in the Upper Chamber , how can it contribute its opinion or its wisdom or other wise to that Bill. It cannot participate in the legislation of that Bill. So would you kindly then inform me what would be the rationale in the essence of having a bi-cameral legislation.

Now I come to the more essential point. We have to read this Constitution in relation to the structure of the state. In this country we put emphasis on federalism, on federation. In the very first line of the Constitution, the very first definition of Pakistan says, "Pakistan shall be a Federal Republic to be known as Islamic Republic of Pakistan". Now the sense is federal, why is it federal? because in Pakistan we have, even in those days sir I recall, I have read , "The History of Separation - the genesis of Pakistan", and you would recall sir, that in the beginning it were those people who wanted to create Pakistan as an entity, they were the people who laid emphasis on giving more rights to the Provinces. Now when this entity came into being and it went to certain experimentation it was considered best by the founding fathers of this Constitution that in Pakistan we cannot proceed, we cannot exist, we cannot progress until we have a true federation in this country. Therefore, the federal principle was given as an umbrella to the state and it said that Pakistan shall be a Federal Republic. So that Federal Republic would bring, federation would bring that the provinces have a ' say ' in the matters of state and in the matters of the destiny of the country. Now in this structure that ' say ' is ensured through the entity of this Senate because you realize that in the Senate the Provinces have an equal representation and an equal representation assures a certian modicum of equality to all Provinces. So if you would give the authority to the Assembly , only then you will deny the principle of federation to all the provinces of Pakistan.

Now, sir could I have your indulgence....

Mr.Chairman: Raza Sahib, Matta Sahib is getting disturbed.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, now according to what I stated before you up to now, if you proceed in this matter then you would be denying the principle of federation to all the provinces of this country i.e. the principle of or a modicum of a quantum of equality in the affairs of the state, in deciding the affairs of the state but particularly essential point that I want to bring to your notice sharply is that in the particular conditions of this country, where one province of the whole country is larger in population than the population of all the rest of the three provinces , then in that case sir, it will be the negation of the rights of the smaller provinces. First , I said if the provinces were so balanced that one province will not prepondarate on all the other three provinces to get in then even then it would have been the denial of the federal principle. But in this particular country where one province i.e. Province of Punjab is larger then all the rest of the three provinces put together and if you interpret the Constitution in this way , as our leading lights, my friend who is the Senator, whom this august body has sent to be the Law Minister there, if he closes his very learned eyes to this principle, he may score a point but he will be leading us to the path of destruction of the constitutional structure of this country.

Now, I say if in this country , you go on this principle that the Assembly will pass a Bill and if it is not passed in 90 days by the Senate, it will go back by a resolution to the Assembly. It will mean a dictatorship of the Province of Punjab. Would you sir, think, that will it accommodate the principle of the federation and do you think sir, that it will send a good and positive message to all the other three smaller provinces of this country? I say to it a big No.

I further say sir, that wise people learn from their experiences but there

are others who are encourageable and they don't learn. What I presented to you sir, has a background. It has a context, it has historical reality behind it and that historical reality all my friends know because there may have had occasions to receive the envoys of the dignitories or the Ministers from what is now called Bangladesh. How did Bangladesh separated from us? Because it had the feeling that it was not given its due and equal share in the affairs of the state. Now although at that time Bangladesh had less reasons for taking umbrage and a fence because it was a larger province. It had more population than the rest of Pakistan. East Pakistan was larger in population than West Pakistan but here what will it be if you uphold this principle sir, then every smaller province in this country, every citizen of Pakisan belonging to the smaller provinces of this country, will feel really strangulated. I yesterday used this word in context of the press but this will be even more severe strangulation because they will say that if we send our representatives to the National Assembly , they will be over ruled by the overwhelming majority of Punjab and if we send our representatives to the Senate to exercise some control over that brute majority then they will be by passed.

Now sir, you would kindly agree with me, I would request you to agree with me on this vital point that all Constitutions , however sacred they may be , they have no intrinsic sanctity except when they promote the purpose of the state for which they are devised . A Constitution is sacred because a constitution is considered to safeguard the interests of a state for which it is made.

Now, if a consititution is or is to be interpreted in a way which will mar the cardinal interests of a state then , either that constitution will not be

interpreted in that way . But if it is still interpreted in that way then I tell you sir without any reservations and without any compunction that we the people of smaller provinces will then can think, will consider whether we can co-exist with our senior brother under such a constitution which gives us no rights, which denies all the rights and and only gives obligations. Only gives us compulsions and only gives us deprivations. No sir, Rosso said sir, man was born free but he is everywhere in chains. Man doesn't want to be put in chains everywhere. So, if you will uphold according to the technical points of my very erudite and learned lawyer sitting here . Although he has been elected by the Senate. He has a sort of contempt for the Senate. When you raised that question with Mr. Aftab Sheikh he said it is the gift of Zia ul Haq. As if, it was something which is very wrong. I think Zia ul Haq committed many offences against this country . He was a dictator. He trampled the ex-constition under his foot not only did it, but said it so. But if any sensible thing he ever did was that to restore Senate to this country because he knew that this country cannot go ahead without a federal structure. So, now sir, having said all this, I would request you that you will put an interpretation on this whole matter which is conducive to the future interests of the state.

As far as the 90 days are concerned sir, it appears to me a joke to put such a short period on bills transmitted from the Assembly and passed. In this country where nothing moves sir, where nothing happens. Where the ministers come only as spectators as if they are watching a drama. How can you expect these efficient men to steer a bill within 90 days. It was their duty to bring this bill and I don't want to go into the rules but you know sir that the rules say that the government bills will be steered through this house by a federal minister .

They have failed in their duty and now for a failure which belongs to them they are penalising Senate and the principle of federation. It would have made some sense in our conditions if they had put 900 days instead of 90 days. If they still insist on this principle then I would ask the honourable law minister to put a zero with 90 and zero will not cost much because according to Sartaj Aziz it does not mean anything. So, you could say if in 900 days a bill is not returned then the National Assembly may pass a resolution. But this is just a diversion sir. Sir this is a serious matter that already the country is in a very crucial stage and some relief was provided to us by foreigners who took pity . Recently they gave an injection to the country by allowing certain loans and revising certain conditionalities attached to those loans. So, they should not miss opportunity and strive seriously to build the country. And to create a controversy everyday , to create a controversy from some issue which can be amicably resolved , this will lead this country to a condition every day from bad to worse.

You know, sir that the other day the court reprimanded the Attorney General. The court said that because of your incompetence our workload has increased. Everyday there is a quarrel. Every day there is an issue . Small issues are blown up out of proportion and made into wars. The prime minister is very fond of wars. I would say fight your wars but don't fight a war against the principle of federation. You have fought some wars against the principle of federation and lost them. You will also lose this war. I wish Zial ul Haq or his successors had been a little more large hearted and had given this Senate also the right of impeaching , at least , the prime minister then, we would have put my friend Nawaz Sharif before this House and we would have conducted an impeachment against him from which even the Senators in America would have

taken a lesson.

جناب چیئرمین: جی اور کوئی۔ جی ظفر صاحب فرمائیے۔ بشیر مٹہ صاحب کا لب لباب یہ ہے کہ in interpreting the Constitution, the concept of Federation must be kept in view. This is the important thing. جی جناب ظفر صاحب۔

Mr. Muhammad Zafar: Thank you very much, sir. Sir, today we are facing two different questions. One, essentially political and the other is legal or constitutional. Sir, I fully endorse the point of view expressed by my predecessor speakers here. Now, sir, I would only like to say a few words about the political aspect of the proposition.

First of all this green book which is the Constitution, which we hold as a very sacred book, which establishes the institutions of the country. Now, sir, this Constitution is not something which we have inherited from any alien powers. This is a Constitution which is framed and given to the country by the people of the country and while they were framing this Constitution, sir, they were facing reality on the ground and that reality was that there is a province which is more in population as compared to the three other provinces put together. Now, what has happened, sir, at that time when the Constitution was being framed, it was said that if there is a vote on the basis of the population then the Punjab will have more seats in the National Assembly as compared to the other three provinces put together, sir, and this is what it is. 115 seats from Punjab and 102 seats from the rest of the three provinces. Then the question was, it was said, this is hypothetical. The question was what happens if a party returns to power on the basis of all the seats from Punjab and has no other membership from any other three provinces, that will be a Government in power,

but that will not be a Government of Pakistan, that will be a Government of Punjab and that hypothetical question has come true, sir, today. Today, we have a Government of Pakistan which is the Government of Pakistan only because of a province. There is not a single minister from Balochistan in this Cabinet. Now, the number of members in the National Assembly from Balochistan, they are 11 sir, which is far less, far far less than the members from Punjab.

Now, this was contemplated, this was thought of, this was considered that this eventuality may one day come true that all the members from one province may form the Government. But this was then said that this is just a hypothetical question, but that hypothetical question being a reality today. Sir, now, to meet this critical situation, it was thought, this is a federation. In that second phase, the representation of the provinces should be on a parity. Equal members from the smaller provinces.

Now, sir, we are 19 from Balochistan and 11 in the National Assembly and Matta Sahib will you tell me what is the number of members of National Assembly from NWFP.

Mr. Chairman: 26 from NWFP.

Mr. Muhammad Zafar: 26 from NWFP. Now, sir, 26 from NWFP and 19 Senators and 115 sitting in the National Assembly from Punjab and 19 sitting in the Senate. Now, sir, this is a safeguard, this is a safeguard for the country. It is not a safeguard for the federation. This is a safeguard for the country. I am talking of the country. Country is Pakistan. This is safeguard for the people of Pakistan , for the citizens of Pakistan and it is not only to protect the federation. Federation is when all put together, they combine and become

one, it is just like a face, all put together, all fingers put together. If you mutilate one finger then the hand is broken. Sir, keep this federation intact.

اگر آج آپ نے اس کو توڑ دیا تو سارا بکھر جائے گا۔

And now sir, a heavy duty casts upon you. I am not going to the legal and constitutional side, a very heavy duty casts upon you today, may be it has never been so heavier on the Chair ever before, today you have to protect the Senate. If there is no Senate, there will be no country, no federation and everything will disappear in the air and it will be a complete mutiny.

Now sir, kindly see something why laws to be passed in this House, why laws to be introduced in this House, why to bring it before this House, it is only for the simple wisdom that any law which is being made in the National Assembly, if they pass as this resolution is , if it is passed only on the strength , on the majority of the members from Punjab, Punjab can decide the way to dictate how the people in the smaller provinces will live, that will be a dictatorship by means of law, that can not be allowed. Dictatorship by men we condemn, dictatorship by means of law we equally condemn and that law which through this process of dictatorship can never never be acceptable to the persons who are subjugated under that law and this is one principle sir, which you must uphold , protect other people living in other provinces. They are not provinces, they are not only the members, they are Pakistanis, you being the Chairman of Senate, as a Pakistani sir, this is your obligation, this is your duty to protect it. Thank you very much.

جناب چیئرمین۔ میں سب کی باتیں سن کر جاؤں گا ۔ اگر مجھے دس بجے تک بھی بیٹھنا پڑا تو بیٹھوں گا۔ میں وعدے پر قائم رہتا ہوں لیکن آپ نہیں رہتے ۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ! شکریہ ۔ میں آئینی پہلو پر نہیں جاؤں گا ۔ میں ویسے بھی قانونی آدمی نہیں ہوں۔ میں ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے اپنی بات ضرور کہوں گا ۔

جناب والا! جس طرح federation کی بات دوسرے دوستوں نے کی ہے یا آئینی یا legal باتیں دوسرے دوستوں نے کی ہیں ' میں ان کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب والا! میں تو شروع سے یہ بات کرتا چلا آ رہا ہوں کہ یہ ایک کثیر القومی ملک ہے اور اس حقیقت کو ہم تسلیم کریں نہ کریں ' یہ ایک federation ہے تو federation کے معنی بھی یہ ہیں کہ یہ ایک کثیرالقومی ملک ہے ۔ گو ہم اس کو نہیں مانتے ہیں اور الفاظ کا ہیر پھیر چلاتے ہیں لیکن حقیقت اپنی جگہ پر ہے ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ federation ہی ایک واحد طریقہ کار ہے جس پر عمل در آمد کر کے ہم اس ملک کو ایک خوبصورت ملک بنا سکتے ہیں اور federation کے سارے units کے لئے قابل قبول سوچ پیدا کر کے اس ملک کو خوشحال بنایا جا سکتا ہے ۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے ۔ ہمارا ماضی اس بات کا گواہ ہے اور ساری جد و جہد یہاں آکر منتج ہو جاتی ہے کہ اس ملک کو ایک federation کے طور پر چلانا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں جو زور آور لوگ ہیں ' جو حکمران طبقہ ہے وہ اس بات کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ یہاں vested interests والا ایک مخصوص حکمران ٹولہ بغیر کسی قربانی کے ' بغیر کسی جدوجہد کے ہمارے ملک پر مسلط ہے۔ وہ اس کو فیڈریشن کے طور پر چلانا نہیں چاہتا ہے۔ اس نے ہمیشہ اس کو unitary form بننے سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ وحدانی طرز حکومت پر چلانا چاہتے ہیں۔

ماضی کی حکومتوں کا یہ سلسلہ تو چلتا آ رہا ہے ' مارشل لاء کے دور میں بھی یہ ہوتا رہا ہے جس کو ہم غیر آئینی حکمران کہتے آرہے ہیں ' آمر کہتے آ رہے ہیں لیکن افسوس تو سب سے زیادہ اس بات کا ہوتا ہے کہ جو لوگ جمہوریت کے نام پر آتے ہیں اور جو جمہوریت کا دعویٰ کرتے ہیں ' جو فیڈریشن کا دعویٰ کرتے ہیں ' جو اس ملک کے چودہ کروڑ عوام کی مشکلات ' مصائب اور ان کی معاشی بدحالی کو دور کرنے اور اس کو خوشحال معاشرے کی طرف لے جانے کی باتیں کرتے ہیں۔ افسوس تو ان پر ہوتا ہے کہ وہ اپنی commitment federation کے حوالے سے ' جمہوریت کے حوالے سے ' جمہوری اداروں کے استحکام کے حوالے سے بھول جاتے ہیں ۔ وہ ان تمام چیزوں کو اقتدار میں آتے ہی بھول جاتے ہیں۔ وہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہاں پر فرد

واحد کی حکمرانی ہو۔ یہاں پر وحدانی طرز حکومت ہو۔ موجودہ حکومت سے ہمیں زبردست گلہ ہے کہ انہوں نے اس ملک کے عوام کو وحدانی طرز حکومت کی طرف لے جانے میں اور سب کا معاشی استحصال کرنے میں تمام پچھلی حکومتوں کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

آپ دیکھیں جناب ، جو سب سے زیادہ تکلیف دہ بات قومی وحدتوں کے لئے ہے خاص طور پر چھوٹی قومیتوں کے لئے وہ یہ ہے کہ حکمران ہمیشہ سینٹ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں اور وہ سینٹ کو ایسے سمجھتے ہیں جیسے وہ ان کے عزائم کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس لئے آپ دیکھ رہے ہیں کہ شریعت بل کے معاملے میں سینٹ کے بارے میں کیا رائے دی گئی گویا کہ سینٹ کوئی indirect body ہے ۔ اس کو حق پہنچتا ہے کہ اگر ایک بڑا ہاؤس کوئی چیز پاس کر دے تو اس کے راستے میں وہ رکاوٹ بن جائے۔

اس طرح کی اور بھی باتیں ہوئیں۔ ریفرنڈم بھی ہو سکتا ہے اگر سینٹ ہمارے راستے میں رکاوٹ بن سکتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے اس ملک کے عوام کے سامنے کہ جناب ان کو دبایا بھی جا سکتا ہے اور علماء اور دوسرے لوگوں کو ان کے خلاف استعمال بھی کیا جا سکتا ہے ، ان کو روکا بھی جا سکتا ہے، ان کو دھمکی بھی دی جا سکتی ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ جو ادارہ ملک کے عوام کے مفاد میں ہو، جو ادارہ ملک کے جمہوری اداروں کے لئے جدوجہد کر رہا ہو ، اگر وہ آمرانہ طرز حکومت میں رکاوٹ بن رہا ہے، جیسے سینٹ آج بنا ہوا ہے، تو اسے دبایا بھی جا سکتا ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ پر موجود ہے۔

جناب والا یہ ایک حقیقت ہے کہ آج سینٹ ایک تاریخی کردار ادا کر رہا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس تاریخی کردار سے روکنے کے لئے یہ ہتھکنڈے استعمال ہو رہے ہیں کہ اس کو by pass کرو، اس کو نظرانداز کرو اور قانون کا سہارا لو اور یہ کہو کہ 90 دن میں آپ نے ان بلوں کو پاس ہی نہیں کیا ۔ ہم حیران ہیں کہ وہ گناہ جو ہم نے ، اس معزز ایوان نے نہیں کیا اس کا صلہ آپ ہمیں دیتے ہیں ۔ کیا ہم بل لے کر آتے کہ یہ بل پاس ہو ۔ ضروری نہیں ہے ، 90 دن کی آپ بات کرتے ہو، 90 دن تو آئین میں کم از کم وقت دیا گیا ہے ، آپ ہمیں ہر روز بٹھائیں ، ہم کتنی بک بک کریں گے ، کتنی باتیں کریں گے ، کتنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے ، آخر ایک دن ضرور لیگل کام کی طرف ہم آئیں گے۔ یہ کونسا بہانہ ہے ۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کہتے ہیں کہ صدر کا خطاب آپ نے رکھا ہوا ہے وہ ہی

نہیں ختم ہو رہا، ہم کیا کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب والا ! میرا اس بارے میں جواب یہ ہے کہ یہ جو چار اجلاس ہوئے ہیں یہ سارے اپوزیشن کی طرف سے بلائے گئے اجلاس ہیں ۔خدا کے بندے ! آپ اجلاس نہیں بلاتے ہو۔۔۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موقع ہی نہیں دیتے ' روز خود بلا لیتے ہیں ۔ ہم کب بلائیں ' ٹائم تو دیں بلانے کا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ختم ہوتا ہے اور دوسری ریکوزیشن آجاتی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : اب جناب انشاء اللہ ہم ان کے بلانے سے پہلے بلا لیا کریں گے۔

جناب چیئرمین : اب اس دفعہ بھی ریکوزیشن آگئی تھی تو انہوں نے کہا کہ روز کہتے ہیں آپ نہیں بلاتے ' چلو ہم بلا لیتے ہیں ۔ تو موقع تو دیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں موقع دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب والا اب وہ کہتے ہیں کہ یہ ادارہ ہی نہ ہو۔ جناب چیئرمین اس ادارے کا بڑا رول ہے گو کہ اس کے اختیارات کم ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں اس کے اختیارات بڑھاؤ۔ اس ادارے کے اختیارات اتنے بڑھاؤ کہ یہاں ملک میں فرد واحد کی حکمرانی کے راستے میں بھی رکاوٹ بنے اور اس کے ساتھ ساتھ ملک میں جمہوری کلچر کو بھی فروغ دینے میں کردار ادا کرے۔

جناب چیئرمین: اب کوئی اور بولنا چاہتا ہے اس پر ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : بس جناب ایک منٹ۔ ایک بنیادی بات۔ جناب دو چیزیں یہ حکومت کر رہی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اس ادارے کو بائی پاس کرنے کی کوشش ہو رہی ہے یا سازشیں ہو رہی ہیں۔ دوسری اس ادارے کی اہمیت کی بات بتاؤں۔ اب دیکھیں development نام کی کوئی چیز ہمارے پاس ہے نہیں۔ مثلاً ہم سینیٹر بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ موٹر وے ' سپر وے اور انٹرنیشنل ایئرپورٹ' ترقی اور خوشحالی سب کچھ آپ کے پاس ہے۔ اب جو تھوڑا بہت قانونی اور آئینی رول ہے مثلاً ہم لوگوں کو سمجھاتے ہیں کہ آپ کے خلاف جو سازش ہو ہم اس

کے لیے رکاوٹ ہیں۔ اب آپ اس کو بھی بائی پاس کررہے ہیں اور قانون کا سہارا لے رہے ہیں کہ اتنے دن گزر گئے۔ جناب صدر صاحب کے لیے قرار داد پاس ہوئی ہے۔ بھئی ٹھیک ہے لیکن اس کے منفی اثرات ہونگے ۔اس پر بھی غور فرمائیں وہ کتنے منفی اثرات ہونگے۔

جناب والا ! میں آپ کو دیانتداری سے کہتا ہوں کہ اس صورت حال پر بہت بڑا رد عمل ہوا ہے۔ صرف قرار داد قومی اسمبلی نے پاس کی ہے۔ جناب والا! ساری قومی وحدتیں بالخصوص بلوچستان، سندھ، پختونخواہ میں اس پر کافی رد عمل ہوا ہے۔ بڑی ناراضگی ہے لوگوں کے اندر کہ جناب واقعی یہ سینٹ کو بائی پاس کرنا چاہتے ہیں۔ یہ باتیں بھی ہو رہی ہیں اور ہمارے جیسے کارکنوں سے لوگ پوچھ رہے ہیں کہ کیا ریفرنڈم کے ذریعے سینٹ کو ختم کر سکتے ہیں؟ ہم نے کہا بھئی یہ تو آئینی ادارہ ہے یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اتنے شک و شبہات سینیٹ کے بارے میں جو موجودہ حکومت نے پیدا کئے ہیں کسی نے نہیں کئے ۔ اس لیے میں پر زور الفاظ کے ساتھ عرض کروں گا کہ کارکن کی حیثیت سے ہم کسی بھی صورت میں سینٹ کو بائی پاس نہیں ہونے دیں گے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ ہم اس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اسے آپ بائی پاس کرجائیں۔ انشاء اللہ تمام قومی وحدتوں کے چودہ کروڑ عوام بشمول پنجاب ، ہمارا ساتھ دیں گے تا کہ اس ملک میں حقیقی معنوں میں rule of law ہو، یہاں برابری ہو اور سب کے لیے مواقع ہوں ۔اس ملک کے عوام سارے مل کے اس ملک کے کاروبار کو چلائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر : شکریہ جناب چیئرمین۔

فقیہہ شہر حافظ ہے لغت ہائے حجازی کا
قلندر جز دو حرف لا الہ کچھ بھی نہیں رکھتا

جناب چیئرمین: مطلب بھی سمجھا دیں۔

جناب تاج حیدر : مقصد یہ ہے کہ جو آئین اور قانون پر دسترس رکھتے ہیں اور جو ماہرین ہیں وہ ادھر بھی ہیں اور ادھر بھی ہیں وہ قانون کی اور آئین کی تفصیلات میں جائیں گے لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کہیں ان تفصیلات میں جا کے ہم اصل موضوع سے ہٹ تو نہیں رہے، کہیں اصل بحث سے ہٹ تو نہیں رہے اور جیسے کے چوہدری صاحب نے بھی فرمایا کہ کہیں ہم

خود اس میں گم تو نہیں ہو رہے۔ سینیٹر آفتاب شیخ جب تفصیلات بتا رہے تھے آئینی اور ان کی interpretation کر رہے تھے تو بار بار مجھے یہ خطرہ ہو رہا تھا کہ وہ جب کہہ رہے تھے کہ جب تک صدر صاحب پارلیمنٹ بلانے کا حکم نہ کریں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ صدر صاحب آج رات ایسا کر دیں۔ میں یہ درخواست کرنے والا ہوں سینیٹر آفتاب شیخ صاحب سے کہ for God's sake do not give them ideas۔ ان کو آپ نئی نئی باتیں نہ سمجھائیں کہ آپ نے ایک پوائنٹ دیا اور آپ نے کہا کہ جناب اگر ایسا ہوگا تو یہ بات ٹھیک ہو گی اور وہ ایسا ہی کردیں۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ honestly قانون کی تشریح کر رہے تھے at his honest point of view۔

جناب تاج حیدر: جی of course sir۔ ساتھ ہی ساتھ میں بڑے ادب کے ساتھ آپ سے ذرا سا اختلاف کرتے ہوئے کہ یہ بحث اس بات کی نہیں ہے کہ ہم آئین کو یا قانون کو یا ہمارے جو rules نیشنل اسمبلی کے یا سینٹ کے ہیں ان کو کس طریقے سے interpret کریں۔ Sir our job is not to interpret the law, our job is to make laws.

جناب چیئرمین: نہیں but قانون تو بنا ہوا ہے ناں جی' Constitution میں کیا لکھا ہوا ہے۔

Mr. Taj Haider: That is. But sir, we cannot abdicate our duties as Senators.

Mr. Chairman: That is a right thing. We can make new laws but how do we change the Constitution?

Mr. Taj Haider: And sir, we should not ignore our basic duty as law makers.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Taj Haider: We are politicians and we are proud to be politicians and as politicians our basic duty is to assess a problem , to find a

solution and find the best way to resolve that problem.

اور اس کے لئے جو قانون ہمیں بنانے پڑتے ہیں ، ان کے لئے National Assembly بھی ہے ، ان کے لئے Senate بھی ہے۔ ایک مقصد ہمارے سامنے ہوتا ہے ، ایک مسئلہ ہمیں حل کرنا ہوتا ہے اور اس مقصد کے لئے ہم law بناتے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ اس law سے ہم خود بھی govern ہوتے ہیں لیکن ہمارا جو یہ role ہے کہ ہم جہاں دیکھتے ہیں کہ a law is deficient to achieve that purpose تو ہم اس law میں ترمیم بھی کرتے ہیں

because we should never lose the sight of the purpose that is before us.

جناب اس میں legal اور political aspects ہیں ۔ظفر صاحب نےفرمایا تھا legal aspects پہ بڑی طویل بحث ہوئی ہے لیکن جس وقت بھی ہم legal aspects کو over-emphasise کرتے ہیں تو اس میں ایک رسک رہتا ہے ۔ وہ رسک یہ رہتا ہے جو آج میں دیکھ رہا ہوں ایک بہت بڑے political crisis کو ، we have got it down to the level of a mere technicality. اب ہم ایسے بات کر رہے ہیں جیسے یہ ایک technicality ہے اور یہ بہت بڑا political crisis نہ ہو ۔

Sir, it is a very big political crisis and the Senate of Pakistan has to resovle this political crisis. It is our duty

کہ ہم اس crisis کو resolve کرنے کے لئےصحیح ڈائریکشن میں move کریں اور اسی لئے میں آپ کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ آپ کی پوزیشن جج کی نہیں ہے ۔آپ کی پوزیشن

as Chairman of the Senate, as custodian of the rights of this House, as custodian of the integrity of the federation. Sir, you are the aggrieved party.

سینٹ کے استحقاق پر ایک وار کیا گیا ہے ، ایک حملہ کیا گیا ہے اور سینٹ آپ کو دیکھ رہا ہے

that you as Chairman of the Senate, you will assert your authority, you will assert your position and you will protect the rights of the Senate.

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر خالی assertion کی بات ہوتی تو پھر تو اور تھی لیکن

So you strengthen my hands by قانون کے دائرے کے اندر رہ کر ہی کچھ کرنا ہے۔

جس طرح آفتاب giving me arguments as to how we can get through this crisis?
صاحب نے یا مٹہ صاحب نے کیا ہے ۔

جناب تاج حیدر ۔سب سے بڑا argument جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ،جس پر سینیٹر بشیر مٹہ صاحب نے بھی روشنی ڈالی ہے ' وہ یہ ہے کہ آخر سینٹ ہے کیوں ؟ Why is the Senate? سوال یہ پیدا ہوتا ہے ۔سینٹ ایک قانون ساز ادارہ ہے ۔قومی اسمبلی قانون ساز ادارہ ہے ۔یہ پارلیمنٹ کے دو ایوان ہیں۔ کیا قومی اسمبلی ملک کا قانون بنانے کے لئے کافی نہیں تھی۔ قومی اسمبلی direct vote کے ذریعے elect ہوتی ہے۔نمائندہ ایوان ہے اور وہ نمائندہ ایوان کی حیثیت سے پورے ملک کے لئے قانون بنا سکتی ہے ۔سینٹ کیوں بنایا گیا ہے۔ہم سب کو پتہ ہے ۔وہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ جو minority کے حقوق ہیں ' جو minority کے opinion or views ہیں ' ان کو ایک فیڈریشن میں trample نہیں کیا جا سکتا ہے ' ان کو بھی ایک respectability دی جاتی ہے ' ان کو بھی value دی جاتی ہے اور صرف اس خطرے کے پیش نظر کہ brute majorty کہیں minority کے حقوق کو trample نہ کرے اور minority opinion کو ایک طرف نہ ہٹا دے۔اس لئے یہ سینٹ بنایا گیا ہے ۔آج ہم اس situation میں ہیں کہ ایک brute majority نے نیشنل اسمبلی میں ہاتھ کھڑے کرکے---

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں' بینادی سوال یہ ہے کہ اگر ان کو حق ہے تو پھر صحیح ہوا ہے۔

جناب تاج حیدر۔ان کو حق ہے ۔

جناب چیئرمین۔ حق ہے تو پھر صحیح نہیں ہوا ہے ۔

Mr. Taj Haider: This is not an isolated event. This is the continuation of events.

Mr. Chairman: It depends on whether by law, they have this power or not, whether the Constitution gives them this right

اگر ہے تو پھر ہے ۔ پھر مجبوری ہے ۔نہیں ہے تو پھر نہیں ہے ۔

جناب تاج حیدر ۔ میری submission یہ ہے ۔ We can't be subjective in this matter. We can't act like robots. جو elected ممبر ہیں ان کے opinions ہیں۔

Mr. Chairman: Let us say, we proceed on the wrong direction, let us assume.

کل کو کورٹ کہہ دے کہ آپ نے یہ اختیار کہاں سے لے لیا۔

جناب تاج حیدر۔یہ درست ہے ۔ That is for the function of the courts.

جناب چیئرمین ۔ کوئی جواز تو ہونا چاہیئے ۔ No, but we are a responsible body, we have to do something which we should consciously, deliberately do. Why should we do something in the hope کہ عدالت صحیح کر دے گی۔ عدالت اپنا کام کرے گی۔ہم اپنا کام صحیح کریں۔

Mr. Taj Haider: My basic submission is that we should not take over the job of the courts.

Mr. Chairman: No, I am trying to interpret my own rules. I am not taking over the job of the courts. I am inpterpreting my own rules which is 115 and trying to see what should be the course of action.

یعنی اگر lets say 115 یہ کہتے ہیں کہ قانون نوے دن کے بعد جانا ہے تو پھر جانا ہے ۔ پھر ہے brute majority یا ہے simple majority ۔ that is not my concern یعنی جو آپ فیڈریشن کی بات کرتے ہیں۔ originally the idea جب سینٹ بنی تھی' اس میں تو یہ تھا کہ نوے دن میں پاس نہیں ہوتا تو assume کرلیا جائے گا کہ پاس ہوگیا۔ بات ہی ختم ہوگئی ۔

جناب تاج حیدر ۔ جی بالکل ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب آپ بار بار یہ بات کرتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کو دوبارہ دیکھنا پڑے گا کہ اس وقت جو rules بنے تھے ان میں دس سال کے بعد تبدیلی آئی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں اعتزاز صاحب اور رضا صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ دیکھیں کہ اس

میں کیا کیا commitments ہوئی تھیں کہ ہم کس طرح فیڈریشن کو مضبوط کرسکتے ہیں کیونکہ آپ نے بار بار یہ چیز point out کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھ لیں ۔ رضا صاحب آپ نے اس کے original debates پتہ نہیں دیکھے ہیں یا نہیں شاید اس میں کوئی guide line مل جائے۔

Mr. Taj Haider: I would go a little deeper and I would say that

اس وقت جو factual and ground situation ہے اور جو objective situation ہے وہ یہ ہے کہ members of the National Assembly because of the 14th Amendment وہ اپنی رائے کو openly express نہیں کرسکتے ۔ وہ openly vote نہیں کرسکتے ۔ this is objective situation which we are facing...

Mr. Chairman: This also applies to the Senate.

Mr. Taj Haider: Sir, this is but

میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان laws کو پاس کرنے میں ایک یہ چیز حائل ہے۔ سینٹ میں اس وقت objective situation یہ ہوگئی ہے کہ حکومت اس وقت minority میں ہوگئی ہے۔ ان کو خیال یہ ہے کہ سینٹ میں ان laws کو پاس نہیں کراسکیں گے۔ اس لئے objective situation اور truth یہ ہے کہ deliberately سینٹ کے سامنے ان laws کو نہیں رکھا گیا۔ We have to take cognizance of that اور آپ نے یہ بھی سوال اٹھایا تھا جناب یہ جوائنٹ سیشن کا آپشن موجود تھا ۔ ان کو سینٹ کے سامنے لایا جاتا ۔ سینٹ ان کو reject کردیتی۔ اس کے بعد آپ ان کو جوائنٹ سیشن کے سامنے رکھ دیتے ۔ جی ہاں جناب یہ آپشن موجود تھا ۔ یہ آپشن کیوں نہیں exercise کیا گیا ۔ یہ option اسلئے نہیں کیا گیا کہ Government wants to show its contempt for the Senate of Pakistan وہ یہ کہ بڑے آرام سے وزراء اس بات کو deny کردیں گے اور بڑے آرام سے بہت بڑے بڑے statements دے دیں گے کہ we hold the Senate in the highest esteem لیکن جو چیز ہوئی ہے وہ یہی ہوئی ہے one, they did not take the risk of rejection of these laws from the Senate. No.2 وہ یہ دکھانا چاہتے ہیں پورے ملک کو اور خصوصی طور پر چھوٹے صوبوں کو کہ ہم سینٹ کو بالکل بے وقعت سمجھتے ہیں۔ ہم

سینٹ کے بغیر بھی کام چلا سکتے ہیں ۔ ہم سینٹ کے بغیر بھی قانون سازی کرسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ، وہ غلط کہتے ہیں ۔ اب آپ بتائیں کہ اب راستہ کیا ہے let's say that they are wrong. You tell me what is the way out? If the plain reading of 115 is right پھر تو کوئی راستہ نہیں ہے ۔ but if what Aftab Sheikh said is correct then we have a way out.

جناب تاج حیدر ۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کے پاس بڑے بڑے genius موجود ہیں اور ان کا genius صرف اس چیز میں کام آتا ہے کہ جو کسی آئین کے یا کسی ادارے کا purpose ہے ۔ اس purpose کو کیسے defeat کیا جائے ۔ and they always find a way out وہ کوئی نہ کوئی clause کوئی نہ کوئی comma ---

Mr.Chairman: You give me the other way out.

ان کو چھوڑیں آپ ۔ You give me the way out کہ جی یہ راستہ ہے ۔ ان کو چھوڑیں آپ ۔ ان کی باری آئی تو ان سے پوچھ لیں گے ۔

جناب تاج حیدر ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ جناب عالی ، کہا گیا وٹو صاحب نے کہ صدر کا خطاب التواء میں تھا ۔ رول ۲ رضا صاحب نے بتایا کہ President's Speech is not an obstacle in the way of putting legislation before the Senate لیکن یہ کہ اگر صدارتی خطاب پر بحث نہیں ہوئی تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟ اس کی ذمہ دار حکومت ہے جس نے اس مقصد کے لئے کبھی بھی اجلاس نہیں بلایا ۔ پچھلے دنوں نو یا دس سیشن ہوئے ہیں ، وہ requisition کئے گئے ہیں ۔ ابھی ابھی وٹو صاحب نے کہا کہ جناب آپ ہمیں وقت ہی نہیں دیتے اور یہ سیشن ہم نے بلایا ہے ۔ جناب والا ، میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سیشن اس تاریخ کو بلایا گیا ہے جس تاریخ کو requisitioned session due تھا ۔ یعنی ۲۶ کے بعد اس ریکوزیشنا جلاس کو مزید delay نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ اس لئے پھر ایک ٹیکنیکلٹی پوری کی گئی ہے ۔ یعنی سیشن یہاں ہونا تھا ۔ اپوزیشن کا ریکوزیشن اجلاس یہاں ہونا تھا ۔ وٹو صاحب نے ایک سمری بھیج دی اور اس کو گورنمنٹ کا سیشن بنا لیا ۔ Once again میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو نیت ہے وہ یہ ہے کہ اجلاس نہ ہو ۔

جناب چیئرمین - میں آپ کی بات مانتا ہوں کہ ان کی نیت خراب ہے۔ آپ مجھے راستہ بتا دیں کہ جی ان کی نیت خراب ہے یہ راستہ ہے - یہ کر سکتے ہیں What is a way out.

جناب تاج حیدر - جب آپ way out کی بات کرتے ہیں تو اس پر میں سیدھی سیدھی بات یہ کرتا ہوں کہ سینٹ کو deliberately bypass کیا گیا - سینٹ کو deliberately bypass کرنے کی کوئی سزا ہے ؟ Should the Government be censured for bypassing the Senate for bringing down its stature. اور اگر ہے تو پھر اس کو censure ہونا چاہئیے اور میں اس چیز کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اب جو بھی اس میں Technicality ہو اور اس پر آپ غور کریں کہ ہو سکتا ہے اور یہ 90 دن کی limit اس لئے رکھی گئی تھی کہ none of the Houses should unnecessarily sit on a legislation اور اس کو وہ جلدی پاس کریں - سنیٹر بشیر مٹہ کہتے ہیں کہ 90 کو 900 دن کر دیا جائے -جناب ہم نے تو 11 سال ہوتے دیکھا ہے کہ 90 کو اگر بڑھایا جائے تو وہ 11 سال - لیکن 90 کو 90 ہی رہنا چاہئیے - 90 سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہ legislation نیشنل اسمبلی نے ہمیں بھیجی ہے اور یہاں پر ہاؤس کے سامنے نہیں رکھی گئی اور 90 دن گزر گئے ہیں - it is no longer a live legislation. It is a dead legislation .The government should be told--------

Mr.Chairman: No, what you are saying is

کہ اس کے بعد we cannot do anything.

جناب تاج حیدر - میں عرض کر رہا ہوں the Government should be told to go back to the National Assembly, get these bills passed again and then follow the law and the Constitution and bring it before the Senate

Mr. Chairman: So you are suggesting that fresh legislation should come.

جناب تاج حیدر - Fresh legislation آنی چاہئیے جناب۔

جناب چیئرمین - یہ ختم ہو گیا ہے۔

Mr. Taj Haider: This is no longer a live legislation and the Government should be taken into task for delaying it because the delay is malafide.

Mr. Chairman: So that is your point.

this is his point of view, this is exactly what he خالد انور بھی یہی کہہ رہے ہیں - جی is saying آپ ان کے point of view کی تائید کر رہے ہیں -

Dr. Safdar Ali Abbasi: But he wants to bring a Joint Sitting. He has passed a Motion in the National Assembly for a Joint Session.

Mr.Chairman: But this is the other point of view

کہ جی یہ ہو سکتا ہے لیکن سینٹ میں آنا نہیں ہے۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ سینٹ اب کچھ نہیں کر سکتی یا نیشنل اسمبلی میں legislation جائے as they are contending یا جوائنٹ سیٹنگ میں جائے یعنی سینٹ تو ختم ہو گئی۔ وہی میں کہہ رہا ہوں۔ آفتاب صاحب کی argument یہ تھی کہ کر سکتی ہے - یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں جی ختم ہو گئی ہے۔

جناب تاج حیدر - جناب یہ Joint session کے اندر نہیں جا سکتی -

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے ٹھیک ہے - That is your point of view. جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman! Let me please make one thing a little clear because that is very essential at least for the record because ruling may reflect something else but I am talking about our Privilege Motion. When I talk about our Privilege Motion, I talk about the Privilege Motion of the combined Opposition. The total intent or purpose of the Privilege Motion, that was moved by the Joint Opposition, was to state that a breach of privilege of the Senate has been committed by the Government and with malafide intent it has

bypassed the Senate. This was the sum total of the Privilege Motion that was moved by the Senate. The Privilege Motion in the manner in which it has been argued by Senator Aftab Sheikh is essentially to the contrary whereby the question of breach of privilege has been placed on the back burner but what has been placed on the front burner and on which the Chair, if I am noting using too harsh a word, is also harping upon essentially is that what is the way out. Now according....

جناب چیئرمین - یہ میرے سامنے تو ایک مسئلہ ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, please bear me out.

جناب چیئرمین - پریویلج موشن بھی دیکھیں - Just one minute, Privilege if there is something wrong which has happened تب ہو گی breach کی Motion ٹھیک ہے جی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, yes, you have hit the nail on the head.

جناب چیئرمین : میری بات تو سن لیں ناں if let us say 115 or 70 کی requirement یہی ہے جو ہوا ہے کہ جی واپس چلا گیا ہے۔ Joint session میں آئے nothing has happened but if as Sh. Aftab is

because if Sh. Aftab's point of view is - کہ نہیں جی یہ اس لئے غلط ہے saying because the bill is still pending here.- کہ جی انہوں نے غلط کیا ہے correct

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب' آپ نے جو بات فرمائی وہ بالکل سو فیصد---

you hit the nail on the head. The point is that whether a wrong was committed. Now according to me --that is why I am saying that according to me that there is essentially a difference. According to us we have to show to you that in the given circumstances, in the given rules i.e. Rule 115, Rule 123 of the National Assembly, Article 70 so on and so forth. A deliberate wrong has been

committed within the rules given today.

جناب چیئرمین - بالکل ٹھیک ہے۔

Mian Raza Rabbani: Now what Aftab Sheikh Sahib has done is -- according to that he has skided this and put this on the back burner and he has emphasized on showing a way out. Now, I may or from our side..

Mr. Chairman: He has done two things. First of all he has said that the procedure followed by the government was wrong because the bill is still pending here. He has relied on Article 70 because they have done wrong.

Mian Raza Rabbani: Sir, if that be the position then very aptly somebody from here remarks then where lies the privilege motion. If according to his interpretation of the rules and the constitution what the government has done is not correct then where does the privilege lie.

جناب چیئرمین۔ اگر آپ کی دلیل یہ ہے کہ 115 کے تحت غلط ہوا ہے تو پھر غلطی بنتی ہے اگر 115 کی requirement یہی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

میاں رضا ربانی۔ میری دلیل کا sum totoal یا اس طرف سے جو دلائل ہوں گے ان کا sum total اور جو مٹہ صاحب نے بھی ابھی بات کی اور دوسرے دوستوں نے بات کی وہ یہ ہے کہ

within the given framework of the rules. Rule 115 as it stands, Rule 123 of the National Assembly as it stands. Article 70 of the constitution as it stands. There has been a deliberate attempt by the government to bypass the Senate. That is sum total and that is where question of breach of privilege comes.

جناب چیئرمین۔مٹہ صاحب کی دلیل یہ تھی کہ

in interpreting Article 70 and interpreting 115 you should take into account that

this is a federation and the federal principle must be observed and therefore 2 interpretations are possible. That interpretation should be followed to preserve the federation.

میاں رضا ربانی۔ میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ

while looking at this privilege motion, may be I am not being able to explain myself correctly to you, my basic contention is that you are essentially first of all seized with one question and that is that whether a breach of privilege of the Senate has been committed or not.

Mr. Chairman: This depends on whether under 115 bill was backed or still pending.

میاں رضا ربانی۔ جناب ! اگر کل بھی آپ مجھے اسی طرح arguments میں interrupt کریں گے تو پھر میں کروں ہی نہ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں جی I am trying to give you what I see like this کہ دیکھیں جی کہ 115 کے تحت اگر انہوں نے سب کچھ صحیح کیا ہے تو پھر کوئی privilege breach نہیں ہوا پھر تو ٹھیک ہوا۔ قانون کے مطابق یہی ہونا تھا کہ نوے دن ہو گئے ہیں۔ بل چلا گیا ہے۔ رول کہتا ہے چلا جائے اور انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ مشترکہ اجلاس میں جائے ' چلا گیا ۔اگر آفتاب شیخ صاحب صحیح کہتے ہیں تو پھر ان کے مطابق یہ بل ادھر pending ہے لہذا ان کو اختیار نہیں تھا کہ چلا جائے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! جو آپ نے بات فرمائی ہے ' میرا کہنا یہ ہے کہ Rule 115 کے تحت نوے دن کے بعد for the sake of the argument بل کو واپس جانا تھا لیکن 115 کی malafide intent کی interpretation ہوئی ہے۔ میرا کہنا یہ ہے اور آپ کو decide کرنا ہے کہ آیا existing rule کے تحت question یہ basically as a subsequent question you can go into the fact that what is the alternate that can now take place.

Mr.Chairman: I will do that .

Mian Raza Rabbani . Sir, your basic consideration has to be that whether the government has committed a breach of privilege of the Senate by not bringing the Bill.

Mr. Chairman: I agree with you. This is the question before me.

Mr. Chairman: I agree with you. This is the question before me, No. 1 whether the Government has committed a breach of privilege and No. 2, what is the correct interpretation of all this .....

صحیح بات ہے آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ مجھے کیا پتا ہے میں آپ کی بات سن کر ہی فیصلہ کروں گا۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Again and again as Mr. Raza Rabbani had infact referred to, without refering to what I have stated in the motion itself. I stood to make my submissions before you on two motions, one was the privilege motion and the other was the adjournment motion. Now I read the privilege motion so that Mr. Raza should be cleared and Mr. Raza should be careful in passing the remarks. "The undersigned Senator begs to move that the privilege of the House and the Senator undersigned have been seriously and irrepairably breached in the following circumstances. In National Assembly, passed the bills detailed in their accompanying notice, I have attached the notice , and these bills without being brought on the order of the day of the Senate or being debated and considered by the upper House, that is the Senate, have now been, through the notice, listed for consideration by the Joint Session of the Parliament. This is totally in violation of the Parliament Joint Sitting Rule 73, Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate."

میرا perception یہ ہے اور میں نے interpret کیا ہے Rule 115 کو۔

the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 as in flagrant violation of the Provincial Autonomy and the very federal structure.

یہ میرا privilege motion ہے جس پر کھڑے ہو کر جو کچھ میری humble understanding تھی I gave my۔ کی Rules کے نیشنل اسمبلی کی، یہاں کے Rules کی، Constitution کی Rules humble opinion. Nobody should attribute any motive to me. I have asked for the breach of the privilege of the Senate as a whole plus my own personal breach and then I have made this motion.

So my humble submission is, Mr. Rabbani cannot put the argument that pleases him. I will argue in my own way, whatever suits me. If in Rule 115 according to me there is a surplus thing and it is in violation of Rule 126 even of the National Assembly plus 115 itself, it is in violation of Article 70 of the Constitution. I have just pointed out, according to my own understanding of the things and if he does not agree, he can make his own submission. It is upto the Chair.

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کی بات ساتھ صحیح ہے۔ This is an issue before me
ہوا ہے کہ نہیں۔ that breach of privilege

Mian Raza Rabbani: Sir, I want to make one thing clear.

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani: I attributed no motives to the honourable Senator and if he feels I attributed any motive to him, I apologize , because that was not the intent. My only submission was, which was there when the honourable Senator was making his submissions but which gained further concern when the line of questioning was coming from the Chair that we were

discussing more on what is the alternative. Sir, we were discussing more that here is a situation. Now, how can the Government retreat itself out of this situation. I wanted to lay emphasis on the fact and again I say, if he misunderstood me I apologize. I wanted to lay emphasis on the fact that that is issue No.2. Issue No.1, before the Chair right now is whether a breach of privilege of the Senate have been committed or not.

Mr. Chairman: Absolutely correct. There should be no dispute on this. The question before me is whether there is a breach of privilege and it depends on interpretation of Rule 115. If the rule, as interpreted by the Government, is correct then there is no breach of privilege. If they wrongly interpreted rules then there is a possibility that something has been breached because these are interconnected.

اسی پر تو ساری بحث ہو رہی ہے کہ بھئی صحیح interpret ہوا ہے یا غلط ہوا ہے تو یہ then interconnected ہیں۔ اگر انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ رولز کے مطابق کیا ہے تو where is breach, پھر کیا breach ہوئی۔ پہلے رضا صاحب اپنا پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔

POINTS OF ORDER

(I) RE: LATHI CHARGE ON JOURNALISTS IN FRONT OF PARLIAMENT HOUSE

Mian Raza Rabbani: Sir, I would like to, through you, draw the attention of this House to a very important question and as you very rightly pointed out yesterday that the Senate has given a great deal of importance to the question of freedom of the press and that debate on this issue went on for three days. Even yesterday there was interlude with points of order and then we

boycotted the proceedings of the day, for the simple fact that this government is continuing and persisting with its action against the freedom of the press and against the working journalists. As it was not enough sir, that the Chairman of the Ehtasab Cell should have asked the owner of one of the leading newspapers to, according to him, remove or replace 16 people and this is an admitted fact by him that 16 working journalists were to be replaced and then in addition to that, remarks that are attributed to him and which till today have not been contradicted by him against the judiciary of Pakistan and using the judiciary for the purposes of curbing the press was of a grave concern for the Senate but then yesterday sir, we thought that it was the real topping to the eyes that when the orders of the Supreme Court were violated and the newsprint was not allowed to print but if that was not enough there was a ' lathi charge ' on the journalists. The journalists were manhandled and not only were the male working journalists manhandled but also the police started 'Lathi charge' on women journalists, in which one of the leading columnists who writes for the Senate , who writes for the National Assembly, Mariana Baber was injured and was subjected to 'lathi charge'.

As if that was not enough sir, as if threats to Maliha Lodhi were not enough, as if threats to Mr. Shamsi were not enough, as if threats to the President of the representatives of the journalists, elected representatives of the journalists, PFUJ of being kidnapped or being physically beaten were not enough , yesterday a case was registered against these journalists in which three of the journalists including Mariana Baber have been named and a hoard of 80 others, leaving the spectrum wide open, so that any and every journalist who have self respect, who believes in the freedom of the press can be dragged into the net of

the police and can be apprehended from taking on the state apparatus which is muzzling and which is crushing the freedom of the press and the right of dissent. But as we thought that it was the icing. Today, on the icing to the cake came the cherry. This morning we had seen, this House had seen and had heard the debate when brutally Parliamentarians were beaten savagely outside the gates of the Parliament House by the Islamabad Police but that was not enough to quench the thirst of this government. Today sir, when these working journalists were coming from the Supreme Court to the Parliament building, they were again subjected to a 'lathi charge' and what was the reason for 'lathi charge'. The reason was that as they were coming, there was a man with a Video Camera identified in yesterday's procession as well and it was inquired as to who he was? It came to be told that he belongs to the agencies and he was filming people. He was filming all of those people who were taking part in the demonstration. So that tomorrow each individual person , who was there in that demonstration , could be made subject to harassment by the state. When they tried to prevent him , the police and although there were women police there, that women police was not employed but the male police was called to come and to carry out a ' Lathicharge ' on those journalists in front of the premises of the Parliament.

That was not enough, when the journalists started to move away from Parliament House, the police pursued them till in front of the gates of the Supreme Court and subjected them to a brutal ' lathicharge ' wherein women journalists , who were present there, they were also not spared by the ' lathies ' of the police sir. Sir, this act of this government, this act of this regime in suppressing the press just reflects the fascist tendencies that they have. They

have tried to quell all other state institutions. They have tried to subordinate all other state institutions under the dictates of one person and that is exactly why the 15th Constitution Amendment Bill has also been brought about. So that the dictate of an individual may remain supreme even over the Constitution of Pakistan.

Not been satisfied with that, they have now launched a vicious attack on the freedom of the press . On the press they talk about, I do not know with what face and it is a matter of grave shame sir, that I am sure you may or may not be aware of this but I would like to bring it to your notice because it is my duty as the Chairman of the Standing Committee on information also to bring it to your notice that one of the Editors against whom sedition charges have been filed in which an FIR has been launched at Karachi . Senator Ajmal Dehlvi is not only a member of the Senate of Pakistan but is also a member of the Standing Committee on Information and Media Development. This regime has gone and registered a case against him as well on the basis of sedition and look at the contradiction, the Information Minister turns around yesterday in Karachi and said that I am not aware why this case of sedition has been registered against the editors and that giving an add does not constitute sedition. Look at the contradiction in their stands. But this is nothing new for them sir. They believe in crushing the press, they believe in subverting the press for one simple reason that why stories of blunder, why stories of loot, why stories of corruptions, why stories of mis-rule, why stories of Rai Wind are being published in the press. If you stop this you are their best friend but we from the combined opposition would like to tell this regime and would also like to assure the working journalists that the Opposition is with them in their just struggle for the

restoration of the right of freedom of expression. Thank you sir.

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

(II) RE: EXTRA JUDICIAL KILLINGS IN KARACHI

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Mr. Chairman, I have already made my submissions on these motions. Now I, in fact, have got up to remind you that on Friday when the sitting was ending , I had got up and I had brought to your attention four, five cases of custodial killings in Karachi. Case of Faseih Jugno killed on 23rd October, 1998, case of Dr. Asim brutally handled, both of his kidneys failed, case of Anwar Shaheed killed on 30th of January, 1999, case of Arman Danish killed on 28th January, 1999 and you had very kindly said that "I will get a reply when the Interior Minister is here". So far I have not got any reply on all these four cases.

جناب چیئرمین: میاں صاحب یہ ذرا نوٹ کر لیں تو وزیر داخلہ سے پتہ کر کے-----

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: They have been brutally murdered in the custody of the police at the time of so called interrogation which the police was making. We got their dead bodies. They were arrested and killed and this is the custodial killing. I had raised this issue on Friday when the sitting was ending and I expect that the Interior Minister will kindly go through the whole thing, find out the circumstances in these whole incidents that have taken place, make enquiry and would apprise this House of the situation in which these two died.

No.2, Mr. Chairman, yesterday, at 2.00 a.m two of the cousins of Mr. Altaf Hussain, both not at all politically involved, not at all wanted in any case,

people who have no connection with politics, both brothers were taken away by the police in the dead hours of the night from 2.00 a.m upto the morning and upto the late afternoon, they would not admit the custody of these two persons. With great difficulties we came to find out that these two persons have been kept in illegal custody by SHO Liaqatabad, Sarwar Commando.

We ran here and there to find out the reason as to why these two persons have been arrested . They have the reason of the arrest only that they have connections with Mr. Altaf Hussain, that they were cousins of Mr. Altaf Hussain, that is all. They have not done anything. They were not involved. They are not activists. They were not MQM activist at all. And then after approaching here and there they replied that they have mercilessly beaten them. They have mercilessly maltreated them, manhandled them and they can not walk on their feet. Finally, when somehow or the other they were persuaded to admit the custody of these two persons that yes "they are with us". They were not admitting and they admitted because some foreign people were involved. Then they admitted that "yes they are with us and they have no case against them". Look at the reply that we got, the reply that we got was that because one of the cousins was the name sake of a unit incharge, therefore, he has been arrested and beaten, mercilessly beaten and finally at the intervention of certain people both were let off but they can't walk . They can not walk on their feet.

So, Mr. Chairman! four deaths, I will just recount it, Faseih Jugno, Anwar Shaheed, then Arman Danish and the fourth man is Asif Raza who has become disabled now because the way he has been maltreated, beaten by the police. So, Mr. Chairman, now these two cases of Mr. Altaf Hussain's cousins they have arisen and I request you Mr. Chairman, you are the custodian of this

House, these illegalities, these atrocities have been brought to bear upon us. No FIR, no cases, nothing of this sort, man died admittedly in the custody of the police, no FIR. Nobody has been blamed, nobody has been arrested as if he was not son of a human being. He was just an animal, an animal has been killed.

So, Mr. Chairman with your intervention and through you with folded hands I will make submission that kindly find out about these four cases; and why these two cousins of Mr. Altaf Hussain were arrested and then why they were beaten, maltreated and mercilessly atrocities were brought to bear upon them and then I would like to have an answer either tomorrow or day after tomorrow. Thank you very much. Mr. Chairman.

جناب چیئرمین۔ OK. یہ سب Interior Minister کو پہنچا دیں اگر ان کا نمائندہ یہاں موجود ہے He should take note of it and request him to make a statement on this point of order۔ جی جناب آپ کا بھی کوئی point of order ہے۔ جی فرمائیے' جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ کی بہت مہربانی' آپ کی بہت نوازش' بہت مہربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! ایک بات تو ہم یہاں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں ضرور عرض کریں گے کہ یہ جو ہم fascism کی طرف جا رہے ہیں یہ ایک بہت خطرناک کھیل ہے جو ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ آئین اور قانون کی بالا دستی کو پامال کیا جا رہا ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حکمران تاریخ سے سبق نہیں لے رہے ہیں۔ اب ہم کوئی ادارہ تو اس ملک میں چھوڑیں' حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ان اداروں سے اتنے بیزار ہیں تو پھر ہم جمہوریت کے ذریعے آتے ہی کیوں ہیں' پھر ہم لوگوں سے ووٹ کیوں مانگتے ہیں' پھر ہم جمہوریت یا قانون یا آئین کی بالا دستی کی کیوں بات کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! دیکھیں آپ بجا فرما رہے تھے کہ یہاں تین دن discussion ہوئی۔ ان ایوانوں میں اس discussion کا مقصد مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔ اس لئے لوگ ایوانوں میں کسی بات کو لاتے ہیں ورنہ تو لوگ سڑکوں پر بھی بات کر سکتے ہیں' جلسوں

میں بھی لوگ بات کر سکتے ہیں۔ جب سڑکوں اور جلسوں کی طرح یہاں بھی ایک بات ایک کان سے سنی جائے اور دوسرے کان سے نکال دی جائے تو آپ مجھے بتائیں کہ ہم کہاں جائیں۔ یہ معزز ایوان اس لئے ہے کہ حکومت وقت اگر کوئی غلطی کرتی ہے یا غلط انداز سے جا رہی ہے یا آمرانہ انداز اختیار کر رہی ہے یا غیر جمہوری انداز اختیار کر رہی ہے تو اسے روکا جائے۔ اس معزز ایوان میں بھی اس کا حل تلاش نہ کیا جائے تو پھر آپ کے پاس کون سا راستہ رہ جاتا ہے پھر راستہ وہ رہ جاتا ہے کہ لوگ سڑکوں پر جائیں، لوگ باہر جا کر بات کریں۔ احتجاجی شکل اختیار کریں، agitation کریں تو پھر جمہوریت اور agitation ایک ساتھ کیسے چلیں گے۔

یہ کافی عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں sedition وغیرہ کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے، بغاوت وغیرہ۔ اب یہ موجودہ حکومت دوبارہ بغاوت کی مصیبت لائی ہے کہ ابھی وہ اخبارات کے لئے ہے، کسی ایک سینیٹر کے لئے ہے، اوروں سے بھی ہو سکتا ہے، جو ان سے اختلاف کرے وہ باغی ہے جو اخبار ان سے اختلاف کرے وہ بغاوت ہے۔ یہاں تک کہ ہم خواتین کو بھی نہیں بخشتے، working Journalists کو نہیں بخشتے، کسی کو بھی نہیں بخشتے۔ آپ ہمیں کس طرف لے جا رہے ہیں۔ سیاسی کارکنوں پر لاٹھی چارج، پارٹی کے کارکنوں پر لاٹھی چارج، مختلف سیاسی جماعتوں پر جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں جو حزب اختلاف میں ہیں۔ آپ دو سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں، لاٹھی چارج کی مصیبت کی زد میں اب working journalists بھی ہیں۔ جناب اب تو خواتین کے اوپر بھی لاٹھی چارج ہو رہا ہے اس طرح ہم ملک میں اداروں کا احترام ہے اور تقدس طرح جاری رکھ سکیں گے۔ کب تک ہم زبانی جمع خرچ پر رہیں گے کہ ہم اداروں کا احترام کرتے ہیں، پریس کی آزادی پر یقین رکھتے ہیں، ہمارے Information Minister صاحب یہاں فرما چکے ہیں کہ جی ایک ٹی وی چینل ہے۔ بابا ٹی وی چینل بے مراد کو چھوڑو، آپ کو کب کہتے ہیں، مت دو ٹی وی چینل، کب ہم نے کہا ہے کہ ٹی وی چینل دو۔ کم از کم جو پریس کے لوازمات ہیں، جو آزادی صحافت کے لئے ضروری ہے وہ تو دیں۔ آپ پہلے کہتے تھے وہ اکیلے ہیں۔ اب تو سارے working journalists ان کے ساتھ ہیں A to Z ان کے ساتھ ہیں۔ سب لاٹھیاں بھی کھا رہے ہیں، ڈنڈے بھی کھا رہے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارے لوگ پریس کی آزادی کی بات کرتے ہیں۔ یہ چھوٹے جو ورکنگ نیوز پیپرز ہیں یہ جب سینکڑوں کی تعداد میں، ہزاروں کی تعداد میں بے روزگار ہو جائیں گے تو کہاں جائیں گے۔ جناب ہر ایک کی روزی کا بھی مسئلہ ہے۔ آپ لوگوں نے تو بے

روزگار کرنے کا ٹھیکہ لیا ہے۔ بینک ملازمین نکالو، فلانے کو نکالو سب کو نکالو۔ ہمارے جیسے مظلوم صوبے بلوچستان سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں ملازمین بے چارے بینک اور گیس سے نکال دیئے۔ بھائی آپ کا یہ انداز ہے بے روزگار کرنے کا تو اس سے کیا ہوا ہے۔ اس سے تو آپ ملک کو بدامنی کی طرف لے جا رہے ہیں، دہشت کی طرف لے جا رہے ہیں۔

میں ایک بنیادی بات یہ کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین صاحب کہ ہمارے ہاں law نہیں ہے، کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ اب میں ایک مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ جناب یہ ہے ملازمین کی تنخواہ ۔ چار سال سے آپ چیئرمین صاحب! دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے ملازمین کے لئے ایک روپیہ نہیں بڑھا ہے اور مہنگائی سو گنا دو سو گنا تین سو گنا آگے گئی ہے۔ آپ کرپشن کیسے کم کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ اس کی ایک کمیٹی بن گئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جی۔ بھائی اس ملک میں کمیٹی، کمیشن، کمیٹی نے تو مصیبت کھڑی کی ہوئی ہے۔ سارا کمیٹی، کمیشن ، کمیٹی، کمیشن۔ جو آپ سے فریاد کرے اس کے مسئلے کو کمیشن میں ڈال دیں یا کمیٹی میں ڈال دیں۔ یہ بابا کمیٹی نہیں ہے یہ مصیبت ہے، مصیبت یعنی جس بات کو ٹالنا ہو تو اس کے لئے کمیٹی ہے۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں کہ یہ آپ نے ججز، جج صاحبان کی تنخواہ بڑھائی ہے اس وقت کمیٹی بنائی۔ آپ نے اب فوج کی تنخواہ بڑھائی ہے کمیٹی بنائی اور جو آپ نے بینکوں کا 140 فیصد اضافہ کیا کمیٹی بنائی۔ آپ نے PIA سول ایوی ایشن کی تنخواہ بڑھائی ہے۔ خدا کے بندے، کدھر ہے کمیٹی، کون سی کمیٹی ہے، جب آپ کا موڈ ہو جائے، کمیٹی نہیں ہے جب آپ کی مرضی ہو جائے۔ یہ شہنشاہانہ انداز چھوڑو۔ یہ شہنشاہانہ انداز ہے۔ یہ کوئی جمہوری انداز نہیں ہے۔ آپ کے موڈ پر ہے، آپ کی مرضی پر ہے، آپ کی خواہش پر ہے ۔ جس کام کو کھڈے لائن لگانا ہو اس کے لئے کمیٹی ہے ۔ اس کے لئے کمشن سبحان اللہ ۔ یہ کمیٹیوں اور کمشن سے کام نہیں چلے گا ۔ میں حقیقت آپ کو اس ایوان میں عرض کر رہا ہوں کہ چھوٹے ملازمین خود کشی اور فاقہ کشی پر مجبور ہو رہے ہیں ۔ ہمارا فرض بنتا ہے ایک ادنیٰ شہری کی حیثیت سے، ایک ادنیٰ سیاسی کارکن کی حیثیت سے کہ جو ملازمین دو ہزار سے لے کر تین ہزار تک تنخواہ لیتے ہیں، انکا چار پانچ سال سے ایک پیسہ بھی نہیں بڑھا ہے ۔مہنگائی آسمان پر ہے ۔ بجلی

کا بل ، گیس کا بل یہ ایسی مصیبتیں ہیں توبہ توبہ - یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ سول ملازمین کو سولی پر لٹکائے رکھیں اور تنخواہ نہ بڑھائیں -

جناب چیئرمین: ان کی تنخواہیں بھی جلدی بڑھنی چاہئیں-

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب والا ساٹھ فیصد سے زیادہ ملازمین کی تنخواہیں بڑھنی چاہئیں - پی ٹی وی والوں کا میں آپ کو بتاؤں' یہ تو شہنشاہانہ انداز ہے' یہ کون سا انداز ہے؟ جب آپ کا موڈ ہو تنخواہ بڑھا دیں اور جو لاکھوں کی تعداد میں خدمت کر رہے ہیں ملک کی' اس قوم کی ،میں یہ عرض کروں گا میری اس بات کو سب support کریں اور حکومت آج یا کل assurance دے- کمیٹی کو ختم کرو- کمشن کو ختم کرو- سیدھا راستہ لو ہائی وے والا راستہ لو اور تمام سول ملازمین کی تنخواہ بڑھاؤ اور اس کو مہنگائی کے تناسب سے یا ایک تولہ سونے کے برابر کریں - لوگ رو رہے ہیں روٹی روٹی کر رہے ہیں - پیٹ کے لئے روٹی بہت ضروری ہے - لوگ روٹی کے لئے دھاڑیں مار رہے ہیں - ڈاکے ڈال رہے ہیں' دہشت گردی ہو رہی ہے - لوگ خود کشی اور فاقہ کشی کر رہے ہیں - اپنے آپ کو جلا رہے ہیں اور ہم اپنی نوجوان نسل کو کیا دے رہے ہیں -

جناب چیئرمین: کمیٹی دے رہے ہیں - چلیں جی اب ختم کریں - جی نسرین جلیل صاحبہ- جی رضا صاحب you will agree with me کہ point of order میں نے بعد میں سنے ورنہ کچھ بھی نہیں ہونا تھا - وقت کی بچت بھی ہوئی اور یہ کام بھی ہو گیا اور وہ بھی ہو گیا ہے- جی نسرین جلیل صاحبہ-

بیگم نسرین جلیل : جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایک چیز اس معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتی ہوں - میرے سامنے ایک پریس رپورٹ ہے Humaira Butt accuse Police of torture ان کو کراچی ائرپورٹ سے پچھلے ہفتے گرفتار کیا گیا جب کہ سندھ ہائی کورٹ کے آرڈرز یہ تھے کہ یہ شادی شدہ جوڑا ہے اور تین فروری تک ان کو گرفتار نہیں کیا جائے گا - اس کے باوجود پنجاب کی پولیس نے کراچی ائرپورٹ پر آ کر ان کو گرفتار کیا -میرا حکومت سے سوال یہ ہے کہ ان کو کس کی اجازت سے گرفتار کیا گیا؟ یہاں کراچی سے کس کی اجازت سے یہ لے کر گئے؟ کیا پاکستان بھر میں مسلم لیگ کی ذاتی حکومت ہے؟ کیا ان کو یہ اختیار دے دیا

گیا ہے کہ اپنے نجی معاملات کو ریاستی قوانین پر فوقیت دیں ؟

جناب چیئرمین ! قرآن اور سنت کی رو سے بالغ مرد اور عورتوں کو یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کریں لیکن چونکہ پاکستان کا معاشرہ ایسا ہے کہ والدین یا جو جاگیردارانہ یا وڈیرانہ ذہنیت یا جو سسٹم اس ملک میں مروج ہے وہ خواتین کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور لوگ کورٹ میں چلے جاتے ہیں لیکن میرا سوال یہ ہے کہ حکومت عدالتوں کے فیصلوں سے کیوں منحرف ہوتی ہے ۔

Mr.Chairman: So this case has also gone to the Lahore High Court

وہاں پر انہوں نے ان کے سمن کرکے release بھی کردیا اور انکوائری بھی کر رہا ہے ۔ so its before the Lahore High Court now.

بیگم نسرین جلیل : جناب چیئرمین ! میں صرف اتنا کہنا چاہ رہی ہوں اور حکومت سے میرا یہ سوال ہے کہ جیل میں جب میں تھی تو زیادہ تر خواتین کو زناء کے الزام میں رکھا گیا تھا اور ان کے شوہر ان کے ساتھ بند تھے ۔ یہاں تک کہ سال سال بھر کے بچے بھی وہاں ان کے ساتھ بند تھے ۔ انسانی حقوق کو تو آپ رہنے دیں انسانیت کا جو خون ہو رہا ہے ابھی رضا ربانی صاحب نے Press freedom کی جو بات کی جس طرح سے خواتین پر پولیس نے ہاتھ اٹھایا treat دیا جو سنیٹر آفتاب شیخ نے آپ کو extrajudicial killings کے بارے میں بتایا ' جو تشدد ہو رہا ہے وہاں پر custody میں لوگوں پر ' اس کے بارے میں بتایا۔ میں صرف حکومت سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جسٹس ناصر اسلم زاہد کی سربراہی میں ایک کمیشن بنا جس نے recommendation دی کہ خواتین کے خلاف جو discriminatory laws ہیں ان کو repeal کیا جائے ۔ اس سلسلے میں لاءمنسٹر صاحب نے کیا کیا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت مستقل کہتی رہی ہے کہ خواتین کی reserved seats کے لئے بل لا رہی ہے تو وہ بل کہاں ہے ۔ ان کی representation کے سلسلے میں reserved seats کا بل آج تک یہاں پر نہیں آیا۔

جناب چیئرمین ! میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ حمیرا کی داستان ایک فرد واحد کی داستان نہیں ہے ۔ یہ ہمارے معاشرے کا عکس ہے جس پر آج بھی جاگیردارانہ سوچ مسلط ہے اور یہ وڈیرے اور جاگیردار قابض ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی جنہوں نے پیسے سے اس ملک پر

قبضہ کیا ہوا ہے اور نواز شریف صاحب جیسے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم روپے سے ہر چیز کو خرید سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین ! جو حکومت قانون نافذ کرنے والے اداروں کو carte blanche دے دے، اور جو آپ کے سامنے حقائق لائے گئے ہیں کہ جتنے چاہے لوگوں کو extra judicially قتل کردو۔ ابھی اخبارات میں خبر تھی کہ پنجاب میں ایک ماہ کے اندر بارہ extra judicially لوگ قتل ہوئے ہیں جن کو کہا گیا کہ police encounters میں مارے گئے۔ اس حکومت سے خواتین کے ساتھ زیادتی کی بات کرنا، میں سمجھتی ہوں کہ بھینس کے آگے بین بجانا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا تاثر بین الاقوامی سطح پر کیا جارہا ہے۔ Where do women stand in Pakistan? پاکستان کے بارے میں یہ Amnesty International کی رپورٹ ہے کہ۔ No progress on Women Rights. Mr. Chairman, I would like you to take note of all this اور حمیرا اور محمود بٹ کو حکومت تحفظ فراہم کرے۔ ان کو ان کی مرضی کے مطابق رہنے کی اجازت دی جائے۔ اور خدا را ! یہ مظالم بند کیے جائیں۔

General perception یہ ہے کہ خواتین کی پاپولیشن پاکستان میں مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہے لیکن جو مظالم خواتین کے ساتھ ہوتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ پچاس فیصد سے کم ان کی تعداد ہے پاکستان میں، صرف اس وجہ سے کہ وہ جب پیدا ہوتی ہیں تو ان کو کھانے کے لئے وہ خوراک نہیں دی جاتی جو مرد حضرات کو دی جاتی ہے۔ جب وہ بیمار پڑتی ہیں تو ان کو میڈیکل treat نہیں کیا جاتا۔ Child birth میں اکثر خواتین ختم ہوجاتی ہیں اور جو معاشرہ ہے اور جو یہاں رواج مروج ہے وہ اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن حکومت کم از کم قانون کی پاسداری کرے اور اپنے اہل کاروں کو قانون کی پاسداری سکھائے۔ ان کو کھلی چھوٹ نہ دے کہ وہ جس طرح چاہیں خواتین کو treat کریں۔

جناب چیئرمین ۔شکریہ۔ جی حبیب جالب بلوچ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین ۔یہ اہم مسئلہ ہے لیکن this is already before the Lahore High Court. It is pending there and the Court has already directed both Humaira

and her husband....

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس میں خواتین کے rights کی بات کی گئی ہے جناب۔

جناب چیئرمین ۔نہیں ' rights کی بات کی گئی ہے ' صحیح ہے ۔ خالد انور صاحب there was a report, there was a commission set up under the Presidentship of Justice Nasir Aslam Zahid and he submitted a report تو اس کو دیکھ لیں کہ کہاں پر ہے ' کیا ہو رہا ہے اس پر ۔

جناب خالد انور ۔ ٹھیک ہے جی ' میں check کروا لیتا ہوں ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It is being laid before the House, sir.

Mr. Chairman: I don't know whether it will be laid but atleast he can look at it and see that what can be done about it.

جناب چیئرمین ۔جی جناب جالب صاحب ۔

Mrs. Nasreen Jalil: Sir, we want to know the people who allowed the Punjab Police to come and arrest Humaira and Butt from the airport.

وہ کس کی اجازت سے آئے اور اگر پولیس اہلکاروں نے اس پر تشدد کیا ہے تو کیا اقدامات حکومت نے ان کے خلاف کیے ہیں ؟

جناب چیئرمین ۔ یہ معاملہ already ہائی کورٹ میں pending ہے ۔ They have moved the Lahore High Court and I am sure that the court is considering all this. یہ بھی ہوگا کہ غلط arrest کیا ہے ۔ habeas-corpus بھی ہوگی ۔ انکوائری بھی ہوگی ۔ کوئی غلط تشدد ہوا ہے تو اس کے بارے میں بھی دیکھا جائے گا ۔ It is already there.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, they had allowed her. They had allowed Humaira. She is scott free and go anywhere.

جناب چیئرمین ۔جی حبیب جالب صاحب ۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ شکریہ جناب چیئرمین ۔ میں ہاؤس کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہمارے گورنمنٹ بینچز پر بیٹھے ہوئے منسٹر صاحبان اور اراکین پارلیمنٹ بھی اس جانب توجہ کریں گے ۔ اور اس سے پہلے بھی میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر جمعہ کے دن یہ بات اٹھائی تھی اور اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا ہے ۔ اس وجہ سے میں مجبور ہوا کہ دوبارہ اس کو پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھاؤں۔ بنیادی مطلب یہ ہے کہ سٹیٹ کے اندر جسے state run machinery یا civil machinery کہا جاتا ہے اور جو خود سٹیٹ کے اندر حکومت کی مختلف پالیسیوں کی ذمہ دار ہوتی ہے جن کا ذکر مختلف حوالوں سے دوستوں نے کیا ہے ' ان پالیسیوں کی ناکامی کے بعد اب فوج کو سول مشینری چلانے کے لئے تمام اختیارات سونپے جا رہے ہیں ۔ مثال کے طور پر جو ادارے ناکام ہو رہے ہیں وہ فوج کے حوالے کئے جا رہے ہیں تاکہ فوج انہیں سنبھالے ۔ واپڈا کو فوج کے حوالے کیا گیا ہے ' بلوچستان میں جو اپنی legislations ہیں ان کو over ride کیا جا رہا ہے ' ان کے اوپر واپڈا کے اختیارات ڈائریکٹ چل رہے ہیں۔ بلوچستان میں مظالم ہو رہے ہیں ۔ اسی طرح interior سندھ میں بھی اسی قسم کے مظالم چل رہے ہیں۔ بل وصولی کے نام پر جو operation ہو رہا ہے ' بلوچستان میں یہ operation تیز کیا گیا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ military involvement دھیرے دھیرے مثری کو کرپشن کی طرف لے جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ سٹیٹ مشینری حکومت کی ناکامی کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس organ of state کو' جس کا کام سرحدوں کی حفاظت ہے' اس کو سول معاملات میں ڈال دیا جائے۔ یہ ناتجربہ کار لوگ ہیں۔ تیسری بات اس سے یہ ابھر کر سامنے آئے گی کہ عوام کے سامنے army discredit ہو جائے گی ۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ فوج کی involvement WAPDA میں غلط ہے ۔ Without taking into consideration of the local situation یا لوگوں کی traditions کا خیال رکھے بغیر یا local laws کا خیال رکھے بغیر direct orders پر چادر اور چار دیواری کا خیال کئے بغیر بلوچستان میں گھروں کے اندر فوج کا گھس جانا 1973 کے military operation سے ملتا جلتا ہے ۔ یہ legal معنوں میں اب شروع کیا گیا ہے جو اس سے مختلف شکل میں ہے لیکن یہ بھی اسی کی ایک شکل ہے ۔ اندرون سندھ میں بھی یہ ہو رہا ہے۔ بلوچستان میں اس سلسلے میں ہڑتالیں بھی ہوئیں اور ہمارے ممبران اسمبلی کو بھی اس سلسلے میں گرفتار کیا گیا ۔ قلات بلوچ میں جب جلسہ جلوس ہوا تو ثناء بلوچ کو انہوں نے گرفتار کیا اور تین

دن کے بعد اب اسے چھوڑا ہے ۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ رہی سہی جو عدلیہ ہے جس کے متعلق ہم نے کہا تھا کہ آئین میں یہ ہے کہ یہ آزاد ہو اور یہ violation of Constitution ہے کہ یہ آزاد نہ ہو ۔ میں سمجھتا ہوں کہ عدلیہ اور انتظامیہ کے اختیارات کو الگ الگ کرنا چاہئیے اور عدلیہ کو مکمل independence دینی چاہئیے۔ پہلے سندھ میں فوجی عدالتیں قائم کی گئیں اور اب تمام صوبوں میں فوجی عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ فوجی عدالتوں کا معاملہ بھی سپریم کورٹ میں ہے ' وہاں اس پر بحث ہو رہی ہے ۔ لہٰذا ' مناسب یہ ہے کہ اس پر بحث نہ کی جائے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ سولہ ہزار میگاواٹ بجلی میں سے بلوچستان کو صرف ایک سو اسی میگاواٹ بجلی ملتی ہے ۔ پنجاب میں پانی کی سطح انتہائی اوپر ہے اور بلوچستان میں پانی کی سطح انتہائی نیچے ہے ۔ فی یونٹ جو وہاں سے آپ پانی لیتے ہیں اور یہاں جتنے یونٹ خرچ ہوتے ہیں پانی اوپر لانے میں ' اسی حساب سے بل مانگا جاتا ہے جو انتہائی زیادتی ہے ۔ نمبر تین جتنے بھی بڑے پروجیکٹس واپڈا کے ہیں ' مثال کے طور پر میرانی ' ہنگو ڈیم اور دوسرے سارے ڈیمز ' وہ بنائے نہیں گئے ---

جناب چیئرمین۔ بات بہت لمبی ہوگئی ہے ۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کا خیال رکھنا چاہئیے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میری تجویز ہے کہ بلوچستان کے نمائندے موجود ہیں ' پارلیمنٹ کے اراکین ہیں ' صوبائی اسمبلی کے اراکین ہیں ' حکومت بھی موجود ہے ' ان نمائندوں کے ساتھ مل کر واپڈا ایک پالیسی بنائے کہ وہاں سے بل وصول کرنے کا طریقہ کار کیا ہوگا ۔ یہ جو فوج کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے اس کو بند کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ یہ بھی نوٹ کرلیں۔ اب کل کے اجلاس کے بارے میں کیا رائے ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ تھوڑی دیر پہلے لیڈر آف اپوزیشن سے بات ہوئی تھی ۔ ان کی تجویز تھی کہ شام کو اجلاس ہو کیونکہ ان کو کچھ کام ہے ۔ ان کو تو

اکاموڈیٹ کیا لیکن جب میں نے یہ بات کہی کہ آج presidential address کو ختم کر دیں تو انہوں نے اس سے بھی اتفاق کر لیا تھا۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ بغیر بحث کے تو نہیں، کچھ تو بحث ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں کل اس پر بحث کر لیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کل اس پر بحث کیسے ہو گی۔

(interruption)

راجہ محمد ظفر الحق: میں اعتزاز احسن صاحب کی مجبوری کو بھی سمجھتا ہوں، انہوں نے میرے ساتھ بات کی اور وہاں جاکر انہوں نے ان پر pressure ڈالا ۔ جناب یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دنیا جہاں کے مسئلے discuss ہوگئے ہیں۔ واپڈا ہوگیا ہے، فارن پالیسی ہوگئی ہے، لیکن ابھی رہ گیا ہے وہ address۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب میں یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ I really wanted to لیکن یہ ختم کب ہو۔ ایک سیشن انہوں نے بلایا ہے 9 مہینے یا 10 مہینوں کے بعد تو اب کہتے ہیں کہ اس میں ساری بحث ختم ہوجائے جو 9 یا 10 مہینے پہلے شروع ہوئی تھی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک دو دن چلے گی۔

جناب چیئرمین: اس میں رہ کیا گیا ہے۔ کیوں ڈاکٹر صاحب کیا کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب کی opinion لے لیتے ہیں۔ پیپلز پارٹی کا point of view تو آگیا ہے، اب دیکھیں ڈاکٹر صاحب کیا کہتے ہیں۔ کیوں جی ڈاکٹر صاحب۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق: اگر کوئی معاملات ہاؤس کے طے ہوتے ہیں، we stand by our commitment. وہاں پر جب اپوزیشن میں تھے we stood by our commitment. اگر مجھ سے ویسے بھی کوئی چیز نکل گئی، ہم نے ہر دفعہ accommodate کرنے کی کوشش کی۔ میں نے

اپنے ساتھیوں سے کبھی مشورہ بھی نہیں کیا۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ وہ اس بات پر اتفاق کرلیتے ہیں لیکن یہاں میرے ساتھ بات کرکے پھر یہ کہیں کہ ہم نے تو بات شروع کرنے کی بات کی تھی۔ یہ کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اگر یہ بات ہے تو پھر اس کی interpretation ان سے لینی ہے تو پھر آئندہ بات کرتے ہوئے احتیاط کرنی پڑے گی۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! نہایت عزت و احترام کے ساتھ' راجہ صاحب کے لئے مجھے ان کا نہایت عزت و احترام ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں اس کو کیا طول دینا' اب اس میں رہ کیا گیا ہے۔ دنیا جہاں کے subject ان پچھلے 9 مہینوں میں discuss ہوگئے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, let me talk, I don't know why you are not listening to me.

جناب چیئرمین: اس لئے کہ آپ ختم کریں اس کو۔

Mian Raza Rabbani: Sir, you are not letting me talk.

میں آپ سے عرض کروں کہ راجہ صاحب نے جو بات insinuate کرنے کی کوشش کی ہے' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق: نہیں میری ان سے بات ہوئی ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب اگر آپ ایک منٹ مجھے بات کرلینے دیں۔ نہ چیئرمین صاحب بات کرنے دے رہے ہیں نہ آپ کرنے دے رہے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب میں بالکل یہ impression دے کر آیا ہوں۔ پتہ نہیں راجہ صاحب کو کیوں یہ غلط فہمی لگی ہے۔ میں نے کہا ہے کہ آج بالکل بحث شروع ہوسکتی ہے' کیونکہ لوگوں نے تقریریں کرنی ہیں۔ یہی میں نے ان کو آکر کہا ہے۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: اور جناب ایک genuine difficulty یہ ہے کہ

we have held an amendment to the Motion, now we have to take all of our friends

into confidence as to how that amendment is to be held in. Sir, I mean you can't withdraw it like that. Sir, it can't be withdrawn like that. A way out has to be found, it is not that much easy. And we are absolutely committed to what Chaudhry sahib says.

that is in the light of our ' لیکن چوہدری صاحب نے جو بات کی ہے understanding جو آپ کے چیمبر میں پہلے دن ہوئی تھی۔ آپ کے چیمبر میں جو understanding تھی وہ یہ تھی کہ سینٹ کے اوپر debate ہوگی' اس کے بعد adjournment motion ہوگا' اور اس کے بعد Presidential debate take up کی جائے گی اور دو دن اس پر بحث ہوگی۔ اب they are wanting to get an itchi finger on the triger والی بات ہے۔ اتنے دنوں کے بعد' ایک سال کے بعد session call کر لیا ہے تو اب اس پر یہ چاہ رہے ہیں کہ جی straight away کریں' how is that possible.

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب چیئرمین! آپ کے سامنے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ " جنگ " کے بارے میں دو دن بحث کریں گے اور اس privilege motion پر دو دن بحث کریں گے۔ اب وہ دو کی بجائے تین دن ہوگئے ہیں۔ یہ دو کی بجائے پھر تین دن کر رہے ہیں اور اس کے بعد بھی انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس کا پاس کریں گے۔ آپ کے سامنے یہ ساری بات ہوئی تھی اور اب پتہ نہیں ہر ایک چیز کو-----اصل میں ان کا خیال تو یہ ہوتا ہے کہ پہلے تو point of order پر -----اور میں یہ عرض کروں گا جناب کی اجازت سے کہ یہاں جو ہم rules کو بالکل نظرانداز کرتے ہیں' اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو rules کےمطابق ہم پر ذمہ داریاں ہیں وہ ہم پوری نہیں کرتے۔

جناب والا! ساری سینٹ کی کارروائی آپ دیکھ لیں وہ point of order پر یا extraneous matters یا important matters یا دوسرے معاملات پر ہے اور ہر matter پر انہوں نے بات کی ہے ماسوائے presidential address کے۔ ہم درخواست کرتے رہے ہیں کہ اس پر بات کریں اور وہ ایجنڈے پر آتا بھی رہا ہے۔ اس وجہ سے ہم اسمبلی میں Bills بھی نہیں لا سکے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ کوئی کارروائی صحیح طریقے سے رولز کے مطابق نہ چلے۔

جناب والا ! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ مہربانی کر کے رولز کو strictly apply کریں۔ آج ان کی اور ہماری جو commitment ہے اس سے زیادہ ہم نے ان کی بات سنی ہے حالانکہ رول 33 کے تحت ان کا وہ adjournment motion discuss نہیں ہو سکتا تھا لیکن ہم نے objection raise نہیں کیا ۔ہمارا آپس میں جو agreement ہوا اس سے بھی زیادہ یہ وقت لے گئے۔ جناب والا! میری ان سے گزارش ہے کہ یہ اپنی commitment پر رہیں اور آج اس کو پاس کریں تا کہ یہ معاملہ طے ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی جالب صاحب آپ کیا کہتے ہیں اور اس مسئلے کا کیا حل ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! یہ بات درست ہے کہ presidential address کو جس طرح بھی ہو جلدی سے نمٹا لیا جائے۔ اس کے ہم حق میں ہیں اور اس کے لئے ہم نے commitment پہلے بھی دی ہے ۔دوسری بات یہ ہے سینٹ کا جو مسئلہ ہے وہ کچھ دن اور چلے گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں وہ اتنا نہیں چلے گا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ سینٹ کا مسئلہ تو بالکل آسان ہے اور اس پر ہم بیٹھ کر کوئی راہ نکال لیں گے اور اس کا انحصار بھی حکومتی پارٹی پر ہے۔ اگر سینٹ پر discussion کل ختم ہو جاتی ہے---

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر relevant بولنا ہے تو پھر issues سامنے ہیں اور وہ بحث جلد ختم ہو سکتی ہے لیکن ایسے ہی تقریریں کرتے رہنا ہے تو پھر چھ دن میں بھی ختم نہیں ہو گا۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! presidential address پر میری ایک تجویز ہے کہ جو پارٹیوں کے لیڈر ہیں وہ صرف پانچ پانچ منٹ بات کریں گے تو پھر اس سے زیادہ اور کیا relaxation ان کو چاہیئے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! یہ جو آپ کہہ رہے ہیں یا حکومت والے کہہ

رہے ہیں واقعی اس سے ہمیں پریشانی ہے کہ presidential address اس دفعہ لمبا ہو گیا ہے ۔ چیئرمین صاحب! ہم آپ کے توسط سے ضرور عرض کریں گے کہ اس میں حکومت کی کوتاہی ہے حالانکہ یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کوتاہی تو ہو گئی لیکن اب اس کا کیا کرنا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! اب میں یہی عرض کروں گا کہ جو حکومت اور اپوزیشن کا مفاہمت کا ماحول ہے خاص طور پر جو اس سیشن کے دوران رہا ہے میں اس کے حق میں ہوں کہ اس کو برقرار رہنا چاہیئے۔ جناب والا! ہماری اس مسئلے میں آپ سے استدعا ہے کہ ہمیں آپس میں صلاح مشورہ کرنے کا موقع دیا جائے کیوں کہ اگر میں یہاں کوئی بات کروں گا تو اصولاً وہ اچھی بات نہیں ہو گی۔ جناب والا! اگر آپ ہمیں اس بات کی اجازت دیں تو پھر ہم اپنے combined opposition forum پر بات کریں گے۔ انہوں نے جس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اس کو یعنی presidential address کو ختم کرنا چاہیئے اس میں ہم ان سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کو wind up کرنا چاہیئے ۔ یہ تو ایک جمہوری tradition ہے اور طریقہ ہے ۔ اس میں صدر صاحب کا تو کوئی کام نہیں ہے ۔ یہ تو حکومت اس کو دے دیتی ہے اور وہ بے چارہ پلندے کو رسمی طور پر پڑھ لیتا ہے اور یہ پلندہ ایک طرح سے مصیبت ہے۔

جناب والا! اس کے لئے ہم مل کر بیٹھیں گے اور راستہ نکالیں گے ۔ اگر کوئی میں نے یہاں تجویز دی تو پھر یہ لوگ میرے گلے کو پکڑیں گے کہ بھئی تم عجیب جمہوری آدمی ہو ۔ ہم بیٹھ کر مشورہ کریں گے ۔ ہم اپوزیشن والے سنجیدہ لوگ ہیں ۔ اس ماحول کو برقرار رکھیں گے اور تعاون کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی خالد انور صاحب ۔

Mr. Khalid Anwar: I think sir, it is important that some plain truths be uttered on the floor of the House. There is a consistant practice which has developed over the last few days. Every case which is subjudice is discussed in the Senate in violation of the Constitution, in violation of the rules. Every matter which should not be discussed is discussed in violation of Rule 33.

Speeches are made on points of order. On the 'Jang' issue we just had speech from Senator Raza Rabbani, he spoke today about it, he spoke yesterday about it, they had three days earlier about it. No sanctity whatsoever attaches to solemn commitments made.

Sir, proceedings can only be carried on in a spirit of good will. If the Leader of the Opposition honours a solemn commitment, we can go out of way to create an atmosphere in which they can talk, they can freely discuss every topic under the sun irrespective of the requirements of the rules. And what is their response, they can stop it if not suitable, where it suits them, they say, yes, ask us for cooperation, when it does not suit them, and within half an hour the Leader of the Opposition violates a solemn commitment made to the Leader of the House. They are not going to proceed in this manner sir. If they want a confrontation we are going to get confrontation, if they want cooperation, we will give them respect, ...

(interruption)

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی ' اعتزاز صاحب کی بات سن لیں۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب ہاؤس پہلے بھی چلتا رہا ہے - ہاؤس آئندہ بھی چلے گا لیکن یہ threat دینا کہ آپ چلا کر دکھائیں - یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں جناب اتنا گرم نہیں ہوا کرتے - please اعتزاز صاحب کو بات کرنے دیں۔ جب لیڈر بات کرتے ہیں تو ان کی بات سنیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب بات یہ ہے کہ یا United Nation میں کوسیگن نے مکا مارا تھا یا آج میں نے مکا سینٹ میں دیکھا ہے وزیر قانون کو مارتے ہوئے - بڑے دکھ اور رنج کی بات ہے۔ آپ کو پارلیمانی آداب کا کچھ علم نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب یہ غلط بات ہے۔

Mr. Chairman: I think, the language must be soft and polite.

چوہدری اعتزاز احسن: جناب مجھے کوئی علم نہیں ۔ میں اس کو نرم انداز سے عرض کر دیتا ہوں کہ میرے تجربے میں یہ نہیں ہے ' مجھے تقریباً دس سال ہو گئے ہیں پارلیمنٹ کے ایوان میں' اس سے پہلے ایک چھوٹی اسمبلی میں بھی میں رہا ہوں ' تو خدا کی قسم یہ میرے تجربے میں نہیں ہے ' میں عاجزی کے ساتھ یہ سچ کہہ رہا ہوں کہ کبھی کسی منسٹر کو treasury benches پر بیٹھے ہوئے منسٹر کو مکا مارتے دیکھا ہو ۔ Law Minister تو کجا ' ان کا تو کام ہے ہاؤس چلانا ' آپ جانتے ہیں' دیکھتے رہے ہیں کہ majority نہیں ہوتی تھی اور ہماری طرف سے لاء منسٹر لوگوں کی ٹھوڑیوں کو ' گھٹنوں کو ہاتھ لگا لگا کر ' کچھ نہ کچھ resolution, قرارداد' کارروائی چلاتے تھے۔ میرے تجربے میں پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ کسی لاءمنسٹر نے یا کسی وزیر نے سامنے ڈیسک پر مکا مار کر کہا ہو کہ اگر آپ confrontation چاہتے ہیں تو دیکھی جائے گی ' confrontation ہے۔ اب دھمکی تو پہلے آپ کی جانب سے آئی ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں ' جانب صاحب نے کہا ہے ' ہمارے لیڈران ہیں ' ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے ' یہاں تک کہ ڈاکٹر عباسی نے بار بار کہا ہے کہ ہم cooperate کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔ خالد انور صاحب سے میری کوئی بات نہیں ہوئی۔ قطعاً نہیں ہوئی۔ بات یہ ہوئی ہے کہ آپ کے چیمبر میں طے ہوا تھا کہ دو دن presidential address کو دیئے جائیں گے۔ میں خود گیا ہوں راجہ صاحب کے ساتھ۔

جناب چیئرمین: نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

چوہدری اعتزاز احسن: نہیں میں آپ کو یاد دلاتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: نہیں you said کہ اس کے بعد بات کریں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن: میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ کیا ہوا تھا ' دو دن ہوں گے جنگ پر' دو دن ہوں گے اس سینٹ والے پر ' یہ اس ہفتے کا ہم نے پروگرام بنایا تھا۔ اس کے بعد دو دن ہونگے اس presidential address پر and we will wind it up, finish it اور ہم نے کہا تھا کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس Presidential address پر debate ختم ہو۔ میں وہاں بیٹھا ہوں اور وٹو صاحب نے مجھے کہا کہ "ایس نوں اج لے لئیے" ۔ یہ ان کے الفاظ ہیں۔ میں نے کہا بالکل لے لیں۔ میں اس پر آج بھی committed ہوں' جن صاحب سے میری بات ہی نہیں ہوئی'

خبر ہی نہیں شاید میں بات کرنے کے لئے تیار بھی نہ ہوں' جس لہجے میں وہ دھمکی آمیز لہجے سے بات کرتے ہیں' ان سے کون شریف آدمی بات کرنے کے لئے تیار ہو گا۔ بہرحال جن سے میں نے بات کی ہی نہیں' وہ آ کے کہتے ہیں کہ جناب leader of the Opposition should have the honour to stand by the commitment میں اس کو سمجھا ہوں اور ایمان سے یہاں ہی آیا ہوں' رضا صاحب بھی آئے ہیں اور ڈاکٹر صاحب بھی میرے پاس آئے ہیں۔ ان دونوں سے آپ پوچھ لیں کہ ایک contemporaneity ہوتی ہے' contemporaneous statement میں جس بندے نے بات کی ہوتی ہے' اس کو ایک دم جو رپورٹ کرتا ہے' دونوں honourable senators ہیں' ان دونوں سے پوچھ لیں کہ میں نے ایک دم یہ کہا ہے کہ یہ debate ہم شروع کرتے ہیں' ان کا اختلاف تھا میرے ساتھ کہ آج سینٹ کا ہی business چلے۔ میں نے کہا کہ سینٹ کا business بھی چلتا رہے گا' یہ بھی چلتا رہے۔ ان کو میں نے اسی بات پر منایا اور یہی میرا اس وقت ایمان ہے' یہی ہی میرا اپنا اندازہ ہے کہ میں commitment دے کر آیا ہوں یہی دے کر آیا ہوں اور یہی میرا اس کے بارے میں impression ہے۔ میں اس commitment سے بھاگ نہیں رہا ہوں اور نہ ہی میں تیار ہوں کہ اس Law Minister سے بات نہ کی ہو وہ ہو گا' وزیراعظم ہو گا' کوئی ہو گا' وہ دھمکی آمیز باتیں میرے ساتھ کرے۔ میں اس ہاؤس میں اس طرح کا عادی نہیں ہوں' میں دس سال سے اس پارلیمنٹ میں ہوں' میرے ساتھ کسی نے کبھی اس طرح بدمزاجی سے' ایسے لہجے سے بات نہیں کی اور نہ ہی اس طرح دھمکی دی ہے کہ یہ کر لیں گے تو ہم دیکھ لیں گے' کیا کر لو گے آپ؟ آپ پہلے کیا کم کر رہے ہو' آپ کس کس کے ساتھ کیا کیا نہیں کر رہے ہو؟ آپ سپریم کورٹ پر حملہ کرانے کے لئے موجود تھے۔ آپ کیا بات کرتے ہیں؟ ہمیں کچھ فرق نہیں پڑتا' آپ نے جو دھمکیاں دینی ہیں' آپ دے لیں' ہم خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کریں گے۔ ہمارے اندر اس معاملے میں بڑی ہمت ہے' بڑے بڑے طاقت ور دھمکیاں دینے والے گزر گئے' بڑی بڑی دھمکیاں دیتے تھے' بڑا بڑا کچھ کہتے تھے'----- ارے بھائی آج کل یہ ذمہ داری ہے' میں اپنے تمام سینیٹرز کو اپیل کروں گا کہ بھئی ان کی ذمہ داری ہے اس ہاؤس کو چلانا' اس طرح ہاؤس کیا چلے گا؟ آپ پر ہاؤس چلانے کی ذمہ داری ہے' وزیر قانون کا کام ہوتا ہے ہاؤس کو چلانا اور آپ جانتے ہیں جناب والا! آپ Law Minister رہے ہیں' آپ نے کبھی اس طرح دھمکی دی' آپ کے سامنے اپوزیشن بھی تھوڑی سی تھی' ہم تو چلیں شاید ان

سے کم ہی ہوں گے۔ یہ شاید بڑا تیر مار سکتے ہیں' سارا ہاؤس چلا سکتے ہیں' ہماری cooperation کے بغیر بھی شاید ہاؤس چلا سکتے ہیں لیکن ایک بات آپ کو میں آج بتا دوں کہ یہ ہماری cooperation کے بغیر ہاؤس کو چلا کے دکھائیں' پلیز میں ان کی منت کرتا ہوں' یہ میں دھمکی کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں' میں اسی وقت واک آؤٹ کرتا ہوں' اسی وقت کورم پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں' آپ مجھے بتائیں جب اپوزیشن نہ بیٹھی ہو' میں اپنے دوستوں یا ساتھیوں کو یہاں نہ بٹھاؤں ' خالد انور صاحب کس طرح کورم رکھیں گے' کب تک رکھیں گے' کیا کیا کریں گے؟ یہ ہاؤس اس طرح نہیں چلتا۔ یہ وزیر قانون صاحب کو سیکھنا چاہیئے راجہ صاحب سے' اگر راجہ صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے' میں ان سے معافی مانگنے کو تیار ہوں' میں اب یہاں پارلیمنٹ میں قسم نہیں اٹھانا چاہتا اور نہ ہی پارلیمنٹ میں قسم اٹھانے کی ضرورت ہے' اس ہاؤس کے ایک ممبر کی حیثیت سے' میرا impression یہ ہے ' میں نے دونوں بھائیوں کو یہ کہا کہ آج اس پر بحث شروع کرتے ہیں' بے شک اس پر آج بحث شروع کر دیں' میں اس وقت بھی committed ہوں' میں نے جناب آپ کو بھی یہی کہا۔ آپ نے فرمایا----

جناب چیئرمین: کہتے ہیں کہ دس بجے تک جاری رکھیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ بیشک ۱۲ بجے تک رکھیں ۔ آپ نے فرمایا پہلے اس پر بات ہو جائے ۔ مجھے راجہ صاحب غلط سمجھے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ چلیں اس طرح کرتے ہیں کہ پہلے جس نے بولنا ہے ' بول لے ۔ پانچ پانچ منٹ بول لیں اور اس کو آج ختم کریں ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میری گزارش سنیں۔ جناب ہمارے کچھ دوست کہتے ہیں کہ بحث شروع کرنے کے لئے آج ہم تیار ہیں ۔ یہی بات ہے اور راجہ صاحب کو کچھ اور امپریشن ہے ۔ میرا امپریشن اور ہے ۔ اگر راجہ صاحب کو کوئی اور امپریشن ہوا ہے تو میں راجہ ظفرالحق سے خالصتاً انفرادی طور پر اور وٹو صاحب سے بھی ' وٹو صاحب نے پنجابی میں الفاظ کہے ' میرے بڑے بھائی ہیں ' میں ان سے معذرت کرنے کے لئے بھی تیار ہوں' اگر ان کو غلط امپریشن میرے بارے میں ملا ہے ۔ میں کوئی ایسا امپریشن لے کر نہیں آیا۔ میں جو بات کرکے آیا ہوں اس پر قائم ہوں لیکن میں کسی وزیر سے ' خواہ وہ کوئی ہو ' اس طرح کی زبان سننے کا عادی نہیں ہوں۔

اگر وہ اس زبان سے ہاؤس چلانا چاہتے ہیں تو اللہ کی قسم ہے جناب وہ ہماری منت سماجت کرتے پھریں گے ۔ یہ تو ہم راجہ صاحب کا خیال کرتے ہیں اور وٹو صاحب کا بھی خیال کرتے ہیں ۔ اگر یہ ہٹ جائیں اور خالد انور صاحب ہاؤس چلا کر دکھا دیں تو ---

جناب چیئرمین ۔ چلیں جی ' اچھا ہوتا ہے ایک دوسرے کا لحاظ کرکے ہی ہاؤس چلایا جاتا ہے ۔ جی راجہ صاحب ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ جناب چیئرمین ' گزارش یہ ہے کہ اس وقت تک جو cooperation ہوئی ہے وہ صرف اور صرف ہماری طرف سے ہوئی ہے ۔ ہمیں اپوزیشن کی طرف سے کسی معاملے میں کوئی cooperation حاصل نہیں ہوئی ۔ مجھے افسوس ہے اور جب یہ کھڑے ہوکر بات کرتے ہیں تو personally hit, hurt کرتے ہیں ۔ ایک پڑھے لکھے آدمی کا انداز کچھ اور ہونا چاہئیے اور ایک عام آدمی کا اور انداز ہونا چاہئیے ۔ ہم میں سے کبھی کسی نے ان کے بارے میں کوئی ایسے الفاظ استعمال کرنے کا تصور بھی نہیں کیا ۔ لیکن کل یہاں کھڑے ہوکر اور اس سے پہلے بھی کہا گیا کہ یہ جو آگے بیٹھے ہوئے ہیں' جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں یہ گونگے ہیں ' یہ بہرے ہیں ' یہ فلاں ہیں ۔ اس کو بھی ہم نے برداشت کیا اور گورنمنٹ کو برداشت کرنا چاہئیے ۔ اپوزیشن کی کچھ مجبوریاں بھی ہوتی ہیں ۔ انہوں نے پریس کو بھی راضی رکھنا ہوتا ہے ' ان کو خبریں لگانی ہوتی ہیں ' ان کو ہیڈلائینز بھی بنوانی ہوتی ہیں ۔ یہ سارا کچھ درست ہے لیکن اس کے باوجود پھر بھی کچھ limits تو ضرور رکھنی چاہئیں ۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق ۔ مشاہد نے کبھی کسی کو ذاتی طور پر کچھ کہا ہے ؟ کبھی کسی کو کہا ہے ؟ کبھی کسی کو کہا ہے ؟ کبھی کسی کو نہیں کہا کبھی نہیں کہا ۔ لیکن وہاں سے جب کھڑے ہوتے ہیں اور بالخصوص لیڈر آف دی اپوزیشن تو ہم انہیں کھلی چھٹی دیتے ہیں ۔ آئندہ بھی دیں گے ' وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں' گورنمنٹ میں تو نہیں ہیں لیکن ان سے میں دست بستہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنے وقار ' عزت اور تعلیم اور اپنے تجربے کو ضرور سامنے رکھا کریں۔ جس کے بارے میں ابھی انہوں نے تذکرہ کیا ہے' اس کو ضرور ملحوظ خاطر رکھا کریں کیونکہ انسان کی عزت میں کبھی اضافہ نہیں ہوا اگر اس نے دوسرے کو اس طرح بےعزت کرنے کی کوشش کی

ہے ۔ کبھی اضافہ نہیں ہوتا ' نہ خدا کے نزدیک ' نہ مخلوق کے نزدیک لیکن نہ چیئر کی عزت اور نہ ادھر بیٹھے ہوئے لوگوں کی عزت تو کیا ان کا اس سے قد اور وقار بڑھ جائے گا ؟ ایسا ممکن نہیں ہے ۔

جہاں تک cooperation کا تعلق ہے ۔ اس کے بارے میں خالد انور صاحب نے یہی کہا کہ اگر آپ cooperation سے چلیں گے تو ہم cooperation کریں گے لیکن اگر cooperation نہیں کریں گے تو ہماری مجبوری ہوگی۔ ہم کیا کریں گے' جو اپنا پروگرام ہوگا اس کو اپنے طور پر ترتیب دے لیاکریں گے ۔ اور کبھی بھی یہ نہیں ہوا ۔ اگر آپ نے دیکھا کہ کورم توڑ سکتے ہیں تو آپ نے توڑا ۔ اگر آپ نے واک آؤٹ سے کچھ حاصل کرنا ہوتا ہے تو آپ نے کیا لیکن یہ ساری چیزیں رولز کے مطابق ہیں ۔ آپ کا حق ہے ۔ پارلیمنٹری پریکٹس کا حصہ ہیں لیکن یہ آپ نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے کسی بھی معاملے میں جواباً کبھی cooperate کیا ہو ۔ یہ سارے جو سلسلے چلتے رہے ہیں ان میں کبھی بھی نہیں کیا ۔ آج جو بات ہوئی ہے ' جو مجھے امپریشن ہے اور امپریشن ایسے ہی نہیں بن گیا۔

کئی دن سے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ صدارتی خطاب کو اتنی دیر ہوگئی ہے کہ صدر کا نیا ایڈریس آنے والا ہے اور جو یہ پوائنٹ آف آرڈر پر باتیں ہوتی ہیں یہی صدارتی خطاب پر بحث میں بھی ہوتی ہیں ۔ ہر معاملہ جو دنیا سے تعلق رکھتا ہے وہ سارا بحث میں آ جاتا ہے ۔ تو اس لحاظ سے میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر کافی تاخیر ہو چکی ہے اور آپ نے ترمیم دی ہوئی ہے ۔ اس معاملے کو ختم کرنا چاہیے ۔ایک طرف تحریک التواء ہو جائے' ہم نہ بولیں ' لیکن لیجسلیشن ہم نہیں کرسکتے کیونکہ وہ رولز کے خلاف ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں نہیں کیا ؟ اور جب کرنے لگیں اور درخواست کریں کہ اس کو سمیٹ لیں تو کہتے ہیں کہ نہیں جی ! ہم نے تقریریں کرنی ہیں ۔ ہم نے تو اس پر بحث کرنی ہے تو پھر آدمی کہاں جائے ؟ یعنی نہ اس طرح گزارہ ' نہ اس طرح گزارہ ۔ نہ یہ کہتے ہوئے گزارہ کہ cooperate کرو اور کہتے ہیں چلاکر دکھاؤ ۔ تم چلاکر دکھاؤ۔ اب لاءمنسٹر ہو یا نہ ہو ' بہرحال ممبر آف دی ہاؤس ہے ۔ انسان ہے ۔ پڑھے لکھے لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ طرز تخاطب یہ تو نہیں ہونا چاہئیے ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر وہ اس کوختم کردیں تو میں ان کا مشکور ہوں گا تاکہ معاملہ آگے بڑھے لیکن اگر وہ نہیں کرتے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ یہی commitment تھی ' شروع کرنے کی نہیں تھی کہ آج ہم شروع

کردیں گے ، ختم کرنے کی تھی ۔ اگر اس پر ہماری گزارش کو وہ مان لیں تو ہم ان کے مشکور اور شکرگزار ہوں گے ۔ یہ cooperation کا معاملہ چلتا رہے گا۔ اگر وہ نہیں کریں گے تو ہم ان کا کیا بگاڑ لیں گے ۔ وہ ممبر ہیں ، ارکان ہیں ، جو ان کا مزاج اور طبیعت ہے ، اس کے مطابق وہ کرتے رہیں گے ۔ ہم کیا کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔جناب اعتزاز صاحب ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین ، میں راجہ صاحب کے الزامات کا ترکی بہ ترکی جواب نہیں دینا چاہتا صرف ان کے احترام میں لیکن انہوں نے بڑے سنگین اور انتہائی مضبوط الزامات مجھ پر لگائے ہیں جو درست نہیں ہیں۔ میں پھر اسی بات پر ہوں کہ جو مجھے امپریشن تھا، میں اس commitment پر ہوں اور وہ ایک ہی امپریشن چل رہا ہے بڑے عرصے سے، اب راجہ صاحب کہتے ہیں کہ یوں --- لیکن میں نے کبھی غیرپارلیمانی زبان استعمال نہیں کی۔ یہ آپ چلاتے ہیں ۔ میری اکثر یہ کوشش ہوتی ہے کہ معاملات پر جو میرا مدعا ہو وہ میں بیان کروں ۔ راجہ صاحب بھی جب اس طرف تھے تو خاصی تلخ باتیں کرتے تھے ، ہم وہاں بیٹھے سنتے تھے۔ گورنمنٹ اور حکومت کو دل بڑا رکھنا چاہیئے۔ اپوزیشن نے اگر کوئی تنقید کی ہے اور تنقید کرتے ہیں حکومت کو اور اس پارلیمانی نظام کو چلانے کے لئے، تو بھئی آپ حکومت میں بیٹھے ہیں ۔ اگر آپ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگا تو ہم نے پہلے بھی باہر لاٹھیاں کھائی ہیں اور کھا لیں گے ۔ میرے اور رضا کے سر پر لاٹھیاں پڑی ہیں ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ اگر یہی ریاست کی طاقت آپ کے پاس ہے تو اور کھالیں گے۔ راجہ صاحب نے تلخی کو کم نہیں کیا ۔ میرا خیال تھا کہ راجہ صاحب جب کھڑے ہوئے ہیں تو کم از کم وزیر قانون کی جانب سے جو دھمکی ہمیں ملی ہے اس کے بارے میں کچھ تھوڑی سی معذرت کسی انداز میں کریں گے۔ وزیر قانون شاید نہ سمجھیں کہ یہ ضروری ہے لیکن جس طرح انہوں نے بات کی ہے ، جس لہجے اور جس طریقے سے کی ہے، سب ٹیپ میں ہے۔ سب کے سامنے ہے۔ مجھے توقع تھی کہ راجہ صاحب اٹھ کر اس میں کچھ نرمی لائیں گے اور فضا یکدم ٹھیک ہو جائے گی لیکن راجہ صاحب نے الزامات کی بوچھاڑ کی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں ایک ایک الزام کو لے کر جواب دے سکتا ہوں لیکن میں اس میں نہیں پڑنا چاہتا۔

جناب چیئرمین۔بالکل ٹھیک ہے ۔ مسئلے کو حل کریں ۔

چوہدری اعتزاز احسن- میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس وقت صورتحال خاص کر خالد انور اور راجہ صاحب کی باتوں سے ایسی ہوگئی ہے۔ اس وقت ٹائم ایسا ہے کہ اس کو ایڈجرن کریں۔ کل ہم اس کو ٹھنڈے مزاج سے کریں گے۔ اس ایڈریس کو سال ہوگیا ہے' اس پر بحث ہوئی ہی نہیں ہے۔ ایک یا دو تقریریں ------

جناب چیئرمین-بحث تو دنیا جہاں کی ہوگئی ہے - اس کا مقصد جو ہوتا ہے وہ پورا ہو چکا ہے - اس کی وجہ سے باقی کام رکے ہوئے ہیں -

چوہدری اعتزاز احسن- جناب ایک آدھ دن میں ' جتنا بھی وقت ہے کچھ دوست بولنا چاہتے ہیں ' تقریریں کر لیں گے----

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن- آپ کی بات ہم مانیں تو پھر ہم خالدانور صاحب کی دھمکی سے مرعوب ہوگئے - ہم یہ نہیں چاہتے -

جناب چیئرمین-نہیں دھمکی کی بات نہیں ہے -

چوہدری اعتزاز احسن- نہ انہوں نے معذرت کی ' نہ راجہ صاحب نے ان کی جانب سے کی - ان کا لہجہ بہت ہی ناروا تھا - اتنا ناگوار لہجہ تھا----

(مداخلت)

جناب چیئرمین-جی ڈاکٹر صاحب -

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ-جناب چیئرمین ' یہ حقیقت ہے کہ سینٹ میں بڑا خوشگوار ماحول ہوتا ہے- میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری تقریروں کی بوچھاڑ حکومت والے برداشت کرتے ہیں- یہ ایسی بات نہیں ہے- یہ حقائق ہیں - ہم لوگ بھی زمین سے لے کر آسمان تک جو بھی ہمارے دل میں بات آتی ہے وہ کہتے ہیں- یہ نہیں ہے کہ ہمیں اس ایوان میں کبھی اس طرح کی مشکلات پیش آئی ہیں-میں یہ عرض کروں گا جناب والا! اس ماحول کو بہتر کرنے کی خاطر' آپ سے ایک گزارش ہے - یہ تھوڑا ہو جاتا ہے جناب کبھی کبھی آدمی تھک بھی جاتا ہے چونکہ رات ہو گئی ہے -تھوڑا سا آپ سے عرض کریں گے کہ ہمیں اتنی اجازت دیں کہ جیسے لیڈر آف

دی اپوزیشن نے فرمایا کہ بھائی ہم اس کو adjourn کرتے ہیں پھر ٹھنڈے دل سے آپ کے ساتھ کل اس مسئلے کو انشاء اللہ مل کر اس میں پورا تعاون کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔ آپ ذمہ داری اٹھاتے ہیں ختم کرنے کی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ انشاء اللہ جی 'انشاء اللہ جی ' کل اس کو ختم کریں گے بس۔ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ جناب ہم آپس میں ٹھنڈے دل سے بیٹھیں گے۔ تھوڑا ایک دوسرے سے کہیں گے کہ بھائی کوئی بات نہیں ہے' کوئی مسئلہ نہیں ہے' اس میں ہم تعاون کریں گے۔ جناب انشاء اللہ ان لوگوں کے ساتھ بھی ہم بیٹھیں گے' سب دوستوں کے ساتھ۔ ہمارے پاس طریقے ہیں جناب اگر بات لمبی کریں تو لمبی کر سکتے ہیں۔ کل انشاء اللہ آپ سے تعاون کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں نہیں لمبی نہیں کرنی ہے۔ دیکھیں ایک غلطی میری بھی ہے۔ مجھے چاہیئے تھا شروع میں اور جو قانون کا منشا ہے کہ میں فکس کرتا کہ جی یہ اتنے دن بحث ہونی ہے اور پھر ختم۔ یہ میری غلطی بھی ہے اور اس غلطی کا خمیازہ یہ بھگت رہے ہیں کہ جی دس مہینے ہو گئے ہیں بات نہیں ہو رہی ہے۔ آپ لوگوں کا بھی یہ ہے کہ بھائی کبھی ایک موضوع شروع کر دیا کبھی دوسرا شروع کر دیا۔ میری درخواست یہ ہوگی کہ مجھے بھی گائیڈ کیا کریں کہ جی آپ غلطی نہ کریں۔ آپ بھی disciplined ہو جائیں یعنی اس ایوان کا اور ہمارے دفتر میں بیٹھ کر بات کرنے کا فرق یہ ہوتا ہے کہ یہاں قانون قاعدہ چلتا ہے کہ کوئی بات کرنی بھی ہے تو اس طریقے سے کرنی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جو مرضی آئے کر دیا' جہاں point of order پر دنیا جہان کی چیزیں ہو جاتی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ جی ابھی اڈریس باقی ہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں۔ صرف کل کا آپ دن دیں گے اور انشاء اللہ آپس میں بھی ایک دوسرے کا احترام سب کو ہونا چاہیئے۔ سب ساتھی ہیں' سب ایک دوسرے کے ساتھی ہیں چاہے اس طرف ہیں یا اس طرف ہیں۔ انشاء اللہ تعاون کریں گے۔ صرف یہ جو ذاتی احترام ہے اس کے بھی ہم حق میں ہیں کہ سب کا احترام ہونا چاہیئے۔ چاہے سرکار کی طرف ہے یا اپوزیشن کی طرف سے ہم سب ساتھی ہیں۔ اس ایوان میں بیٹھتے ہیں اور ہماری ذمہ داری ہے اور پھر ہم بڑے قانون ساز ادارے میں بیٹھے ہیں جناب۔ ویسے بھی ہمیں ایک

دوسرے کے ساتھ احترام کا خیال کرنا چاہیئے ۔ میں اس بات کو بالکل مودبانہ انداز سے کہوں گا ۔ صرف کل کا دن ہمیں مہلت دیں جناب ۔ کل کا دن دیں گے تو ہم اپنے دوستوں سے مشورہ کر کے اس کو حل کریں گے انشاء اللہ ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ اگر وہ کہتے ہیں جی کہ کل ختم کر لیں گے تو ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا جی ۔ تو کل شام کو رکھنا ہے جی ؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی شام کو۔

جناب چیئرمین ۔ ساڑھے چار بجے ؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی ساڑھے چار بجے۔

جناب چیئرمین ۔ OK جی

Then the House is Adjourned to meet again at 4.30 P. M. tomorrow , Wednesday, the 3rd February 1999.

[The House was then adjourned to meet again at 4.30 P.M. in the evening on Wednesday ,3rd February 1999.]
